مشعل
سیریز

بنیادی تعلیمی پس منظر

BASIC PERSPECTIVE OF EDUCATION

برائے

ڈی۔ ایڈ و بی۔ ایڈ نصاب، ٹی۔ آر۔ ٹی امتحان

مرزا آصف بیگ

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

I- تعلیم (EDUCATION)

1- تعلیم کا مفہوم (Meaning of Education) ---- 01
2- تعلیم کے مقاصد (Aims of Education) ---- 02
3- بنجامن بلوم کے تعلیمی مقاصد (Blooms Aims of Education) ---- 04
4- تعلیم کے افعال (Functions of Education) ---- 09
5- تعلیم کے اقسام (Types of Education) ---- 11
6- تعلیم کا عمل (Process of Education) ---- 14
7- اہم تعلیمی دفعات اوران کا اطلاق (Important Articles of Education) ---- 16
8- ہمہ گیر تحتانوی تعلیم (U.E.E) ---- 18
9- آپریشن بلاک بورڈ (O.B.B) ---- 19
10- آندھرا پردیش پرائمری ایجوکیشن پراجکٹ (A.P.P.E.P) ---- 20
11- ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن پروگرام (D.P.E.P) ---- 21
12- سرواسکھشا ابھیان (S.S.A) ---- 22
13- اوپن اسکول (Open School) ---- 23
14- دوپہر کا کھانا (M.D.M) ---- 24
15- ہندوستانی تعلیمی نظام اور تاریخی پس منظر ---- 26
16- ویدک دور میں تعلیمی نظام (Education system in Vedic Period) ---- 26
17- بدھ مت دور میں تعلیمی نظام (Education System in Buddhist Period) ---- 28
18- اسلامی دور میں تعلیمی نظام (Education System in Islamic Period) ---- 29
19- 19 ویں صدی میں دیسی ابتدائی تعلیم (Education in 19th Century) ---- 30

مغل سیریز
بنیادی تعلیمی پس منظر

20- آزادی سے قبل اور بعد مختلف اقسام کی کمیٹیوں اور کمیشن کی سفارشات ---- 31
21- چارٹر ایکٹ (Charter Act 1813) ---- 31
22- ووڈ ڈسپیاچ (1854 Wood Despatch) ---- 31
23- ہنٹر کمیشن (انڈین ایجوکیشن کمیشن) Hunter Commission 1882 ---- 32
24 Resolution of Government of Education Policy 1904 ---- 32
25- گوکھلے بل برائے لازمی تحتانوی تعلیم 1910-12 ---- 32
26- ہارٹاگ کمیٹی (Hartog Committee) 1928-29 ---- 33
27 Government of India Act 1935 ---- 34
28- ذاکر حسین کمیٹی (Dr Zakir Hussain Committee) ---- 34
29- سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن (مدلیار کمیشن) 1952-53 ---- 34
30 Committee on Emotional Integration:1961 ---- 35
31- ہندوستانی تعلیمی کمیشن (کوٹھاری کمیشن) 1964-66 ---- 36
32- قومی تعلیمی پالیسی 1968 (National Education Policy) ---- 38
33- ایشور بھائی پٹیل کمیشن (Eshwar Bhai Patel Commission) 1977 ---- 38
34- قومی تعلیمی پالیسی NPE-86 ---- 39
35- قومی تعلیمی پالیسی 1986 کا پروگرام آف ایکشن (POA) ---- 42
36- رام مورتی کمیٹی (Rammurthi Committee) 1990 ---- 43
37- جناردھن ریڈی کمیٹی (Janardhan Reddy Committee) 1992 ---- 44
38- جدول کمیشن اور کمیٹی (Table of Committee and Commission) ---- 45

II- معلم کے اختیارات (TEACHER'S EMPOWERMENT)

1- معلم کے روابط (Teacher's Relations) ---- 48
2- اچھے معلم کی خصوصیات (Qualities of Good Teacher) ---- 49
3- معلم کے پیشہ کے لئے ضابطہ اخلاق (Code of Conduct for Teacher) ---- 51
4- معلم کی تربیت (Teacher's Training) ---- 52

Scanned by CamScanner

5۔ نیشنل کونسل آف ٹیچر ایجوکیشن (NCTE) ---------- 53
6۔ نیشنل کونسل آف ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ٹریننگ (NCERT) ---------- 54
7۔ ضلعی تعلیمی وتربیتی ادارہ (DIET) ---------- 55
8۔ معلم کے اختیارات کے حصول کے ذرائع (Interventions for Empowerment) ---------- 56
9۔ کمپیوٹر امدادی تدریس (Computer Aided Learning=CAL) ---------- 56
10۔ آندھراپردیش اسکول ہیلتھ پروگرام (A.P.S.H.P) ---------- 57
11۔ تعلیمی ٹیلی ویژن (Education Television) ---------- 58
12۔ دوپہر کا کھانا (M.D.M) ---------- 59
13۔ مفت درسی کتب کی فراہمی (Free Supply of Text Book) ---------- 59
14۔ اقامتی مدارس (Residential School) ---------- 59
15۔ اسکول آمادگی پروگرام (School Readiness Programme) ---------- 60
16۔ اقدار پر مبنی تعلیم (Value Oriented Education) ---------- 61
17۔ مدرسہ میں موجود ریکارڈس ورجسٹرس (School Registers and Records) ---------- 63

III۔ موجودہ ہندوستان میں تعلیمی افکار Educational Concerns in Contemporary India

1۔ مشمولی تعلیم (Inclusive Education) ---------- 70
2۔ مخصوص ضروریات کے حامل طلباء (Children With Special Need) ---------- 71
3۔ مخصوص ضروریات کے حامل (ذہنی معذور) طلباء کے تعلق سے اوہام (Myths) وحقائق (Facts) ---------- 71
4۔ مخصوص ضروریات کے حامل بچوں کی نشاندہی اور درجہ بندی ---------- 72
5۔ اکتسابی معذور بچے (Children with Learning Disability) ---------- 76
6۔ اکتسابی معذور بچوں کے اقسام (Types of Learning Disability) ---------- 77
7۔ ماحولیاتی مطالعہ (ENVIRONMENTAL EDUCATION) ---------- 78
8۔ ماحولیاتی مطالعہ کے مقاصد (Aims of Environmental Education) ---------- 78
9۔ قدرتی وسائل (Natural Resources) ---------- 79
10۔ ماحولیاتی آلودگی (Environmental Pollution) ---------- 82

11۔ ماحولیاتی تحفظ کے لئے اقدامات (Environmental Protection Step) ---------- 82
12۔ ماحولیاتی مطالعہ کے ذریعہ ماحولیاتی اقدار ---------- 83
13۔ خواندگی (Literacy) ---------- 85
14۔ ساکشر بھارت ابھیان (Saakshar Bharat Abhiyan) ---------- 86
15۔ قومی پروگرام برائے تعلیم نسواں تحتانوی سطح (N.P.E.G.E.L) ---------- 87
16۔ تعلیم بلوغت (Adolescence Education) ---------- 87
17۔ زندگی کی مہارتیں (life Skills) ---------- 87
18۔ اقدار پر مبنی تعلیم (Value Oriented Education) ---------- 89

IV۔ قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم۔2009 (RTE-2009)

1۔ قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم 2009 کے اہم نکات ---------- 91
2۔ باب۔I (تعارف) ---------- 92
3۔ باب۔II (حق برائے مفت ولازمی تعلیم) ---------- 92
4۔ باب۔III (متعلقہ حکومت۔ مقامی حکومت اور والدین کے فرائض) ---------- 93
5۔ باب۔IV (مدارس اور اساتذہ کی ذمہ داریاں) ---------- 95
6۔ باب۔V (نصاب اور وسطانوی سطح تک تعلیم کی تکمیل) ---------- 98
7۔ باب۔VI (حقوق اطفال کا تحفظ) ---------- 99
8۔ باب۔VII (احکامات کی اجرائی وقانونی چارہ جوئی کے مختلف نکات) ---------- 99
9۔ شیڈیول ---------- 101

V۔ قومی درسیاتی خاکہ۔2005 (NATIONAL CURRICULUM FRAME - 2005)

1۔ قومی درسیاتی خاکہ۔2005 کی کارپرواز کمیٹی ---------- 103
2۔ قومی درسیاتی خاکہ (NCF-2005) کے رہنمایانہ اصول ---------- 104
3۔ قومی درسیاتی خاکہ (NCF-2005) کے ابواب کا خلاصہ ---------- 105
کتابیات (Bibliography) ---------- 111

Scanned by CamScanner

۱۔ تعلیم (EDUCATION)

تعلیم کا مفہوم:

لفظ ایجوکیشن (Education) کو اردو میں تعلیم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، لیکن اس لفظ کو لاطینی لفظ Educare سے لیا گیا ہے جس کے معنیٰ ''اندر سے باہر نکالنے'' کے ہیں۔ یعنی تعلیم کا مقصد اندرونی صلاحیتوں کو باہر نکالنا ہے اور انکو ترقی دینا ہے لاطینی زبان میں Educare کے معنیٰ پرورش کے بھی ہیں تعلیم کا مطلب بچے کی جسمانی، ذہنی اور اخلاقی تربیت کو ترقی دینا ہے۔

تعلیم ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے یہ عمل پیدا ہونے سے مرنے تک جاری رہتا ہے۔ تعلیم ایک عمل ہے نہ کہ کوئی مصنوعات (Products)۔ تعلیم کی تعریف مختلف ماہر تعلیم نے کچھ اس طرح کی ہے۔

پستالوزی (Pestalozzi) کے مطابق:

''تعلیم کا مطلب فرد کی فطری صلاحیتوں کی نشوونما ہے۔''

فروبیل (Frobel) کے مطابق:

''بچے کی اندرونی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے نہ کہ کچھ ٹھونسنا''

ایڈیسن (Edisson) کے مطابق:

''سنگ مرمر کے ٹکڑوں کیلئے جس طرح سنگ تراشی ضروری ہے اسی طرح انسانی روح کے کیلئے تعلیم ضروری ہے۔''

ارسطو (Aristotle) کے مطابق:

''تعلیم سے مراد ایک صحت مند جسم میں صحت مند دماغ''

جان لاک (John Lack) کے مطابق:

''پودے پرورش کے ذریعہ نشوونما پاتے ہیں اور انسان تعلیم کے ذریعہ۔''

ویلٹن جیمس (Welton James) کے مطابق:

''تعلیم انسانی سماج کے بالغ اراکین کی وہ کوشش ہے جس کے ذریعہ وہ زندگی کو اپنے اصولوں کے مطابق آنے والی نسل کی نشوونما کو ڈھالتے ہیں۔''

رابندرناتھ ٹیگور (Rabindranath Tagore) کے مطابق:

تعلیم سے مراد ''دماغ اور ذہن کو اس قابل بنانا کہ وہ سچائی کی تلاش کر سکے۔''

سوامی ویویکانند (Swami Vevakanand) کے مطابق:

تعلیم کا مطلب ''انسانی کردار سازی اور عرفان خداوندی ہے۔''

گاندھی جی (Gandhi ji) کے مطابق:

تعلیم سے میرا مطلب ''ان بہترین خوبیوں کا اظہار ہے جو بچے اور انسان کے جسم، دماغ اور روح میں پوشیدہ ہیں۔''

علامہ اقبال (Dr Iqbal) کے مطابق:

تعلیم کا مقصد ''احساس خودی ہے۔''

ڈاکٹر ذاکر حسین (Dr Zakir Hussain) کے مطابق:

''تعلیم انسانی دماغ کی مکمل پرورش کا نام ہے۔''

تعلیم کے مقاصد (Aims of Education)

انسان کو زندگی کے ہر موڑ پر تعلیم کی ضرورت پڑتی ہے۔ انسان اپنی ضروریات اور مسائل کے پیش نظر تعلیم کے مقاصد کا تعین کرتا ہے۔ تعلیم کے مقاصد کے تعین میں مذہبی عقائد، سیاسی نظریات اور سماجی حالات بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان حالات میں تعلیم کا جامع مقصد وہ ہے جس میں انفرادی نشوونما اور سماجی شعور دونوں کا خیال رکھا جائے ایک طرف بچوں کو جمہوری زندگی کی آزادیوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملنا چاہئے تو دوسری طرف ایثار تنظیم اور اطاعت کا پیکر بھی ہونا چاہئے۔

ٹی پی نن (T.P.Nunn) کے مطابق:

''تعلیمی مقاصد کا تعلق زندگی کے تصورات سے ہے۔''

جان ڈیوی (John Dewey) کے مطابق:

جان ڈیوی کے خیالات میں اچھے مقاصد مندرجہ ذیل خصوصیات کے حامل ہونے چاہئے۔

☆۔ اچھے مقاصد انسان کی حقیقی زندگی سے منسلک ہوتے ہیں۔

☆۔ اچھے مقاصد لچکدار ہوتے ہیں۔ زندگی کے حالات کے مطابق ان میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔

☆۔ اچھے تعلیمی مقاصد میں مشاغل شامل رہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

تعلیم کے انفرادی مقاصد (Individual Aims of Education)

ایک فرد کی ترقی کو تعلیم کا ایک اہم مقصد مانا گیا ہے۔آج کے دور میں تعلیمی نفسیات کو اہمیت دینے سے ایک فرد کی تعلیمی اہمیت اور بڑھ گئی ہے فرد کی تعلیم کو روسو، پستالوزی، ہربرٹ ،سر پیرسی نن جیسے ماہر تعلیم نے اہمیت دی ہے۔تعلیم کے انفرادی مقاصد کے ذریعہ ہم فرد کے اظہار خودی کو پروان چڑھا سکتے ہیں جس کے ذریعہ ترقی ممکن ہے۔وسیع معنوں میں احساس خودی ہے یعنی اس کے ذریعہ بچے کو تمام مواقع فراہم کرنا چاہئے تا کہ بچہ کو ہم مکمل نشوونما کے ساتھ ایک بہترین فرد کی حیثیت سے تیار کر سکیں۔

سر پیرسی نن (Sir Percynunn) کے مطابق:

''ایک فرد کی آزادانہ ترقی تعلیم کا مقصد ہونا چاہئے اس لئے کہ ایک سماج کا فرد ترقی کریگا تو وہ سماج بھی ترقی کریگا۔

تعلیم کے سماجی مقاصد (Social Aims of Education)

تعلیم کے سماجی مقاصد انفرادی مقاصد کے مخالف ہیں۔اس کی طرف داری کرنے والے کہتے ہیں کہ ایک فرد سے زیادہ سماج اہمیت رکھتا ہے۔انکے مطابق ''انسان سماجی جانور ہے اور سماج میں رہتے ہوئے اپنی شخصیت کو پروان چڑھاتا ہے۔فرد کی تمام ضروریات کی تکمیل سماج ہی کرتا ہے۔سماج کے بغیر انسان کا کوئی وجود نہیں اس لئے فرد سے زیادہ سماج کی اہمیت ہے کیونکہ پورا سماج ترقی کریگا تو فرد بھی ترقی کریگا۔سماج میں ایک فرد اپنے ذاتی مفاد کو ریاست وسماج کے لئے قربان کر دیتا ہے۔اس لئے سماج ہماری بنیادی ضرورت ہے اور تعلیم کا فرض ہیکہ فرد کو ریاست اور سماج کی خدمت کیلئے تیار کریں۔

اعلیٰ درجہ کے تعلیمی مقاصد

اعلیٰ درجہ کے تعلیمی مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

☆۔تعلیم برائے حصول علم (Education for Knowledge)

☆۔تعلیم برائے سیرت کی تشکیل (Education for Characted)

☆۔تعلیم برائے پیشہ کے لئے تیاری (Education for Vocation)

☆۔تعلیم برائے ثقافتی ورثہ (Education for Cultural Heritage)

☆۔تعلیم برائے فرصت کے اوقات کا استعمال (Education for Use of leisure time)

☆۔تعلیم برائے احساس خودی (Education for Selfrealization)

☆۔تعلیم برائے انسانیت سازی (Education for Manmaking)

☆۔تعلیم برائے جمہوریت (Education for Democracy)

☆۔تعلیم برائے شہریت (Education for Citizenship)

☆۔تعلیم برائے ہمہ گیر شخصیت کی تعمیر (Education for All round Development of Personality)

☆۔تعلیم برائے قومی یکجہتی (Education for National Integration)

☆۔تعلیم برائے بین الاقوامی مفاہمت (Education for International Understanding)

☆۔تعلیم برائے عالمی امن (Education for Universal Peace)

بنجامن بلوم کے تعلیمی مقاصد

تعلیمی واکتسابی عمل میں طلباء کے سوچنے کی صلاحیت کو بڑھانا ہی اہم ہے عمل جانچ میں تعلیمی مقاصد کا انتخاب سب سے پہلے اہم ہے۔تعلیمی واکتسابی عمل ایک سائنٹفک طریقہ ہے۔صحیح ومناسب وموثر ترتیب کے بغیر اس پیشہ کے ساتھ انصاب نہیں کیا جاسکتا۔بچوں میں غور وفکر کی صلاحیت کو بڑھاوا دینے کیلئے تعلیمی مقاصد کی تین میدانوں میں درجہ بندی کی گئی ہے۔عملی میدان، جذباتی میدان، اور ذہنی وحرکیاتی۔بنجامن بلوم اور اس کے ساتھیوں نے تعلیمی مقاصد کو تین میدانوں میں تقسیم کیا۔

I۔ذہنی / وقوفی میدان (COGNITIVE DOMAIN)

تعلیمی عمل میں وقوفی علاقہ سب سے زیادہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔وقوفی مقاصد طلباء کے ذریعہ حصول علم کے عمل سے متعلق ہوتے ہیں۔اس میں وہ سارے مقاصد شامل ہوتے ہیں جو حقائق کو یاد کرنے، شناخت کرنے اور ذہنی صلاحیتوں اور مہارتوں کے فروغ تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔

1۔معلومات (Knowledge)

یہ وقوفی علاقہ کی سب سے کم تر سطح ہے۔معلومات میں اصطلاحات، تصورات، عمل آوری کے طریقوں، اصولوں، نظریات سے متعلق عام اصولوں وغیرہ کو یاد کرنا شامل ہوتا ہے۔اس کے تحت استعمال کئے جانے والا بنیادی نفسیاتی عمل یاد کرنا شامل ہے۔

2۔تفہیم (Comprehension)

وقوفی مقاصد درجہ بندی میں یہ اگلا درجہ ہے۔حصول علم کے اوپر ایک قدم قوت فہم ہے۔اس سطح پر طلباء سے توقع کی

Scanned by CamScanner

جاتی ہے کہ انہیں حائق، مواد وغیرہ کے بارے میں پورا علم ہے۔ فہم کی سطح پر تدریس کے لئے نہایت عام حکمت عملی، خلاصہ کرنا، سوالات وجوابات، مواد پر سوالات، لیبارٹری کام، گروپ مباحثہ وغیرہ شامل ہے۔

3۔ اطلاق (Application)

وقوفی میدان کے نظام کے درجہ بندی میں یہ تیسرا مرحلہ ہے۔ اس سطح پر نئی صورتحال میں طلباء کو علم یا حقائق اور اصولوں کو سمجھنے اور اسے اطلاق کرنے کا اہل ہو جانا چاہیے۔ دوسرے معنٰی میں طلباء کو حاصل علم کا استعمال نئے مسائل کو حل کرنے میں کرنا چاہئے۔

4۔ تجزیہ (Analysis)

اس زمرہ میں طالب علم سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ حاصل اطلاع یا مسئلے کو چھوٹے چھوٹے زمروں میں اس طرح تقسیم کر سکے کہ ہر جز کو اچھی طرح سمجھ سکے اور اس ہر حصے کے درمیان اس کا تعلق بھی واضح ہو جائے۔ اس میں عناصر، رشتوں تجزیہ اور تنظیمی اصولوں کا تجزیہ شامل ہے۔

5۔ جوڑنا (Synthesis)

اس زمرہ میں عناصر، تصورات کے الگ الگ اجزاء کو یکجا کرنا، انہیں اس طرح مرتب کرنا یا جوڑنا کہ وہ عناصر یا تصورات ایک مکمل شکل اختیار کر لیں۔ اس میں تخلیقیت کے عناصر ہوتے ہیں۔

6۔ جانچ (Evaluation)

وقوفی میدان میں یہ نہایت اعلی زمرہ ہے۔ خیالات، کاموں، مسئلے کا حل، طریقوں، مواد وغیرہ کی قدر سے متعلق کیفیتی اور کمیتی فیصلہ دینے کو جانچ کہتے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کیلئے کہ کون سے مخصوص تصورات، کس حد تک درست، موثر اور کفایتی اور اطمینان بخش ہیں۔

II۔ تاثراتی / جذباتی میدان (AFFECTIVE DOMAIN)

اس علاقے کے تحت مقاصد کا تعلق ان احساسات اور رویوں سے ہے جنہیں طلباء سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ تعلیم کے حصول کے بعد خود میں پا سکیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تاثراتی میدان میں وقوفی علاقے کے مقابلے مقاصد کے بیان یا اظہار میں کافی الجھنیں ہیں۔ دلچسپی، اقدار، رویئے وغیرہ جیسی اصطلاحات کے کئی معنٰی نکلتے ہیں۔

1۔ حاصل کرنا (Receiving)

تاثراتی میدان کے تحت مقاصد کی یہ پہلی اور سب سے نچلی سطح ہے۔ اس سطح پر ہمارا تعلق طالب علم کی مخصوص مہیج تک احساس پذیری تاثر پذیری سے ہے۔ یعنی آیا وہ ان محرکات کو اختیار کرنے یا توجہ دینے کے لئے آمادہ ہیں۔

2۔ ردِ عمل ظاہر کرنا (Responding)

یہ زمرہ بہت زیادہ تحریک اور پابندی اور باقاعدگی کے ساتھ توجہ دینے کی دلالت کرتا ہے۔ عملی لحاظ سے اس کو دلچسپیوں کی اصطلاح میں بیان کیا جا سکتا ہے جس کے سبب کسی فرد میں کسی مخصوص شئے کے تئیں جوابی عمل کا رجحان رہتا ہے۔

3۔ اندازہ قدر (Valuing)

تاثرات میدان کی یہ تیسری سطح ہے۔ اس میں رویوں کو فروغ دینا شامل ہے۔ مثال کے طور پر سائنٹفک رویے کو فروغ دینا۔ اس کے علاوہ توہمات یا اوہام پرستی کو نہیں ماننا وغیرہ شامل ہے۔

4۔ تنظیم / ترتیب دینا (Organisation)

اس زمرہ میں فیصلہ سازی، یکجائی اور درجہ بندی وغیرہ شامل ہے۔ اس کا تعلق اقدار کے نظام کی تعمیر سے ہے۔ فرد کا خود ایک ضابطہ طرز عمل ہوتا ہے یا عوامی زندگی سے متعلق معیار جو کہ نظام قدر کی تنظیم کی ایک مثال ہے۔

5۔ کردار سازی (Characterisation)

اس میدان میں تعین وصف اور اقدار کا مجموعہ تاثراتی علاقہ کی سب سے اونچی سطح ہے۔ اس کے ذریعہ فرد کے کردار کو مخصوص قدروں، تصورات یا اعتقادات کے ذریعہ منضبط کیا جاتا ہے۔

III۔ نفسی و حرکیاتی میدان (PSYCHOMOTOR DOMAIN)

نفسی وحرکی علاقہ جسم کے مختلف اعضاء کے درمیان مل جل کر کام کرنے کے تصور پر مبنی ہے۔ اسکے علاوہ اس میں عضلاتی عمل اور عصبی عضلاتی ارتباط شامل ہے اس علاقہ میں تعلیمی مقاصد کا ہدف ہے نفسیاتی اور عضلاتی عمل میں اور جسم کے مختلف حصوں کے ذریعہ انجام دئے جانے والے مختلف عضلاتی اعمال کے درمیان بھی زیادہ سے زیادہ موثر ارتباط کے ساتھ صحیح عمل انجام دینے کی صلاحیت کو فروغ دیا جائے۔

1۔ تقلید (Imitation)

نفسی وحرکی علاقہ میں یہ سب سے نچلی سطح کا مقصد ہے۔ جب طالب علم کوئی قابل مشاہدہ عمل کرنا چاہتا ہے تو وہ اس پنہاں عمل کی تقلید کرتا ہے۔ نظام عضلات کی باطنی مشق سے تقلید شروع ہوتی ہے جسے باطنی جدوجہد یا تقلید عمل کے ذریعہ تحریک ملتی ہے۔

2۔ دستکاری کی مہارت (Manipulation)

نفسی حرکی علاقے میں کردار کی اگلی اعلی سطح دست کاری کی مہارت ہے تقلید کی اس سطح پر صرف مشاہدہ کی بنیاد پر عمل کرنے کے لئے طالب علم کو ہدایتوں کے مطابق عمل انجام دینے کا اہل ہونا چاہیے۔ وہ مختلف طرح کے ماحول میں امتیاز

Scanned by CamScanner

کر سکتا ہے۔اور پھر بغیر کسی دشواری کے م کو انجام دیتا ہے۔

3۔باریک بینی (Precision)

باریک بینی میں طالب علم کو اپنے عمل کی تخلیق میں کسی طرح کے نمونے یا ماڈل یا رہنمائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔وہ صورتحال کے مطابق عمل کے رفتار کو تیز یا دھیما کر سکتا ہے۔اس مرحلے میں کارکردگی میں فرد میں خود اعتمادی جھلکنے لگتی ہے۔اور وہ اپنا کام شعوری طور پر چوکس رہ کر کر سکتا ہے۔

4۔رابطہ (Articulation)

طالب علم وقت، رفتار اور دیگر متعلقہ متغیرات کی اصطلاح میں موزوں رابطہ کے ساتھ توافقی انداز میں انہیں انجام دینے کا اہل ہو جاتا ہے۔وہ متعدد متعلقہ عمل بیک وقت اور تسلسل کے ساتھ انجام دینے کا اہل ہو جاتا ہے۔

5۔فطری جذبہ (Naturalisation)

یہ نفسی و حرکیاتی میدان میں کردار کی اعلیٰ سطح ہے۔اس میں کام یا کاموں کے سلسلے کو درستی و صحت کے ساتھ فطری یا سہل بنایا جانا شامل ہے۔اس مرحلے میں کارکردگی حاصل کرنے کی مہارت، صلاحیت کی اپنی اعلیٰ ترین سطح پر ہوتی ہے اور عمل نفسی توانائی کے کم ترین اصراف کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے یعنی ذہن پر زیادہ بوجھ نہیں پڑتا۔

تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی (HIERARCHY OF EDUCATIONAL OBJECTIVES)

I۔ذہنی/وقوفی میدان (COGNITIVE DOMAIN)	II۔جذباتی میدان (AFFECTIVE DOMAIN)	III۔حرکیاتی میدان (PSYCHOMOTOR DOMAIN)
1۔معلومات (Knowledge)	1۔جذب کرنا (Receiving)	1۔تقلید (Imitation)
2۔تفہیم (Comprehension)	2۔ردِعمل ظاہر کرنا (Responding)	2۔دستکاری کی مہارت (Manipulation)
3۔اطلاق (Application)	3۔اندازہ قدر (Valuing)	3۔باریک بینی (Precision)
4۔تجزیہ (Analysis)	4۔ترتیب دینا (Organisation)	4۔رابطہ (Articulation)
5۔جوڑنا (Synthesis)	5۔کردارسازی (Characterisation)	5۔فطری جذبہ (Naturalisation)
6۔جانچ (Evaluation)		

Scanned by CamScanner

تعلیم کے افعال (Functions of Education)

تعلیم کا فعل یہ ہے کہ وہ بچے کی مکمل شخصیت کی تعمیر کریں تا کہ وہ سماج کا ایک کارآمد شہری بن سکے۔ تعلیم کا ایک فعل یہ بھی ہے کہ سماج میں موجود اچھائی اور برائی میں تمیز پیدا کرنا اور سماجی اقدار سے واقف ہونا۔ تعلیم کے افعال کے بارے میں مختلف ماہر تعلیم نے یہ کہا ہے کہ

جان ڈیوی (John Dewey) کے مطابق:

''بچے کو اسطرح سے تیار کرنا کہ وہ کامیاب زندگی کے فن سے واقف ہو جائے اور اسے زندگی کے بنیادی حقائق کی شناخت ہو جائے اور زندگی کے اعلیٰ اقدار پر قائم ہو جائے اور عمل آوری کرے۔''

این ایل جیاکس (N.L Jacks) کے مطابق:

''تعلیم کے ذریعہ خالص بُرائی کو اچھائی میں تبدیل کیا جائے۔''

تعلیمی افعال کی قسمیں:

تعلیم کے افعال کو مجموعی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

I۔ تعلیم کے عام افعال (General Functions)

II۔ انفرادی زندگی میں تعلیم کے افعال (Functions towards Indivitual life)

III۔ سماج وقوم کے لئے تعلیم کے افعال (Functions towards Society and Nation)

I۔ تعلیم کے عام افعال (General Functions)

تعلیم کے عام افعال مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ جبلی قوتوں کی بالیدگی

2۔ متوازن شخصیت کی تعمیر

3۔ بالغ زندگی کی تیاری

4۔ سماجی شعور کی بیداری

5۔ کردار سازی

6۔ اچھے شہریوں کی تخلیق

7۔ ثقافت کی حفاظت

8۔ سماجی اصلاحات وترقی کا فروغ

II۔ انفرادی زندگی میں تعلیم کے افعال (Functions toward Individual life)

انسان کی انفرادی زندگی میں تعلیم نمو، بالیدگی، جسمانی، ذہنی، سماجی، اخلاقی اور جذباتی قوت کی نشوونما کرتی ہے، تعلیم نشوونما کا عمل ہے اور انفرادی زندگی میں تعلیم کے افعال مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ ضروریات کی تسکین

2۔ زندگی میں خود مکتفی ہونا

3۔ پیشہ ورانہ اہلیت کو حاصل کرنا

4۔ اچھی شہریت کا فروغ

5۔ زندگی کی تیاری ے ے

6۔ ماحول کو اپنانا

7۔ ماحول کی تبدیلی

8۔ تجربات کو انجام دینا۔

9۔ کردار سازی اور اخلاقی نشوونما

III۔ سماج وقوم کے لئے تعلیم کے افعال (Functions towards Society and Nation)

انفرادی زندگی اور سماجی وقومی زندگی میں گہرا رشتہ ہوتا ہے۔ اگر فرد کی انفرادی زندگی مثالی ہو تو پھر سماجی وقومی زندگی بھی مثالی ہوگی۔ کیونکہ قوم کا معیار عام آدمی کا معیار ہوتا ہے اس لئے کہ اگر ایندھن ہی کمزور رہے تو شعلہ کیسے چمک سکتا ہے۔ سماجی وقومی زندگی کے لئے تعلیم کے مندرجہ ذیل افعال ہیں۔

1۔ قیادت کی تربیت

2۔ کام کی مہارت کی تربیت

3۔ سماجی فرائض اور شہریت کا احساس فروغ

4۔ سماجی اہلیت کا فروغ

5۔ قومی ترقی کے لئے منصوبہ

Scanned by CamScanner

6۔قومی یکجہتی کا فروغ
7۔جذباتی یکجہتی کا فروغ
8۔انسانی فطرت سے متعلق بصیرت پیدا کرنا
9۔قومی نظم کا فروغ

تعلیم کے اقسام (Types of Education)

تعلیم کو تین حصوں میں تقسیم کیا گے ہے۔
1۔ضابطی تعلیم (Formal Education)
2۔غیر ضابطی تعلیم (Informal Education)
3۔غیر رسمی تعلیم (Non Formal Education)

1۔ضابطی تعلیم (Formal Education)

ایسی تعلیم جو ارادی طور پر دی جاتی ہے اسے ضابطی تعلیم کہتے ہیں یعنی ایسی تعلیم جو بچوں کو مقررہ اوقات میں نصاب کے ساتھ دی جاتی ہے اسکو ضابطی تعلیم کہتے ہیں یہ تعلیم کے محدود مفہوم کے تحت آتی ہے اسکے لئے کئی ایجنسیاں ہوتی ہیں مثلاً اسکول، کالج، اور مکتب وغیرہ۔

ضابطی تعلیم کی خصوصیات

☆۔ضابطی تعلیم ایک منصوبہ کے تحت دی جاتی ہے۔
☆۔ضابطی تعلیم مختلف مقاصد کو سامنے رکھ کر مقررہ وقت میں دی جاتی ہے۔
☆۔اسکول، کالج، مکتب، عجائب گھر اور آرٹ گیلیریاں ضابطی تعلیم کے ذرائع ہیں۔
☆۔ضابطی تعلیم میں سال بھر کے لئے نصاب اور اسباق کو ترتیب دیا جاتا ہے۔
☆۔ضابطی تعلیم میں تعلیم کا احساس تعلیم دینے اور لینے والے دونوں کو ہوتا ہے۔
☆۔ضابطی تعلیم کا نظام حکومت یا انتظامی کمیٹی کی جانب سے چلایا جاتا ہے۔
☆۔ضابطی تعلیم میں منصوبہ بند تعلیم سے ذہنی بوجھ اور نتائج غیر دلچسپ بھی آتے ہیں۔
☆۔ضابطی تعلیم میں حکومت کی جانب سے نگرانی و معائنہ بھی کیا جاتا ہے۔

☆۔ضابطی تعلیم میں مسلسل جامع جانچ ہوتی ہے
☆۔ضابطی تعلیم میں ترقی کی رپورٹ بھی دی جاتی ہے۔

2۔غیر ضابطی تعلیم (Informal Education)

ایسی تعلیم جو "گود سے گور" تک دی جاتی ہے اسکو غیر ضابطی تعلیم کہتے ہیں۔اس کے لئے کوئی حد وقت یا عمر مقرر نہیں ہوتی اس تعلیم کو مختلف ذرائع سے حاصل کیا جاسکتا ہے مثلاً ٹیلی ویژن، ریڈیو، اخبار، گھر، خاندان، معاشرہ وغیرہ۔

غیر ضابطی تعلیم کی خصوصیات:

☆۔غیر ضابطی تعلیم بچے کی پیدائش سے شروع ہوجاتی ہے
☆۔غیر ضابطی تعلیم کے لئے کوئی منصوبہ اور نہ کوئی وقت مقرر ہوتا ہے
☆۔غیر ضابطی تعلیم ہر جگہ ہر وقت کسی نہ کسی شکل میں حاصل کی جاتی ہے
☆۔غیر ضابطی تعلیم میں کوئی نصاب اور نہ ہی کوئی اسباق ترتیب دئے جاتے ہیں۔
☆۔غیر ضابطی تعلیم کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔
☆۔غیر ضابطی تعلیم میں کوئی نظام یا کمیٹی نہیں ہوتی۔
☆۔غیر ضابطی تعلیم میں کوئی ذہنی بار اور نہ نتائج ہوتے ہیں۔
☆۔غیر ضابطی تعلیم میں کوئی نگرانی نہ کوئی معائنہ ہوتا ہے۔
☆۔غیر ضابطی تعلیم میں کوئی بھی جانچ نہیں ہوتی ہے۔

3۔غیر رسمی تعلیم (Non Formal Education)

غیر رسمی تعلیم، رسمی تعلیم کے دائرے سے باہر ہوتی ہے۔"ایسی تعلیم جو رسمی تعلیم کی عدم فراہمی کی صورت میں حاصل کی جاتی ہے۔غیر رسمی تعلیم (Non Formal Education) کہلاتی ہے۔رسمی تعلیم کی حد مقرر ہوتی ہے اس کیلئے عمر کا تعین ہوتا ہے اس کا باضابطہ نظام الاوقات ہوتا ہے۔غیر رسمی تعلیم میں یہ سب نہیں ہوتا۔غیر رسمی تعلیم کے اصول لچکدار ہوتے ہیں یہ طالب علم کی سہولیات کے مطابق فراہم کی جاتی ہے۔ہر عمر کا شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے یہ تعلیم زندگی کے مسائل کو حل کرنے میں مدد دیتی ہے۔غیر رسمی تعلیم کو ہمارے ملک میں 1978 میں شروع کیا گیا اور 1986 میں اس پر عمل آوری شروع کی گئی۔

Scanned by CamScanner

غیر رسمی تعلیم کا تصور(Concept of Non Formal Education)

غیر رسمی تعلیم کو ایک جدید اور انقلابی طریقہ تعلیم تصور کیا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں اس طریقہ کی ابتداء1986ء میں ہوئی۔ " کوئی بھی ترتیب دیا ہو تعلیمی پروگرام جو رسمی تعلیم کے دائرے سے باہر ہوا سے غیر رسمی تعلیم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ "غیر رسمی تعلیم میں بچوں اور نوجوانوں کو بھی تعلیمی موقع فراہم کئے جاتے ہیں۔

تعلیم سے مراد یہ ہے کہ فرد کو نئے معلومات سے روشناس کروایا جائے جس کے ذریعہ فرد کی قابلیت واہلیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ مختلف مہارتوں سے انسان کو تعلیم سے آراستہ کرنا، صرف رسمی تعلیم کے ذریعہ ہی ممکن ہے غیر رسمی تعلیم بھی اس مقصد کو پورا کرنے میں کچھ حد تک مدد دیتی ہے۔

غیر رسمی تعلیم کے مقاصد(Aims of Non Formal Education)

غیر رسمی تعلیم(Non Formal Education) فرد کیلئے بہتر زندگی کی راہ ہموار کرتی ہے۔ ایسے افراد جو ترک تعلیم کر چکے ہو یا غیر تعلیم یافتہ ہو ان کے لئے بھی تعلیمی مواقع فراہم کرتی ہے۔ جس سے ان کی زندگی بہتر موڑ اختیار کر سکتی ہے۔

اگر چہ رسمی اور غیر رسمی تعلیم کے مقاصد ایک ہی ہیں لیکن ان کے حصول کے طریقے مختلف ہیں۔ غیر رسمی تعلیم اکتساب کو اہمیت دیتی ہے۔ اس کا خاص مقصد تجرباتی طریقہ پر ہوتا ہے اور سماج کی بھلائی کو بھی نظر میں رکھا جاتا ہے۔ اس کا مبداء رسمی تعلیم ہی ہوتا ہے لیکن اسکو اپنانے کا انداز اور اصول مختلف ہوتے ہیں۔

غیر رسمی تعلیم کے ذریعہ صد فیصد خواندگی کو حاصل کر کے ملک کو ترقی کی راہ پر لایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ سماج میں کمزور افراد کیلئے آسان خواندگی (جیسے دستخط، روزمرہ کا حساب کتاب، اخبار نویسی) کے ذریعہ ان کی مدد کر کے ان کو سماج میں مساوی درجہ عطا کر کے ان کی معاشی پسماندگی کو بھی دور کیا جا سکتا ہے۔

غیر رسمی تعلیم کے ذریعہ ملک میں اتحاد اور قومی یکجہتی کے جذبہ کو بھی فروغ دیا جا سکتا ہے جو ملک کی ترقی کیلئے ضروری ہے۔ غیر رسمی تعلیم خواتین ولڑکیوں کیلئے حصول علم کی سہولیات اور تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کرتی ہے۔ پسماندہ، قبائلی، بچھڑے ہوئے طبقات کو بھی تعلیم کے مواقع فراہم کرتی ہے اور ان کو تعلیم کیلئے راغب کرتی ہے۔

غیر رسمی تعلیم کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے۔ اگر حکومت صحیح طور پر غیر رسمی تعلیمی اداروں کو امداد فراہم کریں تو اس سے ملک میں صد فیصد خواندگی کے خواب کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

غیر رسمی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت:

ایسی تعلیم جس کا کوئی مخصوص نظام نہیں ہوتا جس میں رسمی تعلیمی نظام کے لحاظ سے ہر انداز میں اختلافات پائے جاتے ہیں غیر رسمی تعلیم (Non Formal Education) کہتے ہیں۔

غیر رسمی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت مندرجہ ذیل بیان کی گئی ہے۔

☆۔ ہمہ گیر تحتانوی تعلیم (U.E.E) کے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے۔

☆۔ بالغ افراد میں ناخواندگی کو دور کرنے کیلئے۔

☆۔ 6سال سے کم عمر کے بچوں میں تعلیمی بیداری کیلئے۔

☆۔ افراد کو رسمی تعلیم سے جوڑنے کیلئے۔

☆۔ رسمی تعلیمی نظام کے خامیوں کو دور کرنے کیلئے۔

☆۔ ذاتی، سماجی ومعاشی وجوہات سے ترک مدرسہ کرنے والے افراد کیلئے تعلیمی مواقع کی فراہمی کیلئے

☆۔ ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانے کیلئے۔

☆۔ افراد کے بنیادی مسائل کو حل کرنے کیلئے۔

☆۔ شہروں سے دور رہنے والے افراد کیلئے تعلیمی مواقع فراہم کرنے کیلئے

☆۔ رسمی تعلیمی نظام کے مساوی لاکر کھڑا کرنے کیلئے۔

تعلیم کا عمل(Process of Education)

تعلیم ایک ایسا عمل ہے جس میں مقررہ مقاصد کے ساتھ اچھے نتائج کو حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بچے کو سماج میں باعزت زندگی گزارنے اور اچھا شہری بنانے کیلئے جو تعلیم دی جاتی ہے اس کو تعلیم کا عمل کہتے ہیں۔ بچہ کی تعلیم وتربیت کا عمل ایک حرکیاتی عمل ہے اور تجربہ اسکی بنیاد ہے تعلیم کے عمل کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ ایک قطبی عمل(Unipolar Process)

2۔ دو قطبی عمل(Bipolar Process)

3۔ سہ قطبی عمل(Tripolar Process)

1۔ ایک قطبی عمل(Unipolar Process)

تعلیم کے اس عمل میں پڑھائی بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ اس عمل میں استاد کا اہم کردار ہوتا ہے جس میں استاد ایک طرفہ تدریس میں مصروف رہتا ہے اور شاگرد سنتے رہتے ہیں۔ اس عمل کو استاد مرکز(Teacher Cente) نظام بھی کہتے

ہیں۔ اس عمل میں صرف اساتذہ کی کہی گئی باتوں اور احکامات پر ہی عمل ہوتا ہے اس طرح کے علم میں طالب علم کی ترقی کے امکانات کم ہوتے ہیں۔

2۔ دو قطبی عمل (Bipolar Process)

تعلیم کے اس عمل میں استاد اور شاگرد دونوں اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ایسا تعلیمی عمل جس میں طالب علم اور استاد کے باہمی اتحاد سے انجام پاتا ہے دو قطبی عمل کہلاتا ہے۔ ماہر تعلیم جان آڈم اپنی کتاب Evaluation of Eduction Theory میں لکھتا ہے کہ تعلیم ایک دو قطبی عمل ہے اس عمل کے ذریعہ استاد اپنے شاگرد کو ایسا تعلیمی ماحول فراہم کرتا ہے جس سے اسکی اندرونی صلاحیتوں کو فروغ ملتا ہے اس عمل میں استاد اور شاگرد دونوں کو دو قطب کہا گیا۔

3۔ سہ قطبی عمل (Tripolar Process)

تعلیم کے سہ قطبی عمل میں تین عناصر شامل ہیں استاد، شاگرد، اور ماحول۔ تعلیم ایک با مقصد عمل ہے اور اس با مقصد عمل کو کامیاب بنانے کے لئے ان تین عناصر کا ہونا لازمی ہے۔ یہاں استاد سے مراد وہ ہے جو تعلیم کو پہنچاتا ہے۔ شاگرد سے مراد وہ ہے جو تعلیم حاصل کرتا ہے اور سماج وہ ہے جو تعلیم کے لئے ایک ذریعہ ہے اسطرح ان تین عناصر کی بنیاد پر تعلیم ایک سہ قطبی عمل (Tripolar Process) ہے تعلیم کے اس عمل کی ایجاد جان ڈیوی نے کی۔ جس میں بچے کی فطری صلاحیتوں کو صحیح انداز میں فروغ دیا جاتا ہے۔

اہم تعلیمی دفعات اور ان کا اطلاق

(Important Articles and their Educational Implications)

کسی بھی ملک کی ترقی کا انحصار اس ملک کی معاشی ترقی، سیاسی استحکام، چلائے جانے والی حکومت اور بنائے گئے دستور پر ہوتا ہے۔ اور یہ تمام چیزیں اُس وقت تک حاصل نہیں کی جاسکتی جب تک کہ ملک کا ایک بہت بڑا حصہ تعلیم سے آراستہ نہ ہو۔ ہندوستان بھی ایک جمہوری ملک ہے اس ملک میں بھی مستحکم حکومت اور دستور پر صحیح طور پر عمل آوری کیلئے تعلیم یافتہ معاشرے کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہندوستانی دستور میں 6 سے 14 سال کے بچوں کیلئے مفت و لازمی تعلیم کی ضمانت دی گئی۔ یہ بچوں کا بنیادی حق ہے۔ تعلیم کے بغیر ملک کی ترقی ممکن نہیں۔ ناخواندہ انسان ہر کام کیلئے دوسروں کا محتاج ہوتا ہے۔ اس لئے دستور ہند میں تعلیم کو عام کرنے کیلئے مختلف دفعات میں مفت اور لازمی تعلیم کے دفعہ کو خاص مقام دیا گیا۔ اور تعلیم کو مشترکہ فہرست میں شامل کیا گیا یعنی تعلیم مرکزی اور ریاستی دونوں حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔

دستور ہند میں 14 سال تک کی عمر کے بچوں کیلئے سب کیلئے تعلیم (Education for all) کو دستوری حیثیت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مختلف دفعات ہیں جو تعلیم کی ترقی میں معاون و مددگار ہیں۔

دفعہ 45

اس دفعہ کے تحت حکومت ہند 6 تا 14 سال کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنے کی ضمانت دی گئی ہے۔

دفعہ 46

اس دفعہ کے تحت ایسے شہری جو سماجی ناانصافی اور امتیازی سلوک کا شکار ہوتے ہیں انھیں تعلیم سے آراستہ کروانا اور ان کیلئے تعلیمی ادارے قائم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

دفعہ 24

اس دفعہ کے تحت 14 سال سے کم عمر کے بچوں سے مزدوری کروانا بچہ مزدوری (Child Labour) جرم قرار دیتی ہے۔

دفعہ 17

اس دفعہ کے تحت حکومت ہند "چھوت چھات کو جرم" قرار دیتی ہے۔

Scanned by CamScanner

دفعہ 16

اس دفعہ کے تحت ملازمتوں میں مساوات کا حق دیا گیا۔

دفعہ 15(A)

اس دفعہ کے تحت "تعلیم نسواں" کا حق دیا گیا۔

دفعہ 25

اس دفعہ کے تحت ہندوستان کا شہری کسی بھی مذہب کو اختیار کر سکتا ہے

دفعہ 28

اس دفعہ کے تحت سرکاری مدارس میں مذہبی تعلیم کو ممنوع قرار دیا گیا

دفعہ 29

اس دفعہ کے تحت اقلیتوں کو ان کی ثقافت، زبان اور رسم الخط کے تحفظ کا تیقن کا حق دیا گیا ہے۔

دفعہ 30

اس دفعہ کے تحت حکومت ہند اقلیتوں کو اپنے پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کے انتظام کا حق دیا گیا ہے۔

دفعہ 62

اس دفعہ کے تحت قومی جائیدادیں جیسے مکتب، عجائب گھر، میوزیم، چڑیا گھر وغیرہ کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے۔

دفعہ 63

اس دفعہ کے تحت حکومت مرکزی جامعات (Centeral Universities) کو قائم کرنے کی ضمانت دیتی ہے۔

دفعہ 64

اس دفعہ کے تحت قومی تعلیمی اداروں میں آپسی تعاون کے ذریعہ ٹھوس تعلیم کو برقرار رکھنے کی ضمانت دیتی ہے۔

دفعہ 343

اس دفعہ کے تحت ہندی کو ملک کی سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا ہے۔

ہمہ گیر تحتانوی تعلیم (Universalisation of Elementary Education)

ہندوستان میں آزادی کے بعد تعلیم کی ترقی پر بہت زیادہ زور دیا گیا۔ 1977 میں دستور ہند کے دفعہ 45 میں
کر کے تعلیم کو قومی درجہ عطاء کیا گیا۔ جس کے بعد سے 6 سال کے تمام بچوں کو تعلیم فراہم کرنا مرکزی اور ریاستی حکومت
داری ہوگئی۔ دستور ہند کی روشنی میں ہندوستان کے ہر شہری کو تعلیم کے حصول کیلئے مساویانہ حقوق دئے گئے۔ دستور ...
45 کے تحت 6 سے 14 سال کی عمر کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم کی ضمانت دی گئی۔ آج ہندوستان میں صد فیصد خوا...
کو حاصل کرنے کیلئے 5 لاکھ سے بھی زائد تعلیمی ادارے، کالج اور یونیورسٹیز قائم کئے گئے لیکن پھر بھی تحتانوی تعلیم کی آفاقیت
میں ناکام ہیں۔

ہمہ گیر تحتانوی تعلیم کی ناکامی کی وجوہات:

کوٹھاری کمیشن نے ہمہ گیر تحتانوی تعلیم کی ناکامی کی مندرجہ ذیل وجوہات بیان کی۔

☆ ۔مناسب وسائل کی کمی۔
☆ ۔آبادی میں بے تحاشہ اضافہ۔
☆ ۔تعلیم نسواں میں لاپرواہی۔
☆ ۔پسماندہ بچوں کی غیر معمولی تعداد۔
☆ ۔عام غربت۔
☆ ۔والدین کی ناخواندگی۔
☆ ۔ضائیگی اور انجماد۔
☆ ۔سماجی کمزور طلباء کی مدرسہ میں عدم شرکت۔
☆ ۔نصاب کا موثر نہ ہونا۔
☆ ۔مدرسہ کی عمارت کا فرسودہ ہونا۔
☆ ۔معائنہ کی کمزوری۔
☆ ۔غیر موثر طریقہ تدریس۔

Scanned by CamScanner

تحتانوی تعلیم کو عام کرنے کے اقدامات:

تحتانوی تعلیم کو عام کرنے کیلئے کوٹھاری کمیشن نے مندرجہ ذیل اقدامات کی نشاندہی کی۔

1۔ قومی پیمانہ پر مدارس کی سہولیات:

اس کا مطلب یہ ہے کہ 4 سے 14 سال کی عمر کے تمام بچوں کیلئے ملک میں مدارس قائم کیے جائے۔ پرائمری مدرسہ ایک کلومیٹر کے دائرہ میں واقع ہو اور 300 لوگوں کی آبادی والے علاقے میں ایک مدرسہ لازمی قرار دیا جائے۔

2۔ قومی پیمانہ پر طلباء کی شرکت:

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بچہ جس کی عمر 5 سال ہو اس کو مدرسہ میں شریک کروایا جائے تحتانوی تعلیم کی اہمیت کو والدین اور عوام میں اجاگر کیا جائے۔ لازمی تحتانوی تعلیم حاصل کرنے کی عمر میں بچوں سے اگر والدین کام کرواتے ہوں تو ان پر دفعہ 24 کے تحت قانونی کاروائی کی جائے۔

3۔ قومی پیمانہ پر تحتانوی تعلیم کی تکمیل:

تحتانوی تعلیم کی ناکامی کی اہم وجہ یہ ہیکہ طلباء 2 یا 3 سال تک تعلیم حاصل کر کے ترک مدرسہ کر دیتے ہیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ طلباء ترک مدرسہ نہ کریں۔

آپریشن بلاک بورڈ (O.B.B)

پرائمری تعلیم کی ترقی کیلئے قومی تعلیمی پالیسی 1986 نے کئی اسکیمات کی سفارش کی ان میں سے ایک آپریشن بلاک بورڈ (O.B.B) ہے۔ جسکا مقصد تحتانوی مدارس میں مہیاء کی جانے والی سہولیات میں بہتری لانا ہے۔ آپریشن بلاک بورڈ (O.B.B) کا مقصد ان تمام پرائمری مدارس جو اب تک قائم کئے گئے ہیں ان میں اقل ترین تعلیمی سہولیات وآلات کی فراہمی کو ممکن بنانا ہے۔ آپریشن بلاک بورڈ (O.B.B) نے تحتانوی مدارس میں پائی جانے والی تعلیمی سہولیات کی اقل ترین فہرست جاری کی یا اس کیلئے رقم کی حد تجویز کی۔

آپریشن بلاک بورڈ (O.B.B) کے تحت معلم کو عطا کردہ اختیارات:

آپریشن بلاک بورڈ (O.B.B) نے ہر اسکول کے معلم کیلئے مندرجہ ذیل تین باتوں کا خیال رکھا اور زور دیا۔

1۔ معقول حد تک دو بڑے کمروں کی فراہمی جن کا استعمال ہر موسم میں ممکن ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک کشادہ برآمدہ، لڑکے اور

لڑکیوں کیلئے علاحدہ علحیدہ بیت الخلاء کی سہولیات۔

2۔ ہر پرائمری اسکول میں کم از کم دو اساتذہ کا تقرر کیا جائے جہاں تک ممکن ہو ان میں ایک خاتون ہو۔

3۔ بنیادی اور ضروری تدریسی آلات کی فراہمی۔

آندھراپردیش پرائمری ایجوکیشن پراجکٹ (A.P.P.E.P)

آندھراپردیش پرائمری ایجوکیشن پراجکٹ کو تحتانوی تعلیم کے مقصد کو پورا کرنے اور ترقی دینے کی غرض سے 1989 میں آندھراپردیش میں شروع کیا گیا۔ آندھراپردیش پرائمری ایجوکیشن پراجکٹ کو برطانیہ کے رقمی نظم ونسق کی مدد سے ہماری ریاست میں 23 اضلاع کے 1104 منڈلوں میں شروع کیا گیا۔ اس پروگرام کی دو اہم خوبیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

I۔ اساتذہ کیلئے تربیت

II۔ تحتانوی مدارس کیلئے عمارتوں کی تعمیر

آندھراپردیش پرائمری ایجوکیشن پراجکٹ کے تحت ڈائیٹ (DIET) اساتذہ کو تربیت دی گئی اور تربیت کے دوران مندرجہ ذیل نکات پر توجہ دی گئی۔

1۔ جدید طریقہ تعلیم کی تدریس کیلئے اساتذہ کو کتابوں کی فراہمی۔

2۔ تعلیم برائے کام سے تدریس دینے کیلئے تحقیق ومعلومات کے ذریعہ طلباء کو علم کے ساتھ کام میں بھی دلچسپی پیدا کرنا اس کے علاوہ عملی تجربہ کی بنا پر درس وتدریس دینا۔

3۔ کمرہ جماعت میں شخصی، انفرادی اور اجتماعی تعلیم دینا۔

4۔ انفرادی اختلافات کی شناخت کر کے طلبا کو تعلیم دینا۔

5۔ کمرہ جماعت کو بہتر بناتے ہوئے تعلیم کو دلچسپ بنانا۔

آندھراپردیش پرائمری ایجوکیشن پراجکٹ (A.P.P.E.P) کے چھ اصول:

1۔ معلم کے تیار کردہ مشاغل طلباء کو فراہم کرنا۔

2۔ تحقیقات، تجربات اور عمل کے ذریعہ سیکھنے کو فروغ دینا۔

3۔ انفرادی اجتماعی اور کل جماعتی سرگرمیوں کو فروغ دینا۔

Scanned by CamScanner

4۔طلباء کے انفرادی اختلافات کی شناخت کرنا۔

5۔کمرہ جماعت میں مقامی ماحول کا استعمال کرنا۔

6۔کمرہ جماعت کو طلباء کی سرگرمیوں سے دلچسپ بنانا۔

ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن پروگرام(D.P.E.P)

ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن پروگرام (D.P.E.P) تحتانوی تعلیم کو فروغ دینے کیلئے قومی اور بین الاقوامی تعاون کی مدد سے پہلے قائم کیا گیا۔ پہلے مرحلہ میں اس پروگرام کو مدھیہ پردیش، آسام، مہاراشٹرا، کرناٹک، کیرالا اور تامل ناڈو ریاستوں میں قائم کیا گیا۔ آندھرا پردیش میں اس کو برطانیہ کے تعاون سے 97-1996 میں پانچ اضلاع میں شروع کیا گیا۔ 98-1997 میں عالمی بینک کی مدد سے 14 اضلاع میں قائم کیا گیا۔

ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن پروگرام(D.P.E.P) کے مقاصد:

ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن پروگرام (D.P.E.P) کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

☆۔تحتانوی تعلیمی اداروں کو طلباء کے قریب قائم کرنا۔

☆۔اسکول کی عمر کے بچوں کو مدرسہ میں داخلہ دلانا۔

☆۔ترک مدرسہ کرنے والے بچوں کی تعداد کو کم کرنا۔

☆۔تحتانوی تعلیمی سطح پر طلباء میں جماعت واری مہارتوں کو فروغ دینا۔

☆۔کھیل کود کے ذریعہ تعلیم کو فروغ دینا۔

☆۔ذہن اور سست رفتار طلباء پر خصوصی توجہ دینا۔

ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن پروگرام(D.P.E.P) کے افعال:

ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن پروگرام (D.P.E.P) کے مندرجہ ذیل افعال ہیں۔

1۔200 افراد کی آبادی والے علاقہ میں مدرسہ کا قیام اور اساتذہ کا تقرر کرنا۔

2۔جہاں پر اسکول کھولنے کی سہولیات نہ ہو وہاں پر کمیونٹی اسکول کھولنے پر زور دینا۔

3۔اسکول کی عمارت کی تعمیر یا زائد کمروں کی تعمیر۔

4۔اسکول کی تعمیر کی ذمہ داریوں کو اسکول کمیٹی کے تحت دینا۔

5۔ہر اسکول میں تدریسی آلات کی تیاری کیلئے اساتذہ کو 500 روپے دینا اور دیگر ضروریات کے لئے مدرسہ کو سالانہ 2000 روپے دینا۔

6۔اساتذہ کیلئے نئی ٹکنالوجی، تدریسی آلات کے استعمال اور بدلتے مضامین کیلئے تربیتی پروگرام کا انعقاد کرنا۔

7۔مدرسہ میں اساتذہ کی میٹنگ، کامپلکس میٹنگ قائم کرنا۔

8۔E.C.E مراکز اور ماقبل تعلیم کے اداروں کو قائم کرنا۔

9۔مزدوری کرنے والے، کام کرنے والے بچوں میں تعلیمی رغبت پیدا کر کے انھیں داخلہ دلانا۔

10۔پسماندہ طبقات، قبائلی لوگوں کو تعلیم دینے کیلئے زیادہ سے زیادہ مدارس قائم کرنا۔

سرواسکھشا ابھیان(Sarva Shiksha Abhiyan)

سروا کے معنی ''تمام'' اور سکھشا کے معنی ''تعلیم'' اس طرح سرواسکھشا ابھیان کے معنی ''سب کے لئے تعلیم''۔ سرواسکھشا ابھیان کو 2000ء کو منظوری دی گئی اور قومی خواندگی مشن کے طور پر 2001 سے متعارف کروایا گیا۔

سرواسکھشا ابھیان کے مقاصد:

☆۔6 تا 14 سال کی عمر کے تمام بچوں کو کسی بھی صورت میں 2010 تک تحتانوی تعلیم فراہم کرنا۔

☆۔امتیازی سلوک کے بغیر مدارس کی تیاری میں سماج کے تمام طبقات کو حصہ لینے کے لئے ترغیب دینا۔

☆۔تمام بچوں کو 2003 تک مدارس میں داخلہ دلوانا۔

☆۔تمام بچوں کو 2007 تک پانچ سالہ تحتانوی تعلیم سے آراستہ کروانا۔

☆۔تمام بچوں کو 2010 تک آٹھ سالہ تحتانوی تعلیم فراہم کروانا۔

Scanned by CamScanner

تعلیمی ٹیلی ویژن (Education Television)

ہماری ریاست میں تحتانوی سطح کے طلباء کیلئے اساتذہ کو مدنظر رکھتے ہوئے "تعلیمی ٹیلی ویژن (Education Television)" پروگرام کو نیشنل چینل کے ذریعہ نشر کیا جارہا ہے۔اس کے ذریعہ ٹیلی اسکول پروگرام دیکھائے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ گیان درشن چینل بھی طلباء کے علم میں اضافہ کرنے کے پروگرام نشر کرتے ہیں۔تعلیمی ٹیلی ویژن پروگرام مرکز میں سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن (C.I.E.T) ریاست میں اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن ٹکنالوجی (S.I.E.T) ذریعہ نشر کئے جاتے ہیں۔

ٹیلی اسکول پروگرام حیدرآباد سے تحتانوی سطح کے طلباء کیلئے نشر کیا جاتا ہے۔یہ پروگرام روزانہ صبح 9 تا 10 بجے دکھایا جاتا ہے۔اس پروگرام میں تمام مضامین کے اسباق کے ساتھ عام معلومات کو بھی پیش کیا جاتا ہے۔اس طرح کے پروگرام کو نشر کرنے سے طلباء کیساتھ اساتذہ کے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور نئے طریقہ تدریس سے بھی واقفیت ہوتی ہے۔

اوپن اسکول (Open School)

1991 میں حکومت آندھراپردیش کی جانب سے اوپن اسکول کا قیام عمل لایا گیا۔ابتداء میں تجرباتی طور پر اس اسکیم کو چار اضلاع نیلور، چتور، وشاکھا پٹنم اور نظام آباد میں شروع کیا گیا۔ہر ضلع کے 100 تا 150 دیہاتوں میں اوپن اسکول کے مراکز کھولے گئے اور ہر مرکز میں 25 طلباء کو داخلہ دیا گیا۔اس اوپن اسکول کو قائم کرنے کا مقصد قبل از وقت ترک مدرسہ کرنے والے طلباء کو اوپن اسکول میں داخلہ دے کر دوبارہ رسمی تعلیم سے جوڑنا تھا۔ایسے طلباء جن کی عمر 12 سال سے زائد ہو اور کچھ پڑھنا لکھنا جانتے ہو وہ اس اوپن اسکول میں داخلہ لے سکتے ہیں۔اوپن اسکول کے ذریعہ دو قسم کے کورسس کا اہتمام کیا گیا۔

1۔برج کورس (ابتدائی کورس) (Bridge course)

2۔سیکنڈری لیول کورس (Secondary Level Course)

1۔برج کورس (ابتدائی کورس) (Bridge course)

برج کورس میں ایسے طلباء کو داخلہ دیا جاتا ہے جن کی عمر 12 سال سے زائد ہو اور جو پانچویں، چھٹویں یا ساتویں جماعتوں میں ترک مدرسہ کر چکے ہوں۔ایسے بچے بھی اس کورس میں داخلہ لے سکتے ہیں جو اپنی ذاتی کوششوں سے کچھ پڑھنا لکھنا سیکھے ہوں۔اس کورس کی کامیابی رسمی تعلیم کی ساتویں جماعت کی کامیابی کے مماثل ہوتی ہے اس برج کورس کو کامیاب کرنے والے طالب علم کو رسمی تعلیم کے ادارے میں آٹھویں جماعت میں داخلہ دیا جاتا ہے۔اس کورس کے نصاب میں کوئی تین لسان، ابتدائی حساب اور ماحولیاتی مطالعہ مضامین ہوتے ہیں۔

2۔سیکنڈری لیول کورس (Secondary Level Course)

یہ کورس ایسے طلباء کیلئے ہوتا ہے جو آٹھویں، نویں یا دسویں جماعتوں میں ترک مدرسہ کر چکے ہوئے ہوتے ہیں یہ کورس دسویں جماعت کے مماثل ہوتا ہے اس کورس کو کامیاب کرنے کے بعد طالب علم کسی بھی کالج میں انٹرمیڈیٹ میں داخلہ لے سکتا ہے۔اس کے علاوہ اوپن اسکول میں روزمرہ زندگی سے مربوط پیشہ ورانہ کورسس جیسے زراعت، صحت، حیوانات کی افزائش، جنگلات وغیرہ جیسے نئے کورسس کو بھی شروع کرنے کی کوشش میں حکومت لگی ہوئی ہے۔

اس کورس کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اسکول کو روزانہ حاضر رہنا ضروری نہیں ہوتا ہے بلکہ تعطیلات کے ایام میں بھی رابطہ پروگرام منعقد کیا جاتا ہے۔یہ پروگرام سال میں 60 دن کا ہوتا ہے یہ 60 دن حاضر رہنا ضروری ہوتا ہے۔فیس برائے نام ہوتی ہے۔اور کتب کی فراہمی سنٹر یا کونسلر کی جانب سے مفت ہوتی ہے امتحان سے قبل 10 دن کا رابطہ پروگرام منعقد کیا جاتا ہے جس میں اساتذہ طلباء کو امتحان کیلئے تیار کرے ہیں۔

بہر حال اوپن اسکول ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے ذریعہ قبل از ترک مدرسہ کرنے والے طلباء یا ذاتی کوشش سے پڑھنا لکھنا سیکھ چکے طلباء اس اسکیم سے فائدہ اٹھا کر اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکتے ہیں اور رسمی تعلیمی اداروں میں داخلہ لے سکتے ہیں۔اوپن اسکول کی ذریعہ تعلیم اردو اور تلگو ہے۔اس میں داخلہ کی عمر کم از کم 12 سال اور زائد کی کوئی قید نہیں۔

دوپہر کا کھانا (M.D.M)

مدارس میں ضائگی و جمود اور ترک مدرسہ کرنے والے طلباء کی تعداد کو کم کرنے کیلئے دوپہر کا کھانا (M.D.M) اسکیم کو شروع کیا گیا۔

Scanned by CamScanner

طلباء کو تغذیہ بخش غذا فراہم کرنا بھی اس اسکیم کا اہم مقصد ہے۔ یہ اسکیم پہلے صرف تحتانوی سطح تک ہی محدود تھی لیکن بعد میں اس کو فوقانوی سطح تک یعنی اول تا دہم جماعتوں تک وسعت دی گئی ہے۔ دوپہر کے کھانے کی اسکیم کے اخراجات کو مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت 60:40 میں ادا کرتے ہیں۔ مرکزی حکومت 60% اور ریاستی حکومت 40% ادا کرتی ہے۔

ہندوستانی تعلیمی نظام میں دوپہر کے کھانے کو شامل کرنے کے لئے 1944 میں سارجنٹ کمیشن نے مطالبہ کیا تھا۔ آزادی کے بعد اتر پردیش اور تاملناڈو ریاستوں میں اس پروگرام کو عمل میں لایا گیا۔ 2003 میں متحدہ آندھراپردیش کے چند اضلاع کے مدارس میں تجربہ کے طور پر عمل میں لایا گیا۔ نومبر 2004 میں اس پروگرام کو تمام مدارس میں عمل میں لایا جائے سپریم کورٹ نے مطالبہ کیا۔ جنوری 2005 میں ملک کے کئی مدارس میں اس پروگرام کو شروع کیا گیا۔ 2/اکتوبر 2008 سے اس پروگرام کو ثانوی مدارس میں بھی شروع کیا گیا۔

دوپہر کا کھانا (M.D.M) کے مقاصد

☆۔ تحتانوی جماعتوں میں زیادہ سے زیادہ طلباء کی شرکت۔

☆۔ مدارس میں ضائیگی وجمود اور ترک مدرسہ کرنے والے طلباء کی تعداد کو کم کرنا۔

☆۔ اول تا دہم جماعت کے طلباء کو متوازن اور صحت مند رکھنا۔

☆۔ طلباء کو تغذیہ بخش غذا فراہم کرنا۔

ہندوستانی تعلیمی نظام اور تاریخی پس منظر

تعلیمی نظام میں ابتدائی تعلیم کو مخصوص مقام حاصل ہے کیونکہ بچوں میں ہونے والی تبدیلیاں اس دور میں تیزی سے رونما ہوتی ہیں۔ اس عمر میں لسانی، تحریری، تقریری اور حسابی صلاحیتوں کو ابھارنے سے تعلیمی نشو ونما پروان چڑھتی ہے۔ ابتدائی تعلیم کے ذریعہ ہی بچوں کی ہمہ گیر نشو نما جیسے جسمانی، سماجی، ذہنی، اخلاقی اور تہذیبی نشو ونما پروان چڑھتی ہے۔ ثانوی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کا انحصار بھی ابتدائی تعلیم پر ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا کوئی بے جانہ ہوگا کہ تعلیم کے عمل میں ابتدائی تعلیم بنیاد کا فعل انجام دیتی ہے۔

بچے کی نشو ونما کیلئے مدرسہ کی تعلیم بہت ضروری ہے۔ ابتدائی تعلیم کے طور پر ہم بچوں کو جو بھی پڑھاتے ہیں وہ اپنی آنے والی زندگی میں اس تعلیم کو روبہ عمل لاکر اس سے اپنے مستقبل کو سنوارتے ہیں۔ اس لئے ایک معلم کو مدرسہ کے ساتھ ساتھ اپنے اطرف کے ماحول اور نئی ٹکنیک کے بارے میں معلومات کو حاصل کرنا نہایت ہی ضروری ہے تاکہ طلباء کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کر سکے۔

ہمارے ملک میں ابتدائی تعلیمی نظام کو مختلف ریاستوں میں مختلف طریقہ سے تقسیم کیا گیا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی 1986 کے تحت قومی سطح پر ابتدائی تعلیمی نظام اس طرح ترتیب دیا گیا۔ اوّل تا پنجم ابتدائی تعلیم، چھٹویں تا آٹھویں وسطانوی تعلیم اور نویں تا دسویں ثانوی تعلیم ہے۔ لیکن قانون حق تعلیم 2009 کے تحت اوّل تا ہشتم جماعت کو ابتدائی تعلیم یا بنیادی تعلیم کے دائرہ میں لایا گیا ہے۔

ویدک دور میں تعلیمی نظام

ہندوستانی تعلیمی نظام اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ یہاں کی تہذیب ہے۔ ویدک دور میں آریاؤں نے سب سے پہلے ہمارے ملک میں سپتہ سندھ مقام پر قدم رکھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ چرواہے تھے اور بھیڑ بکری چراتے ہندوستان آئے اور اپنے ساتھ ایک نئی زبان اور تہذیب بھی لے کر آئے۔ اُس دور میں دی جانے والی تعلیم کو ویدک دور کی تعلیم کہتے ہیں۔

ویدک دور میں تعلیم سب کیلئے عام تھی اس دور میں زیادہ تر مذہبی تعلیم کو ہی تعلیم کا نام دیا جاتا تھا۔ مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ زندگی گزارنے کے طور طریقے اور تہذیب کے طریقہ کو بھی تعلیم کے ذریعہ سکھایا جاتا تھا۔ ویدک دور کے بعد بھی چار ہزار

Scanned by CamScanner

سال تک ہمارے ملک میں ویدک تعلیم کا دور چلتا رہا۔اس سے پہلے دراوڑین کے دور میں بھی تعلیم کا چلن تھا جس کا پتہ ہڑپہ و منجو داڑوں کی کھدائی سے ہوا۔

ویدک آرین دور میں تعلیم بغیر حکومت وانتظامیہ کے دی جاتی تھی۔اس دور میں ایسے بچے جن کی عمر آٹھ سال ہوا نھیں تعلیم حاصل کرنے کیلئے گرو(استاد) کے تعلیمی ادارہ (گروکل) میں بھیج دیا جاتا تھا جو آبادی سے دور انکے مدارس (آشرم) میں ہوتے تھے اور گرو 16 سال تک اپنے طلباء کو ہر طرح کی تعلیم دیتے تھے۔ویدک دور میں ذریعہ تعلیم سنسکرت تھی۔

ویدک دور کے تعلیمی نظام کی اہم خصوصیات:

ماہر تعلیم A.S.Altekar کے مطابق ویدک دور کا تعلیمی نظام مندرجہ ذیل چھ خصوصیات کا حامل تھا۔

1۔خدا کی طرف راغب کرنا،اچھے کردار اور نجات کا حصول تھا جو یوگا،دھیان،اہمسا کے ذریعہ ان مقاصد کو حاصل کیا جاتا تھا۔

2۔قدیم تہذیب کو فروغ دینا۔

3۔جسمانی،ذہنی،تہذیبی اور اخلاقی طور پر ہمہ گیر شخصیت کا ارتقاء۔

4۔سماجی طور پر زندگی گزارنے کا علم اور اس کے متعلق حقوق وفرائض۔

5۔دستکاری وپیشہ ورانہ مہارتوں کا فروغ۔

ویدک دور کا تعلیمی نظام انتظامیہ:

ویدک دور میں تعلیم حاصل کرنے کے کوئی مخصوص ادارے نہیں ہوا کرتے تھے اور نہ ہی حکومت کی جانب سے کوئی انتظام تھا اس دور میں گرو اپنے تعلیمی اداروں کو آبادی سے دور جنگلوں میں آشرم کے طور پر قائم کر کے اس میں تعلیم دیتے تھے جنھیں ''گروکل'' کہا جاتا تھا۔ثانوی تعلیم کے مماثل اداروں کو''پریشت'' کہا جاتا تھا۔گروکل میں شروع میں برہمنوں کو ہی تعلیم دی جاتی تھی،لیکن بعد میں شتریوں اور ویشاؤں کو بھی تعلیم دی جانے لگی۔لیکن تعلیم دینے کا حق صرف برہمنوں کو ہی حاصل تھا۔

ویدک دور کا نصاب:

ویدک دور کا نصاب انسانی زندگی سے مربوط تھا۔جس میں لسانی مہارتوں،3R's تہذیب کا فروغ،منطقی سوچ اور حفظان صحت وغیرہ نصاب میں شامل تھا۔اس کے ساتھ ساتھ گھوڑوں کی سواری،تلوار بازی،تیراندازی،جانوروں کی افزائش اور زراعت وغیرہ کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔طالب علم کی تعلیمی شروعات ''اوپانایانم'' سے کی جاتی تھی اور اختتامی جانچ کا مرحلہ ''سماورتھناوستم'' ہوتا تھا۔رگ وید سب سے قدیم وید ہے اس کے بعد سام وید،یجر وید اور اتھر وید آتے ہیں۔

ویدک دور کا تعلیمی نظم وضبط:

ویدک دور میں تعلیم حاصل کرنے کا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔طلباء صبح پرندوں کی چہچہاہٹ کی آواز سن کر طلباء جاگ جاتے تھے اور جو تعلیم حاصل کیا کرتے تھے وہ ''زبانی'' ہوا کرتی تھی یعنی گرو کی کہی گئی بات کو دہرا کر یاد کیا جاتا تھا۔

استاد اور شاگرد کے درمیان رشتہ:

ویدک دور میں استاد اور شاگرد کے درمیان رشتہ بہت ہی معزز تھا۔طلباء اپنے استاد کو خدا کی طرح مانتے تھے۔استاد ہی تعلیم کا مرکز تھا۔استاد کی ہر بات وحکم کو فرض کی طرح انجام دیتے تھے۔ایک خاندان کی طرح رہتے تھے اور استاد بھی اپنے شاگردوں کو اپنی اولاد کی طرح دیکھا کرتے تھے۔

بدھ مت دور میں تعلیمی نظام

بدھ مت کے دور میں بھی تعلیم سب کیلئے عام تھی۔بدھ مت دور میں چھوت چھات کی پرواہ کئے بغیر سب تمام ذاتوں کیلئے تعلیم عام تھی۔اس دور میں مذہبی تعلیم کو اہمیت دی جاتی تھی تعلیم کا مقصد موکشا سادھنا (Moksha Sadhana) یعنی ''دنیا میں اچھے اعمال کرنا اسکا بدلہ آخرت میں جنت کے ذریعہ ملے گا'' ہے۔

بدھ مت دور کے تعلیمی نظام کی خصوصیات:

بدھ مت کے دور تعلیم میں تفرقات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تمام طبقات کو تعلیم کے مساویانہ حقوق دیئے گئے۔مرد وعورت کو مساویانہ تعلیم دے گئی جس کی وجہ سے اس دور میں تمام لوگوں کو تعلیم کی طرف راغب کیا۔نلندہ،تکشلہ،ولبھی وکرماشالہ وغیرہ جیسے مشہور تعلیمی ادارے بدھ مت دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

بدھ مت دور میں طالب علم کا مقام:

ویدک دور کی تعلیم کی طرح بدھ مت دور کے تعلیمی نظام میں بھی طالب علم کو آٹھ سال کی عمر میں داخلہ دلوایا جاتا تھا اور تعلیم کا آغاز پباجا (Pabajja) نامی رسم سے کیا جاتا تھا۔تعلیم مکمل ہونے کے بعد طلباء کو سنیاسی بنا کر چھوڑ دیا جاتا تھا تاکہ وہ اپنی زندگی کے تجربات کے ذریعہ خود عمل کر کے سیکھے۔

طریقہ تدریس:

بدھ دور میں تعلیم دینے کیلئے لکچر کا طریقہ،زبانی سننا وغیرہ عام تھا۔طلباء میں بحث ومباحثہ،سوال وجواب کے ذریعہ

Scanned by CamScanner

سیکھنے کا موقع فراہم کیا جاتا تھا۔ بدھ مت دور میں ذریعہ تعلیم ''پالی'' پراکروترم'' زبانوں میں دی جاتی تھی۔

بدھ مت دور کا نصاب:

بدھ مت کے دور میں ''موکشا سادھنا'' کی تعلیم دی جاتی تھی یعنی اچھے اعمال کے عوض میں جنت ملے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ 3R's پڑھنا، لکھنا اور حساب وغیرہ بھی نصاب میں شامل تھا۔ تعلیم کے ساتھ دستکاری سنگتراشی، نقش نگاری وغیرہ بھی سکھائی جاتی تھی۔

بدھ مت دور میں استاد اور شاگرد کا تعلق:

بدھ مت دور میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد 10 سال سنیاسی زندگی گزار کر، دھیان لگا کر تجربات حاصل کرنے کے بعد ہی استاد کا درجہ دیا جاتا تھا۔ استاد اور طالب علم کے درمیان والد اور اولاد کی طرح نسبت ہوا کرتی تھی۔ وہ ایک دوسرے کا احترام کیا کرتے تھے۔ استاد اپنے شاگرد کو اس کی تمام ضروریات، غذا، حفظان صحت وغیرہ سے واقف کرواتا تھا۔

بدھ مت دور اور تعلیم نسواں:

بدھ مت دور میں تعلیم نسواں پر بہت زیادہ زور دیا گیا۔ لڑکیوں کو ''میمامسم (Memamsum) گرنت کی تعلیم دی جاتی تھی۔ جس میں شوہر کی خدمت کرنا، شوہر کو خدا کی طرح ماننا'' پتی پرمیشور'' وغیرہ سکھایا جاتا تھا۔ تعلیم یافتہ عورتوں کی شادی غیر تعلیمی یافتہ مردوں سے کی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ عورتوں کیلئے ناچ، گانا، سنگیت اور اداکاری پر بھی زور دیا جاتا تھا۔ بدھ مت دور میں عورتوں کی تعلیم پر کوئی پابندی عائد نہیں تھی۔

اسلامی دور میں تعلیمی نظام

اسلام نے تعلیم کو بہت اہمیت دی۔ اسلام کی مقدس کتاب قرآن مجید کی پہلی آیت ''اقراء'' علم کے تعلق سے ہے۔ اسلام نے تعلیم کا حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض قرار دیا۔ ہندوستان میں پہلے مسلم حکومت کے بانی محمد غوری نے تعلیم کو فروغ دینے کیلئے بہت جدوجہد کی۔ محمد غوری نے 1192ء میں تعلیم کیلئے ''مکتب'' (Muktab) قائم کئے۔ جس میں قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی تھی۔ قرآن مجید کی تعلیم دینے سے قبل ''بسمہ اللہ الرحمن رحیم'' پڑھایا جاتا ہے۔ بچے 4 سال کے ہوتے ہی ان کو قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہی ان کی ابتدائی تعلیم ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد ثانوی تعلیم کے لئے مدرسوں میں بھیجا جاتا تھا جہاں پر تحریر اور پڑھنا بھی سکھایا جاتا ہے۔

محمد خلجی کے دورِ حکومت میں بھی تعلیم کو کافی اہمیت دی گئی۔ 15 ویں صدی میں فیروز شاہی مدرسے'' Feroz Shahi Madarse'' قائم کئے گئے جو ابتدائی تعلیم کا اہم مرکز تھے۔ مغلوں کے دور میں بھی تعلیم کو اہمیت حاصل تھی۔ بابر، ہمایوں اور اکبر کے دور میں جغرافیہ و سائنس کے علم کو فروغ دیا گیا۔ اکبر کے دور میں کئی کتابوں کا ترجمہ کیا گیا اور ہمہ جہتی تہذیت و زبانوں کو فروغ دیا گیا۔

19 ویں صدی میں دیسی ابتدائی تعلیم:

17 ویں اور 18 ویں صدی میں حالات ٹھیک نہ ہونے کے باوجود بھی ہندو اور محمدیہ تعلیم اپنی اپنی پہچان بنائی ہوئی تھی۔ 19 ویں صدی کے شروعات میں بھی یہی حالات تھے اس کے بعد انگریزوں کا دور شروع ہوا۔ انگریزوں کے دور میں ماہر تعلیم سر تھامسن منرو (1822-24)، ماونٹ اسٹورٹ، الیفن اسٹون (1823-25) نے تعلیم کو فروغ دینے کی کوشش کی۔ اس دور میں تعلیم یافتہ تجربہ یافتہ لوگ تعلیم دیا کرتے تھے۔ جس میں 3R's کو اہمیت دی جاتی تھی۔

تعلیم کے عوض میں اساتذہ کو تحفے دئے جاتے تھے اور ماہانہ 3 تا 4 روپے تنخواہ دی جاتی تھی۔ مدرسہ کیلئے کوئی تعلیمی عمارت نہیں ہوا کرتی تھی استاد درخت کے نیچے بیٹھ کر یا گھر گھر جا کر تعلیم دیا کرتے تھے۔ بچوں کے مرضی کے مطابق تعلیم دی جاتی تھی۔ آڈم اسمتھ کی رپورٹ کے مطابق ''مدراس کے 1000 طلباء والے اسکول میں 113 بچے زیر تعلیم تھے۔ بنگال میں 400 طلباء کے اسکول میں 73 بچے زیر تعلیم تھے اس کے ذریعہ سے ہم اس دور کے تعلیمی حالات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

آزادی سے قبل اور بعد مختلف اقسام کی کمیٹیوں اور کمیشن کی سفارشات

چارٹرا یکٹ (Charter Act 1813):

Macauly's Minutes on Education-

انگریزوں کے دورحکومت میں ہندوستانیوں کے اندر تعلیم کو عام کرنے کی غرض سے ایسٹ انڈیا کمپنی نے چارٹرا یکٹ کو قائم کیا۔ اس ایکٹ کے ہر سال تعلیم کے لئے ایک لاکھ روپے مختص کیے گئے۔ اس دور میں گورنر جنرل ولیم ہنٹنگ نے لارڈ میکالے کو ہندوستان بلاکر ہندوستان میں تعلیم اور اسکی ضروریات کے مطابق شفارشات کو پیش کرنے کی ہدایت دی۔ لارڈ میکالے نے ہندوستان میں انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم عام کرنے پر زور دیا اور کہا کہ "ہم ہندوستانیوں کی ایک ایسی زبا[illegible] چاہتے ہیں جن کا خون اور رنگ ہندوستانی ہو لیکن ان کی رائے، اخلاق و ذہانت انگریزی ہو۔"

ووڈ ڈسپیاچ (Wood Despatch): 1854

ایسٹ انڈیا کمپنی نے 1854 میں ہندوستانی تعلیمی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کیلئے اس کمیشن کو قائم کیا۔ اس کمیشن نے ہندوستان میں موجود ابتدائی جماعتوں سے لیکر اعلی سطحی جامعات تک اپنی کارکردگی کو انجام دیا اس لئے اس کمیشن کو تعلیمی میدان میں Magna Carta of English Education in India کہا جاتا ہے۔

اس کمیشن نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے سامنے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی۔

1. ہر ریاست یا طبقہ میں تعلیم کا ایک ادارہ ہو جسکا انتظام ایک اعلی عہدیدار کریں۔
2. یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے۔
3. اساتذہ کی تربیت کیلئے تربیتی ادارے قائم کیے جائے۔
4. بہتر خدمات انجام دینے والے تعلیمی اداروں کو حکومت کی جانب سے امداد فراہم کی جائے
5. تعلیمی و تدریسی طریقوں کو ابتدائی یا نچلی سطح سے شروع کیا جائے۔

ہنٹر کمیشن (انڈین ایجوکیشن کمیشن) Hunter Commission 1882:

ہندوستان میں ابتدائی تعلیم اور تعلیمی معیار کو بڑھاوا دینے کیلئے ووڈ ڈسپیاچ کمیشن نے جو مالی امداد کی شروعات کی تھی اس کا ملنا بند ہو گیا۔ جس کی وجہ سے تعلیمی نظام میں رکاوٹ آ گئی اور تمام مشنری رک گئی۔ اس سلسلہ میں 1878 میں جنرل کونسل آف ایجوکیشن ان انڈیا کے نام سے ایک ادارہ لندن میں منعقد کیا گیا جس کی صدارت سر ولیم ہنٹر نے کی تھی اس نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی۔

1۔ موجودہ ملک کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نئے ادارے قائم نہ کریں بلکہ مقامی اداروں کو مقامی بورڈ کو دیں۔
2۔ ثانوی تعلیمی اداروں کو خانگی تعلیم کے سپرد کر دیا جائے اور ان کو مالی امداد دی جائے۔
3۔ مالی امداد کے طریقے کو آسان بنایا جائے۔
4۔ طلباء کو اعلی تعلیم اور پیشہ ورانہ تعلیم کے مواقع فراہم کیے جائے جس سے وہ خود مکتفی بن سکے۔

Resolution of Government of Education Policy 1904

لارڈ کرزن نے اپنے دور حکومت میں مختلف مدارس کا مشاہدہ کر کے تعلیمی ترقی پر توجہ دی۔ شملہ میں پہلی مرتبہ تعلیمی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مقامی ڈائرکٹرس اور تعلیمی یافتہ اشخاص نے شرکت کی، یہ جلسہ 15 یوم تک جاری رہا، ابتدائی تعلیم کی ترقی کیلئے 150 نکاتی سفارشات پیش کیے گئے اس جلسہ کی صدارت لارڈ کرزن نے کی تھی حکومت نے ان سفارشات پر عمل آوری کیلئے عہد لیا تھا۔

Gokhle's Bill for Compulsory Primary Education1910-12

گوپال کرشن گوکھلے کئی سال تک پونے کالج میں بحیثیت پرنسپل خدمت انجام دینے کے بعد 1905 میں انڈین نیشنل کانگریس

کے صدر منتخب ہوئے۔ ہندوستان میں تعلیمی نظام پر انگریزی حکومت کی غیر جانبداری کو دیکھتے ہوئے انھوں نے حکومت سے دو دن تک بحث کی اور 16 مارچ 1911 کو تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کیلئے ایک تعلیمی نظام مرتب دیا جس کے اہم نکات مندرجہ ذیل تھے۔

1- مختلف مقامات پر ابتدائی تعلیم کو ایک ہی وقت میں شروع کرنا۔
2- خانگی اور امدادی مدارس کیلئے مقامی بورڈ کا قیام۔
3- مکتب اور مدارس کو خصوصی رعایتیں دینا۔
4- خانگی مدارس کا معائنہ کرنا۔
5- ہندوستان کے شہروں اور دیہاتوں، میں خصوصی مدارس کا قیام اور جغرافیائی تعلیم پر زور۔
6- مدارس میں علاقائی یا مادری زبان پڑھانے پر زور۔
7- پرائمری اساتذہ کو گرمائی تعطیلات میں تربیتی پروگرام کا اہتمام کرنا۔

Hartog Committee1928-29 ہارٹاگ کمیٹی

مئی 1928 کو سماجی، سیاسی اور معاشی حالات کا جائزہ لینے کیلئے سائمن کمیشن کو قائم کیا گیا۔ اس کمیشن کی مدد کیلئے ایک کمیٹی قائم کی گئی جس کے صدر ہارٹاگ تھے۔ اس کمیٹی نے اپنی سفارشات ڈسمبر 1929 کو پیش کی جو مندرجہ ذیل تھی۔

۔ابتدائی تعلیم چار سال تک ہونی چاہیے۔
1- پرائمری سطح کا نصاب آسان فہم ہونا چاہیے۔
2- مدارس کے اوقات اور تعطیلات مقام اور موسم کے لحاظ سے ہونا چاہیے۔
3- پرائمری اساتذہ کی تعلیمی قابلیت پر زور دینا اور عوام کو اس کی طرف راغب کرنا۔
4- پرائمری تعلیم کیلئے طلباء کو زیادہ سے زیادہ داخلہ کروانا اور انجماد کو روکنا۔
5- محکمہ تعلیم کے عہدیداروں کے ذریعہ مدارس کے معائنہ پر زور دینا۔

Government of India Act 1935

ہندوستان کو مکمل سیاسی آزادی دینے کیلئے ایک قانون 1935 میں بنایا گیا، جس کو Government of India Act 1935 سے موسوم کیا گیا۔ اس قانون میں ہندوستانیوں کیلئے 321 دفعات مرتب کئے گئے۔ اس کے علاوہ تمام محکمات کے افراد کو منسوق کر کے انھیں دوبارہ منتقلی کیا گیا۔ نئے قانون کو اپنانے کیلئے مقامی افراد کو یکجا کیا گیا۔ ہندوستانیوں کی جانب سے 11 نکاتی پروگرام پیش کیا گیا لیکن حکومت کی جانب سے یہ 11 نکاتی پر عمل آوری نہ ہوسکی۔

1938:(Zakir Hussain Committee) ذاکر حسین کمیٹی

ڈاکٹر ذاکر حسین کی صدارت میں ایک کمیٹی قائم کی گئی جس میں تعلیم کے کئی مسائل پر بحث کی گئی۔ گاندھی جی اور جواہر لال نہرو نے ڈاکٹر ذاکر حسین کو اپنے سفارشات پیش کرنے کیلئے کہا جو مندرجہ ذیل ہیں۔

بنیادی تعلیم مفت فراہم کی جائے
تعلیم مادری زبان میں دی جائے
دستکاری کا مرکز تعلیم کو بنا کر اس کے تحت مضامین مرتب کئے جائے۔
مقامی دستکاری اور پیشوں کو طلباء کو سکھایا جائے۔

سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن (مدلیار کمیشن):

Secondary Education Commission1952-53

آزادی کے بعد تعلیمی نظام میں کئی ترمیمات کئے گئے لیکن پھر بھی بے شمار خامیاں پائی گئی ان خامیوں کو دور کرنے کیلئے حکومت ہند نے 1952 میں سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن کا قیام عمل میں لایا۔ اس کمیشن کا مقصد تعلیمی معیار کو بڑھاوا دینا اور خواندگی کے فیصد کو حاصل کرنا۔ سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن کے صدر مدراس یونیورسٹی کے وائس چانسلر اے۔ لکشمنا سوامی مدلیار تھے۔ 1952 میں اس کمیشن نے ثانوی تعلیمی نظام میں موجود خامیوں کو دور کرنے کیلئے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی۔

☆۔اسکولی تعلیم کی مدت کم ہونی چاہیے۔(پرائمری تعلیم پانچ سال، جونیئر سیکنڈری تعلیم تین سال، ہائیر سیکنڈری تعلیم چار سال
ہو۔)

☆۔ہائی اسکول کے بجائے ہائیر سیکنڈری اسکول ہونے چاہیے یعنی اسکول کی تعلیم 10 سال کے بجائے 11 سال اور ڈگری
سال کے بجائے تین سال ہو۔

☆۔ٹکنیکل ایجوکیشن پر اس کمیشن نے بہت زور دیا، اسکولی نصاب میں پیشہ ورانہ تعلیم کو شامل کرنے اور ٹکنیکل اسکول کے الگ
قیام پر زور دیا۔

☆۔ذریعہ تعلیم کو مادری زبان میں دینے پر زور دیا۔

☆۔ہر طالب علم کو لازمی طور پر زبان، سائنس، سماجی علم اور دستکاری کی تعلیم دی جائے اور ان مضامین کے گروپس بنائے جا
جس میں ان میں سے کسی ایک کو لازمی قرار دیا جائے۔

☆۔قومی سطح پر قابل شخصیتوں سے تعلیمی نظام پر سروے کروایا جائے۔ایک ایسا تعلیمی نظام تشکیل دیا جائے جو سارے ملک میں
ایک جیسا ہو۔

Committee on Emotional Integration:1961

انگریزی تعلیم اور تہذیب کے اثر کو کم کرنے طلباء میں حب الوطنی کے جذبہ کو فروغ دینے کیلئے 1961 میں Committee on Emotional Integration کا قیام عمل میں لایا گیا۔اس کمیٹی کا مقصد مدارس، کالج اور دیگر اداروں میں قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے مضامین کو شامل کرنے پر زور دیا۔اس کمیٹی کی اہم سفارشات مندرجہ ذیل تھی۔

1۔مدارس، کالج اور دیگر اداروں میں قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے مضامین کو شامل کرنے پر زور دیا۔

2۔پرائمری سطح کی درسی کتابوں میں، کہانیاں لوک گیت اور قومی ترانے شامل کئے جائے۔

3۔ہر روز صبح مدرسہ شروع ہونے سے پہلے دعاء اجتماع پڑھایا جائے۔

4۔دعاء اجتماع میں عہد نامہ پڑھایا جائے۔

5۔طلباء میں ابتدائی دور سے ہی مذہبی اور قومی یکجہتی کے جذبہ کو فروغ دیا جائے۔

6۔مساوات کیلئے طلباء میں یونیفارم کے پہنے کو لازمی قرار دیا جائے۔

ہندوستانی تعلیمی کمیشن (کوٹھاری کمیشن) 1964-66

Indian Education Commission

اس کمیشن کو دولت سنگھ کوٹھاری کی صدارت میں 14 جولائی 1964 کو قائم کیا گیا۔اس لئے اس کو کوٹھاری کمیشن کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔اس کمیشن نے 22 ماہ کے عرصہ میں 900 لوگوں سے انٹرویو لے کر 100 دنوں کی کارکردگی انجام دیتے ہوئے اپنی سفارشات کو 19 ابواب پر مشتمل جلد میں 29 جون 1966 کو پیش کیا۔کوٹھاری کمیشن کی سفارشات کی کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔جس میں جملہ 19 ابواب ہیں۔1 سے لیکر 6 ابواب میں ریاستی حکومت سے متعلقہ منصوبہ بندی و تعلیم کے سفارشات، 7 سے لیکر 17 ابواب میں ابتدائی تعلیم، ثانوی تعلیم، ٹکنالوجی، معلم، کتابیں، بنیادی ضروریات اور جانچ وغیرہ کے بارے میں ہیں۔18 اور 19 ویں باب میں تعلیمی منصوبہ بندی، تعلیمی تنظیم اور ہندوستانی کے تمام حصوں میں رائج تعلیمی حالات کا خاکہ ہے۔اس کمیشن نے تعلیمی نظام میں انقلابی تبدیلیاں لائی اس وجہ سے اس کمیشن کو تعلیمی نظام میں ریڈھ کی ہڈی تصور کیا جاتا ہے۔اس کمیشن کا اوّلین مقصد کسی مخصوص فرقہ یا مقام کے بجائے سارے ملک میں تعلیم کو عام کرنا تھا۔اور ہر بچہ کو ابتدائی تعلیم کی فراہمی چاہے وہ کسی بھی نسل یا طبقہ کا کیوں نہ ہو۔اس کمیشن نے اپنی کارکردگی کے دوران کئی تعلیمی، سماجی، مذہبی رہنماؤں سے اظہار خیال کرنے کے بعد ہی اپنی سفارشات پیش کی

تعلیمی نقائص کو سدھار کر تعلیمی میدان میں اور قومی ترقی میں نئے لائحہ عمل تیار کرنا اور قومی اور سماجی ترقی کیلئے مخلوط مدارس کا قیام۔

☆۔مدارس میں مذہبی، سماجی، نسلی اور معاشی تفرقات کو مٹاتے ہوئے سب کا داخلہ ممکن کرنا۔

☆۔تعلیمی سہولیات کیلئے ضروریات کے مطابق مالی امداد کی فراہمی۔تعلیمی ترقی کیلئے بنیادی ضروریات کی فراہمی۔

☆۔ٹیوشن فیس کے رواج کا خاتمہ

☆۔بچوں کو تعلیم کی طرف راغب کرنے کیلئے والدین میں شعور کو بیدار کرنا۔

ابتدائی سطح پر کوٹھاری کمیشن کی سفارشات:

1۔تعلیم فرد کے مقاصد کو پورا کرنے والی ہو اور تعلیم طلباء کی ضروریات کے مطابق جس سے اس کی ہمہ گیر نشوونما واقع ہو۔

2۔اسکول کی 10 سال کی تعلیم میں 7 سے 8 سال کی عمر میں ابتدائی تعلیم دی جائے 9 سے 10 سال کی عمر میں نچلی ثانوی (Lower Secondry) تعلیم دی جائے اور 10 ویں جماعت کو ثانوی تعلیم (Higher Secondary

Education) قرار دیا جائے۔

3۔ تمام ریاستوں میں ایک ہی تعلیمی نظام (10+2+3) قائم کیا جائے۔ ترک مدرسہ کرنے والوں کی تعداد کو کم کیا جائے انجماد کو روک کر داخلہ کے فیصد کو 80% تک بڑھایا جائے۔

4۔ تعلیمی سہولیات کیلئے آبادی سے ایک کلومیٹر کے اندر پرائمری اسکول اور تین کلومیٹر کے اندر ثانوی اسکول کو تعمیر کیا جائے اس کے ساتھ ساتھ درسی کتب اور کاپیوں کو مفت فراہم کیا جائے۔

5۔ ترک مدرسہ کرنے والوں کی تعداد کو کم کیا جائے انجماد کو روک کر داخلہ کے فیصد کو 80% تک بڑھایا جائے۔

6۔ ذریعہ تعلیم کو ابتدائی سطح پر مادری زبان، ثانوی سطح پر زبان دوم اور ہندی و انگریزی کو بھی سکھایا جائے۔

7۔ نصاب میں ابتدائی سطح پر سائنس، ریاضی، آرٹ، سماجی علم، جسمانی تعلیم، حفظان صحت اور عملی تجربہ کو شامل کیا جائے۔

8۔ اساتذہ کی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ اساتذہ کی تربیت کیلئے انٹر کے بعد دو سالہ کورس کو متعارف کروایا جائے۔

کوٹھاری کمیشن کے ذریعہ پیش کردہ تعلیمی خاکہ:

کوٹھاری کمیشن نے تعلیمی خاکہ کو مندرجہ ذیل طریقہ سے مرتب کرنے کی سفارش کی

ا۔ نچلی پرائمری سطح (Lower Primary Stage):۔ (اول تا چہارم)

1۔ زبان (مادری زبان/علاقائی زبان (Language)
2۔ ریاضی (Mathematics)
3۔ ماحولیاتی مطالعہ اول، دوم (Environmental Study-I-II)
4۔ فنی تعلیم (Art Education)
5۔ عملی تجربہ (Work Experience)
6۔ جسمانی تعلیم وصحت (Physical & Health Education)

II۔ اعلی پرائمری سطح (Higher Primary Stage):۔ پنجم تا ہفتم

1۔ زبان (مادری زبان/علاقائی زبان (Language)
2۔ ہندی یا انگریزی (Hindi/English)
3۔ ریاضی (Mathematics)
4۔ سائنس (Science)
5۔ سماجی علم (Social Study)

6۔ فنی تعلیم (Art Education)
7۔ عملی تجربہ (Work Experience)
8۔ اقداری تعلیم (Value Oriented Education)

قومی تعلیمی پالیسی (National Policy on Education) 1968

حکومت ہند نے پہلی بار تمام ریاستوں اور مقامی افراد کی مدد سے تعلیمی پالیسی کیلئے ایک منصوبہ تیار کیا۔ 1967 میں قومی تعلیمی نظام کے تعلق سے تمام ریاستوں مواد کو جمع کیا گیا، جس کیلئے ایک بورڈ قائم کیا گیا اسطرح 1968 میں قومی تعلیمی پالیسی کا آغاز ہوا لیکن ان پر عمل آوری نہیں کی گئی ان پالیسیوں پر عمل آوری کیلئے 1986 میں دوبارہ قومی تعلیمی پالیسی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

ایشور بھائی پٹیل کمیشن 1977

ہندوستانی حکومت نے اس کمیشن کو جون 1977 میں قائم کیا اس کے صدر گجرات یونیورسٹی کے وائس چانسلر ایشور بھائی پٹیل تھے۔ اس کمیشن کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

I۔ S.C.E.R.T کے مطابق ریاستی مضامین کی دوبارہ ترتیب۔
II۔ S.C.E.R.T کے مطابق اکتساب پر مشاہد کرنا۔
III۔ 1977 میں عمل پیرا اسکیمات کا جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرنا۔

ایشور بھائی پٹیل کمیشن کی سفارشات:

اس کے علاوہ ایشور بھائی پٹیل کمیشن نے چند اور سفارشات پیش کئے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ نصاب کی تدوین کے دوران ماہرین تعلیم کو پوری آزادی دی جائے تا کہ ضرورت کے لحاظ سے نصاب تیار ہو سکے۔
2۔ اس کمیٹی نے نصاب کے تین اہم اجزاء پیش کئے۔
i) انسانیت (Humanity) ii) سائنس (Science) iii) سماجی مفید پیداواری کام (S.U.P.W)
3۔ مدرسہ کے اوقات میں S.U.P.W کا وقت متعین کریں اول تا پنجم جماعتوں کیلئے 20% اور چھٹویں تا دسویں جماعت

Scanned by CamScanner

کے لئے 6 گھنٹے S.U.P.W کیلئے مقرر کئے جائے۔

4۔ نصاب کو کوٹھاری کمیشن کی سفارشات سے لیا جائے۔

5۔ اول تا پنجم جماعت کیلئے کمیشن نے مندرجہ ذیل سفارشت پیش کی۔

2 1/2 گھنٹے تعلیم دی جائے

☆۔ ابتدائی سطح پر طلباء کو صرف

☆۔ ابتدائی سطح پر متعین نظام الاوقات نہ ہو۔

☆۔ اول اور دوم کیلئے صرف زبان کی تعلیم

☆۔ سوم تا پنجم زبان، ریاضی، ماحولیات کی تعلیم دی جائے۔

☆۔ معلم کو چاہیے کہ وہ اکتساب کے دوران تدریسی آلات کا ستعمال کریں۔

☆۔ تعلیمی سال کو لازمی طور پر لاگو نہ کریں۔

NCERT-6 کی جانب سے تدریسی آلات اور معلوماتی مواد کو فراہم کیا جائے۔

7۔ رسمی اور غیر رسمی تعلیم کو فروغ دیں۔

8۔ تعلیم کو تجربات کے ذریعہ سکھانے اور خود سے سیکھنے کا مواقع فراہم کریں۔

قومی تعلیمی پالیسی NPE-1986

(National policy on Education-1986

قومی تعلیمی پالیسی کو 8 مئی 1986 کو لوک سبھا اور 13 مئی 1986 کو راجیہ سبھا نے منظوری دی۔ اس تعلیمی پالیسی کو دراصل ہندوستانی تعلیمی کمیشن (کوٹھاری کمیشن 64-1966) کی سفارشات پر ہی قائم کیا گیا تھا۔ اس پالیسی میں چند ترمیمات کی بناء پر تعلیم بالغان اور غیر رسمی تعلیم کو کافی اہمیت دہ گئی۔ اس پالیسی کو بنانے کا مقصد 1995 تک ملک کو مکمل خواندہ بنانا تھا۔ اس کے بعد میں اس کی کارکردگی کی رپوٹ کو پیش کرنے کے لئے آچاریہ رام مورتی کو کہا گیا۔

قومی تعلیمی پالیسی 1986 اس کی سفارشات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ تعلیم میں قومی نظریہ

2۔ سب کیلئے تعلیم کے مواقع

3۔ تعلیم نسواں کو فروغ

4۔ درج فہرست اور قبائلیوں میں تعلیم کی ترقی

5۔ معذور افراد میں تعلیم

6۔ اقداری تعلیم کی ضرورت

7۔ تعلیم کا مساوی ڈھانچہ

8۔ قومی نصاب کا ڈھانچہ

9۔ اقل ترین اکتسابی سطح

10۔ طفل مرکوز تعلیم

11۔ جانچ کے طریقوں اور امتحانی اصطلاحات

12۔ اساتذہ کی تربیت

قومی تعلیمی پالیسی 1986 کی سفارشات:۔

1۔ پورے ملک میں ایک ہی طرح کا تعلیمی نظام (10+2+3) رائج کیا جائے۔

2۔ مساویانہ تعلیم Education for Equality کو عام کیا جائے۔ پسماندہ، قبائلی، معذور وغیرہ سب کے لیے مساوی تعلیم دی جائے۔

3۔ تاحیات تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

4۔ غیر رسمی تعلیم، تعلیم بالغان اور اوپن اسکول کا قیام عمل میں لایا جائے۔

5۔ ماقبل ابتدائی تعلیم کے ادارے بال واڑی، آنگن واڑی وغیرہ قائم کیا جائے۔

6۔ چھوٹے بچوں کو حفظان صحت کے بارے میں پڑھایا جائے۔

قومی تعلیمی پالیسی 1986 کے ابتدائی تعلیمی سطح پر یہ سفارشات پیش کئے۔

☆۔ ابتدائی تعلیم کو عام کرنا۔

☆۔ تعلیم کے معیار کو بڑھانے کیلئے موثر اقدامات کرنا۔

☆۔ تعلیمی مسائل پر قومی سطح پر بحث وعلم میں لانا۔

قومی تعلیمی پالیسی1986 کے ذریعہ پیش کردہ تعلیمی نظام:

قومی تعلیمی پالیسی1986 کے ذریعہ پیش کردہ تعلیمی نظام(Common Education Structure) قائم کیا جائے۔تاکہ ایک تمام ملک میں ایک جیسا تعلیمی نظام ہو۔تمام ملک میں 10+2+3 تعلیمی ریاست سے دوسری ریاست میں منتقل ہونے کے بعد پریشانیوں کا سامنا کرنا نہ پڑے۔تمام ملک میں 10+2+3 تعلیم نظام قائم کیا جائے جس میں 10 سال اسکولی تعلیم (اس میں 5 سال ابتدائی تعلیم،3 سال وسطانوی تعلیم اور دو سال فوقانوی تعلیم)،2 سال انٹرمیڈیٹ،اور3 سال ڈگری کے ہوں۔

قومی تعلیمی پالیسی1986 نصابی خاکہ:

☆۔تحتانوی اور فوقانوی سطح کی تعلیم کو بورڈ کے تحت انجام دینا اور تعلیم کو وسیع النظر بنیاد پر(Broad based general Education)مرتب کرنا۔

☆۔تحتانوی اور فوقانوی سطح پر تعلیم کو عام قرار دینا(Common Scheme Studies)

A۔ابتدائی سطح پر(Primary Level)

1۔زبان (مادری زبان،علاقائی زبان)

2۔ریاضی

3۔ماحولیاتی مطالعہ اول۔دوم

4۔عملی کام

5۔فنی کام

6۔صحت وجسمانی تعلیم

B۔وسطانوی سطح پر(Upper Primary Level)

1۔تین زبانیں (مادری زبان،ہندی،انگریزی)

2۔ریاضی

3۔سائنس

4۔فنی تعلیم

5۔عملی کام

6۔صحت وجسمانی تعلیم

قومی تعلیمی پالیسی1986 کی ہمہ گیر تحتانوی تعلیم کے لئے اقدامات:

دستور کے دفعہ 45 کے تحت 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کو مفت ولازمی تعلیم کی فراہمی کا حق دیا گیا ہے۔اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے قومی تعلیمی پالیسی1986 مندرجہ ذیل اقدامات پیش کئے۔

1۔پرائمری اسکول کو ایک کلومیٹر کے دائرے میں قائم کیا جائے۔

2۔اپر پرائمری اور ہائی اسکول کو تین کلومیٹر کے دائرے میں قائم کیا جائے۔

3۔بنیادی تعلیم کو مادری زبان میں دیا جائے۔

4۔اسکول آمادگی پروگرام پر عمل کیا جائے۔

5۔بہتر معیاری تعلیم کو فروغ دیا جائے۔

6۔درس وتدریس کے دوران تدریسی آلات کا استعمال کیا جائے۔

7۔اکتساب کی اقل ترین سطح کو پورا کیا جائے۔

8۔تعلیم کو طفل مرکوز بنایا جائے۔

9۔ہر ضلع میں اساتذہ کی تربیت کا ادارہ قائم کیا جائے۔

10۔غیر رسمی تعلیم کو بڑھاوا دیا جائے۔

11۔انفرادی اختلافات کے پیش نظر تعلیم دی جائے۔

12۔اقامتی مدارس کا قیام عمل میں لایا جائے۔

13۔S.U.P.W کو پرائمری اور اپر پرائمری سطح پر شروع کیا جائے۔

14۔تعلیم پر 6% اخراجات کئے جائے۔

15۔نئی ٹکنالوجی کو تعلیم میں استعمال کیا جائے۔

قومی تعلیمی پالیسی1986 کا پروگرام آف ایکشن(POA)

قومی تعلیمی پالیسی1986 کا جائزہ لینے اور اس کو عملی جامعہ پہنانے کیلئے حکومت ہند نے پروگرام آف ایکشن کو 1992 میں قائم کیا۔مرکزی مشاورتی بورڈ برائے تعلیم (C.A.B.E) کو قائم کیا گیا اور اس کو تعلیمی معاملات میں حکومت کو

Scanned by CamScanner

(S.A.B.E) کو قائم کیا گیا جس کو ریاستی حکومت کو تعلیمی مشورے دینے کا حق دیا گیا۔ اسی طرح ریاستی سطح پر کام کرنے کے لئے ریاستی مشاوتی بورڈ برائے تعلیم (S.A.B.E) کو قائم کیا گیا جس کو ریاستی حکومت کو تعلیمی مشورے دینے کا کام سونپا گیا۔ 72 ویں ترمیم کے ذریعہ حکومت نے تعلیمی نظام کو پنچایت راج کے تحت عطا کیا۔

پروگرام آف ایکشن کے تحت تعلیم بالغان اور غیر رسمی تعلیم کے ادارے قائم کیے گئے اور ان اداروں میں تعلیم کو 10+2 تک توسیع دی گئی۔ ضلع کی سطح پر C.E.O کا قیام کیا گیا اور دیہاتوں میں دیہی تعلیمی مراکز (V.E.C) قائم کیے گئے۔ خانگی اداروں کی ہمت افزائی کی گئی اور انکو فروغ دیا گیا۔ تعلیمی منصوبہ بندی کا کلی و جزوی منصوبہ تیار کیا گیا اور اس کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔

رام مورتی کمیٹی (Ram Murthi Committee) 1990

کانگریس کے دور حکومت میں راجیو گاندھی کی رہنمائی میں قومی تعلیمی پالیسی کو شروع کیا گیا۔ جنتا دل پارٹی نے الیکشن منشور میں اس بات کا وعدہ کیا کہ اگر وہ اقتدار میں آجائے گی تو قومی تعلیمی پالیسی پر غور کرے گی اور 1990 میں قومی تعلیمی پالیسی کی نظر ثانی کیلئے ایک کمیٹی کا تقرر ہوا۔ اس کی صدارت رام مورتی کو دی گئی۔

رام مورتی کمیٹی نے 26 ڈسمبر 1990 کو اپنی سفارشات پیش کی۔

☆ ۔تمام ملک میں یکساں تعلیمی نظام ہو۔

☆ ۔تعلیمی فرق کو ختم کیا جائے۔

☆ ۔تعلیم کو بنیادی حقوق میں شامل کرنا۔

☆ ۔تعلیم نسواں کو تیز رفتاری سے ترقی دینا۔

☆ ۔امتحانی نظام میں ترمیمات۔

☆ ۔علاقائی زبانوں کو ذریعہ تعلیم بنانا

☆ ۔تعلیم کا نظام اور منصوبوں کو ریاستی حکومت کے حوالے کرنا۔

☆ ۔یونیورسٹی اور کالجوں کو خود مختار بنانا۔

☆ ۔اقداری تعلیم کو فروغ دینا۔

۔اعلی تعلیم کے اداروں میں فیس کو بڑھا کر سہولیات کو بڑھانا۔

جناردھن ریڈی کمیٹی (Janardhan Reddy Committee) 1992

این۔ جناردھن ریڈی نے چیف منسٹر آف آندھرا پردیش و وزیر تعلیم کی صدارت میں NPE1986 کی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کیلئے ایک کمیٹی کو قائم کیا گیا۔ اس کمیٹی نے اپنی سفارشات کو جنوری 1992 کو پیش کیا۔

☆ ۔تمام ملک میں ایک ہی طرح کا تعلیمی نظام ہو۔

☆ ۔14 سال سے کم عمر کے بچوں کا اسکول میں داخلہ اور انھیں اسکول میں روکے رکھنا۔

☆ ۔14 سال سے کم عمر کے بچوں کو ہمہ گیر مفت تعلیم۔

☆ ۔پیشہ ورانہ تعلیم پر زور دیا جائے۔

☆ ۔ہمہ گیر تحتانوی تعلیم کو اقل ترین اکتسابی سطح تک حاصل کرنا۔

☆ ۔OBB کے تحت ہر پرائمری اسکول میں تین بڑے کمرے اور تین اساتذہ کی سہولت۔

☆ ۔تعلیم میں خواتین کو 50% جائیدادیں مختص کرنا۔

☆ ۔رسمی تعلیم کی عدم فراہمی کے حصول کیلئے اساتذہ اور سماج کو حصہ دار بنانا۔

☆ ۔طفل مرکوز تعلیم کو فروغ دینا۔

☆ ۔اساتذہ کی مہارتوں میں تبدیلیاں لانے کیلئے تربیتی پروگرام کا انعقاد کرنا۔

Scanned by CamScanner

تعلیمی نظام میں پیش کیے گئے کمیشن اور کمیٹی

میکالے قرارداد	(1835)	ہندوستانی خون ورنگ میں انگریزی تہذیب واخلاق کی نسل کی تیاری
ووڈ ڈسپاچ	(1854)	ہندوستانی تعلیمی نظام میں ''میگنا کارٹہ''
ہنٹر کمیشن	(1882)	تحتانوی سطح پر بنیادی سہولیات و مالی امداد
ہندوستانی یونیورسٹی کمیشن	(1902)	علم سماج ہی نہیں بلکہ شخص کی شخصیت کو فروغ دینے کے لئے
گوکھلے قرارداد	(1910)	6تا14 سال کے بچوں کو مفت تحتانوی تعلیم
ہارٹاگ کمیٹی	(1929)	تحتانوی سطح کا نصاب آسان ہو
گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ	(1935)	ہندوستان کو مکمل سیاسی آزادی دینے کے لیے
ذاکر حسین کمیٹی	(1938)	مفت تعلیم، دستکاری کی تعلیم
سارجنٹ رپورٹ	(1944)	اس رپورٹ کو جنگی منصوبہ کی طرح دیکھا گیا
رادھا کرشنن کمیشن (یونیورسٹی کمیشن)	(1948)	اعلیٰ تعلیم کو فروغ دینے کے لئے
سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن (مدلیار کمیشن)	(1952)	آزادی کے بعد معیاری تعلیم اور خواندگی کا فیصد
انڈین ایجوکیشن کمیشن (کوٹھاری کمیشن)	(1964)	تعلیم کے ہر شعبہ میں تعلیمی نظام کا جائزہ
قومی تعلیمی پالیسی (NPE)	(1968)	کوٹھاری کمیشن کی عمل آوری کے لئے
سوورنا سنگھ کمیٹی	(1976)	تعلیم اور زراعت کو مشترکہ فہرست میں شامل
ایشور بھائی پٹیل کمیٹی	(1977)	قومی تعلیمی پالیسی1968 جائزہ اور تعلیم میں SUPW کا شامل
مالکم آدی شیشیا کمیٹی	(1977)	پیشہ ورانہ تعلیم جائزہ
چٹوپادیہ کمیشن	(1985)	اساتذہ کی نوکری کی ضمانت وحقوق / معلم کے اختیارات
قومی تعلیمی پالیسی	(1986)	تمام ملک میں ایک جیسے تعلیمی نظام کا قیام۔

رام مورتی کمیٹی	(1990)	قومی تعلیمی پالیسی1986 کی عمل آوری کا جائزہ
جناردھن ریڈی کمیٹی	(1992)	قومی تعلیمی پالیسی1986 جائزہ کے لئے
پلان آف ایکشن	(1992)	قومی تعلیمی پالیسی1986 کی عمل آوری
یشپال کمیٹی	(1993)	طلباء کے کتابوں کے بوجھ کے تعلق سے
چترویدی کمیٹی	(1993)	یشپال کمیٹی کی سفارشات کا جائزہ لینے

---ختم شدہ---

Scanned by CamScanner

II۔معلم کے اختیارات (TEACHER-EMPOWERMENT)

ہر معلم کی اس کے طلباء کے تحت چند ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد ہی ایک کامیاب معلم کہلاتا ہے۔مدرسہ سماج کا آئینہ ہوتا ہے اور سماج مدرسہ کے افعال کو انجام دیتا ہے،اس لئے ایک معلم کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ سماج اور مدرسہ کے راستہ کو آپس میں جوڑیں رکھیں۔اور مدرسہ میں طلباء کی سماجی سرگرمیوں کو پروان چڑھائیں۔جس طرح ایک معلم کی ذمہ داری طلباء کے تحت ہوتی ہے۔اسی طرح اس کی ذمہ داری سماج کے تئیں بھی بنتی ہے۔اس لئے معلم کو ہمیشہ ایک سماجی خدمت گذار کی طرح زندگی گزارنی چاہئے۔تعلیم کا مطلب سماج میں مثبت تبدیلیاں لانا ہے اس کیلئے معلم سرگرم رول ادا کرتا ہے۔

آج ہم جانتے ہیں کہ ہمارا ملک ناخواندگی کی لعنت سے گھرا ہوا ہے۔اس طرح اس لعنت سے چھٹکارا دلانے میں معلم مثبت رول ادا کرتا ہے۔معلم کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ سماج کے تعلق سے اپنائیت وقربت کا عملی اظہار کریں سماج کے لئے مفید کاموں کو انجام دیں اور سماج کے دکھ، درد میں برابر کا حصہ دار رہے۔سماج میں انجام دئے جانے والے ترقیاتی کاموں سے ناخواندہ افراد، پسماندہ طبقات اور لاعلم لوگوں کو ان سے روشناس کروائیں اور خود ان کاموں میں گرمجوشی سے حصہ لیں۔وہی معلم سماجی کاموں کو کامیابی کے ساتھ پائے تکمیل کو پہنچاتا ہے جو سماج سے اپنا رشتہ قائم رکھتا ہے۔

تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے میں معلم کا حصہ اور کردار

لفظ معلم سنتے ہی ہر ایک کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ معلم کیا ہوتا ہے۔؟اس کی کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔؟معلم کی پیشہ ورانہ ذمہ داری کیا ہوتی ہیں؟ سماج میں اس کا کیا رول ہوتا ہے۔؟اسکی انفرادیت کیا ہوتی ہے۔؟اس طرح کے سوالات ہر ایک کے دل میں پیدا ہوتے ہیں لیکن ماہرین تعلیم کے مطابق "معلم وہ ہوتا ہے جو دوسروں پر اپنے اثر ورسوخ کو چھوڑتا ہے۔" الکونڈر Alexander کے مطابق "بچوں کو تعلیم دینے والا معلم، تعلیم کی سمجھ سکھانے والے والدین سے زیادہ قابل احترام ہوتا ہے۔معلم طلباء کیلئے مشعل راہ ہوتا ہے۔" لیکن گاندھی جی نے کہا کہ "معلم وہ ہوتا ہے جو خود جلتا ہے اور دوسروں کو روشنی دیتا ہے۔"

معلم کا رول کمرہ جماعت میں طلباء کی مدد کرنا، ساتھی اساتذہ کے ساتھ صدر مدرس کی مدد کرنا اور اپنی تدریسی سرگرمیوں کو جاری رکھنا ہے۔اس کام میں معلم کو مشورے مدد، تنقید، تمام چیزیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔معلم تمام طلباء

وطالبات کے ساتھ انفرادی تعلقات بناتے ہوئے ان کو اچھا شہری بنانے کی کوشش کرتا ہے۔تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے میں وہ مختلف طرح کے پروگراموں پر عمل کرتا ہے جس کے نتیجہ میں تعلیم کے اصل مقصد سے طلباء روشناس ہوتے ہیں۔

معلم کے روابط (TEACHER'S RELATION)

معلم کا طلباء کے ساتھ تعلق:

معلم کا کام طلباء کو کمرہ جماعت میں تعلیم دینا ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ طلباء کا سرپرست بھی ہوتا ہے۔ایسے طلباء جن کو معلمین سے انسیت وعقیدت ہوتی ہے وہ ان کا احترام کرتے ہیں اور ان کی ہر دلیل کو پتھر کی لکیر مانتے ہیں۔معلم کا طلباء کے ساتھ ایسا ہی تعلق ہونا چاہیئے تا کہ طلباء کی یہ عقیدت ہمیشہ قائم رہے۔معلم کے خیالات، جذبات اور عمل کا مرکز طلباء ہونے چاہیے اور معلم کو طلباء سے دلی لگاؤ ہونا چاہیے۔معلم ہمیشہ چاہے کمرہ جماعت میں ہو یا کھیل کے میدان میں ہو یا دیگر سرگرمیوں میں طلباء کی شخصیت کو سنوارنے والا ہونا چاہیے۔طلباء کے مسائل کو اپنے مسائل سمجھے اور طلباء کے ساتھ دوست، رہنما کی طرح رہے۔

معلم کا صدر مدرس کے ساتھ تعلق:

معلم کے تعلقات صدر مدرس سے بھی خوشگوار ہونے چاہیے اور ایک معلم کو چاہیے کہ وہ صدر مدرس کے احکامات کو پورا کریں اور اپنے عہدے کا خیال رکھتے ہوئے صدر مدرس کے تجربہ کا فائدہ اٹھایئے اور ان سے رہنمائی ومشورے حاصل کریں۔معلم کو چاہیے کہ وہ صدر مدرس کے سامنے طلباء کے مسائل کو پیش کر کے اس کا حل نکالے۔معلم اور صدر مدرس کے تعاون سے ہی تدریس کا عمل موثر ہو سکتا ہے۔

معلم کا سماج کے ساتھ تعلق:

معلم سماج میں اہم رول ادا کرتا ہے۔وہ سماج کا اہم حصہ ہوتا ہے اور سماج میں مثبت تبدیلی لانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔معلم اپنے طلباء، اولیائے طلباء اور سماج کے معتبر افراد سے اچھے تعلقات قائم رکھ کر سماج میں مثبت تبدیلی لاسکتا ہے۔

معلم کو مندرجہ ذیل خوبیوں کا مالک ہونا چاہیے:

☆۔معلم سماج میں رہنے والے تمام افراد سے ملنساری کا رجحان رکھے۔
☆۔معلم کا رجحان جمہوری ہو اور معلم وسیع النظر ہو۔
☆۔معلم تمام مذاہب کو ایک نظر سے دیکھنے والا ہو۔
☆۔سماج میں معلم کا کیا مقام ہے اس کا پورا علم ہو۔
☆۔معلم سماج میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔(کوٹھاری کمیشن)

Scanned by CamScanner

☆۔ معلم اخلاقی اور بنیادی ذمہ داریوں کا علمبردار ہو۔

☆۔ معلم کو سماجی خدمت گزار رہنا چاہئے۔

☆۔ معلم کو عوام کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہیے۔

☆۔ معلم کو حکومت کے فلاحی اسکیمات کے بارے میں عوام کو بتانا چاہئے۔

☆۔ معلم اسکول کے کاموں، جلسوں، تقاریب میں عوام کو شریک کرنا چاہئے۔

اچھے معلم کی خصوصیات (QUALITIES OF GOOD TEACHER)

تمام پیشوں میں سب سے اعلیٰ پیشہ معلم کا ہوتا ہے چونکہ معلم کے ذریعہ ہی فرد کی ترقی کیلئے ضروری علم، جذبات اور کارکردگی کی متوازن ترقی جیسے مشکل کام کو اس پیشہ کے ذریعہ انجام دیا جاتا ہے۔ اشتراکی سماج کی تعمیر کیلئے ضروری اقدار و رجحانات کی نشونما کرنا اس پیشے کا اہم فریضہ ہے۔ معلم کا پیشہ انسان کی تعمیر کرنا، بچوں کو عمدہ آداب سکھانا ان میں زندگی کی امنگ پیدا کرنا اور صاف ستھری زندگی گزارنے کے لائق بناتا ہے۔ معلم کا تعلق زندہ افراد سے ہوتا ہے جبکہ دیگر پیشوں کا تعلق مادی اشیاء سے ہوتا ہے۔

زمانہ قدیم میں ہندوستانی تہذیب میں معلم کو " گرو" کہا جاتا تھا اور معلم کو بہت ہی اونچا مقام حاصل تھا والدین کے بعد گرو کا مقام تھا۔ قدیم زمانے میں فروغ علم کا ذریعہ بہت ہی محدود تھا اس لئے تہذیت کی تبدیلی کی ذمہ داری بھی معلم کی ہی تھی۔ آج کے دور میں بھی سماج میں مثبت تبدیلی لانے کی ذمہ داری بھی معلم پر ہی عائد ہوتی ہے۔

اگر ہم انگریزی لفظ TEACHER اندر پائے جانے والی خصوصیات کو دیکھتے ہیں تو معلم کی شخصیت اور خصوصیات کا اندازہ ہو جائیگا۔

T = Truth,Tolerance,Tract

E = Efficiency,Enthusiasm,Ethic

A = Adaptability,Affection,Alertness

C = Clearity,Creativity,Constructiveness

H = Honesty,Humanity,Hardwork,Humanrelation

E = Emotionalstability,Eagerness

R = Rationality,Relationship,Resourcefullness

Scanned by CamScanner

ایک اچھے قابل معلم کو مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہونا چاہیئے:

1۔ایک اچھے معلم کو اپنے پیشے سے محبت ہونی چاہیئے۔اپنے پیشے کی اہمیت سے واقفیت ہونی چاہیئے۔

2۔ایک اچھے معلم کو اپنے بچوں سے محبت ہونی چاہیئے جو معلم بچوں سے محبت نہیں کرتا وہ معلم ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اگر معلم بچوں سے محبت کریگا تو بچے بھی تعلیم سے محبت کرینگے۔

3۔ایک اچھے معلم کو بچوں کی نفسیات اور تعلیمی نفسیات سے واقفیت ہونی چاہیئے۔

4۔ایک اچھے معلم کو اپنے مضمون پر مہارت ہونی چاہیئے اور مضمون سے متعلقہ سوالات کرنے میں بھی مہارت ہونی چاہیئے۔

5۔ایک اچھے معلم میں تدریس کے طریقوں پر عبور اور اس پر عمل آوری کی خصوصیات ہونی چاہیئے۔

6۔ایک اچھے معلم کو وقت کا پابند ہونا چاہیئے تا کہ طلباء بھی وقت کی پابندی کریں۔

7۔ایک اچھے معلم کو علم کا پیاسا ہونا چاہیئے تا کہ ہر سوال کا جواب دیں۔

8۔ایک اچھے معلم کو چاہیئے کہ وہ با اخلاق، ہمہ گیر شخصیت اور وسیع النظر ہو۔

9۔ایک اچھے معلم کو صبر، جذبات استحکام، اچھے حافظہ کا مالک ہونا چاہیے۔

10۔ایک اچھے معلم کو لباس میں صفائی، پاکیزگی اور سادگی ہونی چاہیئے۔

11۔ایک اچھے معلم کو خوش اخلاق ،ملنسار، خوش مزاج اور نرم گو لہجے کا مالک ہونا چاہیے۔

12۔ایک اچھے معلم کو فرض شناس ہونا چاہیئے۔اور اپنے فرض کو سلیقہ سے انجام دینے کی خصوصیات ہونی چاہیئے۔

13۔ایک اچھے معلم میں نظم وضبط کو قائم رکھنے کی صلاحیت ہونی چاہیئے۔

14۔ایک اچھے معلم میں ہمدردی و اصلاح کا جذبہ ہونا چاہیئے۔

15۔ایک اچھے معلم میں طلباء کی انفرادی اختلافات کو جاننے کی خصوصیات ہونی چاہیے۔

16۔ایک اچھے معلم کو جمہوری انداز میں سوچنے کی صلاحیت ہونی چاہیئے۔

17۔ایک اچھے معلم میں بچے کی ہمہ گیر نشو نما کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے.

Scanned by CamScanner

قومی تعلیمی پالیسی کے تحت معلم کے لئے ضابطہ اخلاق (Code of Conduct)

سماج میں مختلف پیشے ہیں اور ہر فرد کسی نہ کسی پیشے سے منسلک ہوتا ہے۔ سماجی نظام کے ہر پیشے کیلئے مخصوص ضابطہ اخلاق پائے جاتے ہیں۔ جس کی پابندی کرنا اس پیشے سے منسلک ہر فرد کیلئے لازمی ہوتا ہے۔ یہ بات حقیقت ہے کہ معلم کا پیشہ ایک خدمت کا پیشہ ہے۔ اور معلم کا تعلق روح، جذبات، دل، ذہن وغیرہ سے ہوتا ہے۔ اس لئے اس پیشے میں داخل ہونے سے پہلے اس کے ضابطہ اخلاق سے واقف ہونا ضروری ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی 1986 کے تحت معلم کے لئے ضابطہ اخلاق (Code of Conduct) مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ معلم اپنے طلباء کے ساتھ مذہبی، سیاسی، ذات برادری، جنس، نسل، زبان یا رنگ کی بناء پر امتیازی سلوک نہ کریں۔

2۔ معلم کسی بھی قسم کے خانگی ادارے یا کلاسس نہ چلائے اور نہ ان میں ملازمت کریں، اور نہ ہی تجارتی سطح پر یا خانگی سطح پر درس وتدریس کو انجام دیں۔

3۔ بچوں کو ان کی انفرادی اختلافات کے مدنظر ان پر خصوصی توجہ دیں۔

4۔ طلباء کے والدین سے دوستانہ تعلقات رکھے اور طلباء کی ترقی کے تعلق سے ان سے گفتگو کرتے رہے۔

5۔ سماج، ملک اور قوم کا فرمانبردار رہے۔

6۔ تعلیمی مسائل پر غور وفکر اور اظہار خیال کرتے ہوئے اسکول کی سہولیات کا غلط استعمال نہ کریں۔

7۔ تحقیق ریسرچ اور مختلف سرگرمیوں کے ذریعہ اپنی پیشہ ورانہ مہارتوں کو فروغ دیں۔

8۔ اپنے پیشے کی عظمت کو رکھیں اور اس کے تحت وفادار رہے۔

9۔ طلباء میں صفائی، نظم وضبط، خود مکتفی، امداد باہمی کا جذبہ، علم کا شوق، فرض شناسی، مساوات، وقت کی پابندی وغیرہ جیسے اوصاف پروان چڑھائیں۔

10۔ معلم اخلاقی کردار کا نمونہ ہونا چاہئے۔

11۔ شجر کاری، ماحول کا تحفظ، ابتدائی تعلیم کو عام کرنا، قومی کاموں، قومی تہواروں میں سرگرم حصہ لینا اور طلباء کو حصہ لینے کیلئے راغب کرنا۔

1۔ طلباء وطالبات کے والدین اور دیگر اساتذہ کے ساتھ معلم کا بہتر طرز سلوک ہونا چاہئے۔

Scanned by CamScanner

معلم بُری عادتوں سے دور رہے۔ خصوصی طور پر مدرسہ میں پان کھا کر یا سگریٹ وغیرہ پیتے ہوئے درس نہیں دینا چاہئے۔

13- معلم کا رویہ طلباء کے ساتھ ہمدردانہ ہونا چاہئے وہ ہمیشہ اس بات کی کوشش میں لگا رہے کہ طلباء کے تعلیمی معیار کو فروغ

14- دینے کیلئے نئے تدریسی طریقے اپنائے۔

15- تعلیمی پالیسی 1986 کے لحاظ سے تعلیم کے اغراض و مقاصد پر درس و تدریس کے عمل کو جاری رکھیں۔

معلم کی تربیت (TEACHER'S TRAINING)

معلم کا پیشہ بہت ہی نازک ہوتا ہے۔ اس کیلئے پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو حاصل کرنے کیلئے خاطر خواہ تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ معلم کیلئے تربیت حسب ذیل فوائد کیلئے ہوتی ہے۔

1- طلباء وطالبات کی پوشیدہ صلاحیتیں اجاگر ہو سکے۔

2- تدریس کے عمل کو موثر انداز میں انجام دینے کیلئے۔

3- طلباء میں روحانیت کو فروغ دینے کیلئے۔

4- طلباء کی ہمہ گیر نشونما جیسے جسمانی، سماجی، ذہنی وغیرہ۔

5- سماج کیساتھ اچھے تعلقات قائم رکھنے کیلئے۔

برسر خدمت اساتذہ کو تربیت دینے کی ضرورت

☆- اساتذہ کی فہم اور مہارتوں کو پروان چڑھانے کیلئے۔

☆- اساتذہ کی انفرادی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کیلئے۔

☆- سماج میں مثبت تبدیلی لانے اور سماج کے مسائل حل کرنے کیلئے۔

☆- پیشہ میں انفرادیت، صلاحیت حاصل کرنے اور تعلیمی قابلیت کو بڑھانے کیلئے۔

برسر خدمت اساتذہ کو تربیت دینے کے طریقے:۔

☆- ورک شاپ

☆- سیمینار

☆- طباعت

Scanned by CamScanner

☆۔سائنس کلب

☆۔فاصلاتی کورسس

☆۔جزوقتی جماعتوں

☆۔معلوماتی لکچرس

☆۔نمونہ اسباق کے ذریعہ

☆۔پراجکٹ کے ذریعہ

نیشنل کونسل آف ٹیچر ایجوکیشن (NCTE)

نیشنل کونسل آف ٹیچر ایجوکیشن (NCTE) کو 1973 میں قائم کیا گیا۔ یہ ادارہ اساتذہ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی پروان چڑھانے کیلئے تعلیمی پالیسوں کو قومی سطح پر مرتب کرتا ہے اس ادارے کے مندرجہ ذیل افعال ہیں۔
اساتذہ کے تربیتی کالجس کو مسلمہ قرار دینا، یونیورسیٹیز کو مسلمہ قرار دینا اور ان کی سند کو مسلمہ قرار دینا۔

☆۔اساتذہ کے تربیتی کالجس کے نصاب کو ترتیب دینا۔

☆۔اساتذہ کے تربیتی کالجس کے نظام الاوقات اور کام کرنے کے طریقہ کو تجویز کرنا۔

☆۔تعلیمی منصوبے، تعلیمی طریقے اس پر عمل آوری اور تجاویز پیش کرنا۔

☆۔تعلیم بالغان کے اساتذہ کو تربیت دینا۔

☆۔اساتذہ کی تربیت کیلئے فاصلاتی کورسس کیلئے کام کا تعین کرنا۔

☆۔تدریسی آلات اور نئے طریقہ تدریس میں مدد دینا۔

☆۔ NCERT اور SCERT کو مدد دینا۔

☆۔تعلیمی مسائل کو حل کرنے کیلئے تجاویز پیش کرنا۔

☆۔اساتذہ کی پیشہ ورانہ ٹریننگ، سالانہ منصوبوں کی جانچ اور حسب ضروریات ان میں تبدیلیاں لانے کیلئے تجاویز پیش کرنا۔

☆۔اساتذہ کی پیشہ وارانہ قابلیتوں میں ترقی کے فیصد میں اضافہ کیلئے کوشش کرنا۔

☆۔نئے تربیتی کالجس کھولنے کی اجازت دینا، مسلمہ قرار دینا اور طلباء کی تعداد بڑھانے کیلئے اجازت دینا۔

نیشنل کونسل آف ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ٹریننگ (NCERT)

نیشنل کونسل آف ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ٹریننگ (NCERT) کو 2 ڈسمبر 1961 کو دہلی میں قائم کیا گیا۔ یہ ایک خودمختار اور آزادانہ طور پر کام کرنے والا ادارہ ہے۔ نیشنل کونسل آف ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ٹریننگ (NCERT) فروغ انسانی وسائل (Human Resource Development) کے تحت کام کرتا ہے۔ حکومت تعلیمی منصوبے تیار کرنے اور اس پر عمل آوری کیلئے نیشنل کونسل آف ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ٹریننگ (NCERT) سے مدد لیتی ہے۔ اس ادارے کا سارا خرچ مرکزی حکومت ہی برداشت کرتی ہے۔ فروغ انسانی وسائل (Human Resource Development) کے وزیر NCERT کے صدر ہوتے ہیں۔ ریاستی تعلیمی وزراء اس کے اراکین ہوتے ہیں۔ NIE, CIET اور IASE اس کے تحت کام کرتے ہیں۔

نیشنل کونسل آف ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ٹریننگ (NCERT) کی کارکردگی اور ذمہ داریاں:

☆۔مدرسہ کی تعلیم کے تعلق سے معلومات فراہم کرنا۔

☆۔نصاب کی تدوین کرنا اور اصول وضابطہ کو قائم کرنا۔

☆۔سروے کرتے ہوئے مختلف تعلیمی پالیسوں کو روبہ عمل لانا۔

☆۔برسرخدمت اساتذہ کی مہارتوں کو اجاگر کرنے کیلئے مختلف تربیتی پروگرام کا انعقاد کرنا۔

☆۔کمرہ جماعت اور مدرسہ کی کارکردگی کو موثر بنانے کیلئے مختلف تربیتی پروگرام کا انعقاد کرنا۔

☆۔کمرہ جماعت اور مدرسہ کی کارکردگی کو موثر بنانے کیلئے تجاویزات پیش کرنا۔

☆۔تعلیمی نظام میں نئے طریقہ تدریس کو رائج کرنا۔

☆۔درسی کتب کو شائع کرنا اور ریاستوں کو پہنچانا۔

☆۔مرکز کے تحت چلائے جانے والے مدارس (CBSE) مسلمہ قرار دینا اور انکی درسی کتب شائع کرنا۔

تعلیمی منصوبہ بندی میں طلباء میں مندرجہ نکات کو فروغ دینے کی کوشش کرنا:

☆۔حب الوطنی کا جذبہ پروان چڑھانے کیلئے۔

☆۔یوم آزادی کا احترام کرنا۔

Scanned by CamScanner

☆۔ دستور کی ذمہ داریوں سے آراستہ کروانا۔

☆۔ قومی یکجہتی کو فروغ دینا۔

☆۔ مساوات کے جذبہ کو فروغ دینا۔

☆۔ اخوت کو فروغ دینا۔

☆۔ ماحول کے تحفظ پر زور دینا۔

☆۔ چھوٹے خاندان کی افادیت کو تعلیم کے ذریعہ فروغ دینا۔

ضلعی تعلیمی و تربیتی ادارہ (DIET)

ضلعی تعلیمی و تربیتی ادارہ (DIET) کو آندھرا پردیش کے ہر ضلع میں قائم کیے گئے۔ ضلعی تعلیمی و تربیتی ادارہ (DIET) کو اساتذہ کو پیشہ وارانہ تربیت اور قومی تعلیمی ڈھانچہ پر عمل کرنے کیلئے قائم کیے گئے۔ یہ ادارہ ضلعی سطح پر ہر مضمون کے اساتذہ کو پیشہ ورانہ مہارتوں کو اجاگر کرنے اور جدید تعلیمی طریقوں سے روشناس کروانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ضلعی سطح پر تعلیم کے مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس میں اساتذہ تربیت حاصل کرتے ہیں۔ 2000-1999 میں ٹیچر ٹریننگ کورس (T.T.C) کے ایک سالہ کورس کو ڈپلوما ان ایجوکیشن (D.Ed) دو سالہ کورس میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

ضلعی تعلیمی و تربیتی ادارہ (DIET) کے مندرجہ ذیل افعال ہیں:

1۔ رسمی تعلیم کے اداروں میں کام کرنے والے اساتذہ کیلئے پیشہ ورانہ کورس چلانا۔

2۔ تعلیم بالغان، غیر رسمی تعلیم کے پروگرام کو چلانے کیلئے منصوبہ تیار کرنا۔

3۔ مدرسہ کا پلان، نظم و نسق اور جماعت کا پلان بنانے میں صدر مدرسین کو مدد دینا۔

4۔ رضاکارانہ کام کرنے والے اداروں کے افراد، مقامی باشندوں کو تعلیمی پروگرام منعقد کرکے عام مدد کرنا۔

5۔ ضلعی سطح پر تعلیمی بورڈ کو ترتیب دینا اور اسکول کامپلکس کیلئے مفید مشورے دینا۔

6۔ تجرباتی اور تاریخی واقعات کے معلومات حاصل کرنے میں اساتذہ کی ہمت افزائی کرنا۔

7۔ تحتانوی مدارس، وسطانوی مدارس، تعلیم بالغان اور غیر رسمی تعلیمی مراکز کے پروگرام میں حصہ لینا۔

8۔ اساتذہ اور طلباء کو اکتسابی مرکز کی طرح سہولیات فراہم کرنے کیلئے کام کرنا۔

9۔ ضلعی سطح پر تعلیم کی ترقی کیلئے مشورے دینا اور عمل آوری کیلئے مرکزی طرح کام کرنا۔

10۔ پیشہ ورانہ ٹریننگ کو چلانے کیلئے پوری ذمہ داری ڈائیٹ کی ہوتی ہے۔

11۔ ڈائیٹ میں کام کرنے والے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت ایم۔اے۔ ایم ایڈ سے کم نہیں ہونی چاہیے۔

معلم کے اختیارات کے حصول کے ذرائع

(INTERVENTIONS FOR EMPOWERMENT)

☆۔ کمپیوٹر امدادی تدریس (Computer Aided Learning=CAL)

☆۔ آندھرا پردیش اسکول ہیلتھ پروگرام (A.P.S.H.P)

☆۔ ایجوکیشن ٹیلی ویژن پروگرام (E.T.V)

☆۔ دوپہر کے کھانے کی اسکیم (M.D.M)

☆۔ مفت درسی کتب کی فراہمی (Free Text Book)

☆۔ اقامتی اسکول (Residential School)

☆۔ ہاسٹل (Hostel)

☆۔ اسکول آمادگی پروگرام (School Readiness Programme)

کمپیوٹر امدادی تدریس (Computer Aided Learning=CAL)

آج کے اس ترقی یافتہ دور میں کمپیوٹر کی ایجاد سے ایک نیا انقلاب رونما ہوا ہے جو ہر شعبہ میں استعمال کیا جا رہا ہے اور تعلیمی میدان میں بھی کمپیوٹر کو رسمی تعلیم کا ایک حصہ مانا جا رہا ہے۔ کمپیوٹر کی طریقہ تدریس کو پرکشش بنانے کے ساتھ ساتھ مواد مضمون کو پیش کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ اس مدد سے طلباء میں سیکھنے سمجھنے اور یاد رکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ کمپیوٹر کی مدد سے طلباء اور اساتذہ میں رشتہ مضبوط اور دلچسپ ہوتا ہے۔ کمپیوٹر کو تدریس کے دوران استعمال کرنے سے تعلیم کو عام کرنے میں مدد

Scanned by CamScanner

ملتی ہے۔ کمپیوٹر کو سست رفتار سے سیکھنے والے طلباء کیلئے بہتر اکتسابی نتائج برآمد کرنے کیلئے استعمال کیا جارہا ہے۔ اساتذہ کو اس کی تربیت دی جارہی ہے۔

تعلیم میں کمپیوٹر کی اہمیت وافادیت:

کمپیوٹر تعلیمی اعتبار سے بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ آج کے اس جدید دور میں انسان کا مکمل دارومدار چاہے وہ سماجی ہو، سیاسی ہو، معاشی ہو یا تعلیمی ہو کمپیوٹر پر ہی منحصر ہے۔ کمپیوٹر نہ صرف معطیات کو جمع کرنے میں بلکہ کسی تحریر یا دستاویز کو محفوظ کر کے ضرورت پڑنے پر دوبارہ استعمال کرنے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ کمپیوٹر کے ذریعہ ہم دنیا بھر کی معلومات کو گھر ہی میں دیکھ سکتے ہیں۔ کمپیوٹر بچوں میں پڑھائی کو فروغ دینے میں بھی مدد دے رہا ہے۔ بچے کمپیوٹر کے ذریعہ تفریح کے ساتھ ساتھ کئی معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔

آندھراپردیش اسکول ہیلتھ پروگرام(A.P.S.H.P)

1998ء میں مرکزی صحت عامہ کے ادارے نے مدرسہ صحت عامہ پروگرام کے تحت آندھراپردیش اسکول ہیلتھ پروگرام (A.P.S.H.P) شروع کیا۔ مدرسہ میں اس پروگرام کو چلانے کی ذمہ داری صدر مدرس کو دی گئی اور مندرجہ ذیل نکات ذہن میں اور عمل میں لاتے ہوئے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کی ذمہ داری عائد کی۔

☆۔صحت کی تشخیص(Health inspection) کروانا۔

☆۔صحت کے تعلق سے صلاح ومشہورے دینے والے پروگرام چلانا۔

☆۔ضرورت پڑنے پر مدرسہ میں طلباء کا علاج کرنا۔

☆۔معذور طلباء کی شناخت کر کے ان کیلئے تعلیم کا مخصوص اہتمام کروانا۔

☆۔مدرسہ میں طعام کرنے والے اساتذہ کی صحت کا بھی خیال رکھنا۔

☆۔اساتذہ کے علاج کا انتظام کیا جائے۔

حکومت آندھراپردیش نے تحتانوی مدارس میں صحت کی تشخیص کی ذمہ داری پرائمری ہیلتھ سنٹر (Primary Heath Center) کو دی ہے۔ سال میں دومرتبہ تمام طلباء کا ڈاکٹر کے ذریعہ معائنہ کرواکے اس کی رپورٹ کو اولیائے طلباء کو روانہ کرتے ہیں اور مدرسہ کے اساتذہ کو بھی اس کی رپوٹ دی جاتی ہے۔

آندھراپردیش اسکول ہیلتھ پروگرام (A.P.S.H.P) میں معلم کی ذمہ داری:

آندھراپردیش اسکول ہیلتھ پروگرام (A.P.S.H.P) کے تحت مدرسہ کے اساتذہ بھی طلباء کی صحت کے تعلق سے مندرجہ ذیل خیال رکھیں۔

1۔ طلباء کو روزانہ ورزش کروائی جائے۔

2۔ طلباء کو کمرہ جماعت میں صحیح انداز میں بیٹھایا جائے۔

3۔ پڑھتے وقت کتاب اور آنکھوں کے درمیان 30 سمر کا فاصلہ ہو۔

4۔ جو بچے بینائی میں کمزور ہوانھیں سامنے بیٹھایا جائے۔

5۔ کمرہ جماعت میں ہوا اور روشنی کا صحیح انتظام ہو۔

6۔ طلباء کو روزانہ صفائی کی عادت ڈالیں۔

7۔ مدرسہ کے طلباء کیلئے ڈاکٹر کی خدمت حاصل کریں۔

تعلیمی ٹیلی ویژن(Educational Television)

ہماری ریاست میں تحتانوی سطح کے طلباء کیلئے اساتذہ کو مدنظر رکھتے ہوئے "تعلیمی ٹیلی ویژن (Educational Television)" پروگرام کو نیشنل چینل کے ذریعہ نشر کیا جارہا ہے۔ اس کے ذریعہ ٹیلی اسکول پروگرام دکھائے جارہے۔ اس کے علاوہ گیان درشن چینل بھی طلباء کے علم میں اضافہ کرنے کے پروگرام نشر کرتے ہیں۔ تعلیمی ٹیلی ویژن پروگرام مرکز میں سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن (C.I.E.T) ریاست میں اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن ٹکنالوجی (S.I.E.T) کے ذریعہ نشر کیے جاتے ہیں۔

ٹیلی اسکول پروگرام حیدرآباد سے تحتانوی سطح کے طلباء کیلئے نشر کیا جاتا ہے۔ یہ پروگرام روزانہ صبح 9 تا 10 بجے دکھایا جاتا ہے۔ اس پروگرام میں تمام مضامین کے اسباق کے ساتھ عام معلومات کو بھی پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے پروگرام کو نشر کرنے سے طلباء کیساتھ اساتذہ کے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور نئے طریقہ تدریس سے بھی واقفیت ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

دوپہر کا کھانا(M.D.M)

مدارس میں ضائیگی وجمود اور ترک مدرسہ کرنے والے طلباء کی تعداد کو کم کرنے کیلئے 14 نومبر 1982 کو دوپہر کا کھانا(M.D.M) اسکیم کو شروع کیا گیا۔ طلباء کو تغذیہ بخش غذا فراہم کرنا بھی اس اسکیم کا اہم مقصد ہے۔ یہ اسکیم پہلے صرف تحتانوی سطح تک ہی محدود تھی لیکن بعد میں اس کو فوقانوی سطح تک یعنی اول تا دہم جماعتوں تک وسعت دی گئی ہے۔

دوپہر کا کھانا(M.D.M) کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

تحتانوی جماعتوں میں زیادہ سے زیادہ طلباء کی شرکت۔

مدارس میں ضائیگی وجمود اور ترک مدرسہ کرنے والے طلباء کی تعداد کو کم کرنا۔

اول تا دہم جماعت کے طلباء کو متوازن اور صحت مند رکھنا۔

طلباء کو تغذیہ بخش غذا فراہم کرنا۔

مفت درسی کتب کی فراہمی(Free Supply of Text Book)

تحتانوی جماعتوں میں داخلہ اور برقراری کیلئے ریاست میں واقع تمام تحتانوی جماعتوں کے طلباء کو حکومت مفت درسی کتب فراہم کررہی ہے۔ پہلے صرف درجہ فہرست، قبائلی اور پسماندہ طبقہ کے طلباء کو کتابیں فراہم کرنے کا سلسلہ تھا، لیکن اب اسے عام کردیا گیا اس سے مفت اور لازمی تعلیم کا مقصد بھی پورا ہوتا ہے۔

اقامتی مدارس(Residential Schools)

حکومت نے تعلیم کو عام کرنے کیلئے غریب، پسماندہ، درج فہرست، قبائلی، بچوں کیلئے اقامتی مدارس کا اہتمام کیا ہے۔ ان مدارس میں طلباء اپنی تمام ضروریات کی تکمیل کرتے ہوئے تعلیم کو جاری رکھتے ہیں۔ اقامتی مدارس میں اچھے نمبرات لانے والے طلباء کو تعلیمی وظائف بھی دئے جاتے ہیں جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور معاشی مسائل بھی حل ہوتے ہیں۔ اقامتی مدارس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔عوامی اسکول(Public School)

2۔ملٹری اسکول(Defence School)

3۔نودیا اسکول(Navodaya School)

4۔حکومتی اقامتی اسکول(Govt Residential School)

ہاسٹل(Hostel)

ایسے غریب طلباء جو اپنے گھروں سے دور شہروں میں جاکر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں حکومت ان کیلئے ہاسٹل کا انتظام کرتی ہے، جس میں رہتے ہوئے وہ اپنی تعلیم کو جاری رکھتے ہیں۔ ان ہاسٹل میں ان کی تمام ضروریات کی تکمیل کی جاتی ہے۔ ان کو صابن، تیل، کپڑے اور تغذیہ بخش غذا فراہم کی جاتی ہے۔

اسکول آمادگی پروگرام(School Readiness Programme)

یہ پروگرام دراصل تحتانوی جماعتوں میں برقراری کو بڑھانے اور ضائیگی کو کم کرنے کیلئے ترتیب دیا گیا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بچے شروع میں گھر چھوڑ کر مدرسہ جانے کو راضی نہیں ہوتے کیونکہ افراد خاندان کے ذریعہ پوری کی جانے والی حاجتیں اور آزادی اسکول میں نظر نہیں آتی، اس کیلئے بچے مدرسہ کو گھر کی طرح دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ اگر طلباء کو اساتذہ ڈرا کر کنٹرول کریں تو طلباء کو اسکول فوبیا ہوجاتا ہے۔ ایسی صورت میں طلباء کو مدرسہ بلاکر انھیں مدرسہ سے دلچسپی پیدا کرنے کو اسکول آمادگی پروگرام ترتیب دئے گئے۔ اس پروگرام کے تحت طلباء کو کھیلنے، مکمل آزادی، کہانیاں اور ان کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اس پروگرام کو شروع کرنے کی مندرجہ ذیل وجہ ہیں۔

☆۔ماقبل تعلیم کا موثر انداز میں انتظام نہ ہونا۔

☆۔گھر کا ماحول مدرسہ میں نہ ہونا۔

☆۔اکتسابی مشاغل کو فروغ نہ دینا۔

Scanned by CamScanner

اقدار پر مبنی تعلیم (VALUE ORIENTED EDUCATION)

تعلیم ایک منظم سماجی نظام کی تشکیل میں اخلاقی، روحانی اور جمالیاتی اقدار کو فروغ دینے میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے قومی تعلیمی پالیسی 1986 نے سماجی و اخلاقی اقدار کو فروغ دینے کیلئے نصاب کو از سر نو ترتیب دینے پر زور دیا تاکہ تعلیم کو ایک طاقتور وسیلہ بنا کر طلباء میں سماجی، اخلاقی جمالیاتی اور روحانی اقدار کو فروغ دیا جا سکے۔ ان اقدار کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے تعلیم اس پستی تک پہنچ چکا ہے کہ یہ صرف معلومات کی ترسیل کا نظام بن کر رہ گیا ہے۔ تعلیم اقدار اصل معنیٰ میں سیکھنے والوں کے خیالات، احساسات، اعمال، عادات و اطوار میں خوشگوار تبدیلی کا نام ہے۔ تعلیم کے مختلف منازل و مقاصد ہیں جیسے انسانی ذرائع کا فروغ، انسانی تحقیقات سے وابستگی، سماجی انصاف، حب الوطنی، سائنسی مزاج، ذہنی و ضمیری آزادی، سوشلزم، سیکولرازم اور جمہوریت پسندی وغیرہ۔ یہ سب کچھ ہماری خوشگوار زندگی سے متعلق تعلیمی اظہار ہے۔ ان مقاصد کے حصول میں ہمارے تہذیبی سرمایہ سے تعمیری، تجرباتی، معلوماتی، ہنر مندی اور رویوں کے انتخاب میں انسانی فطرت کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔

اقداری تعلیم کی ضرورت:

یہ اپنے آپ میں ایک حقیقت ہے کہ اچھی تعلیم انسانی شخصیت میں ذہنی، جسمانی، سماجی، اخلاقی اور روحانی اقدار کو فروغ دینے کا ایک سلسلہ ہے۔ اگر تعلیم کو اقدار سے متعلق نہ بنایا جائے تو تعلیم کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ تعلیم آج پستی کی اس منزل پر ہے جہاں یہ صرف معلومات کی ترسیل کا ایک نظام ہے جسکا مقصد صرف امتحان کامیاب کرنا ہے۔ لہذا جب ہم اقدار پر مبنی تعلیم کی بات کرتے ہیں تو ہمارا ذہن انسانی شخصیت کی سماجی اخلاقی، جمالیاتی اور روحانی نشوونما کی طرف جاتا ہے کیونکہ تعلیم میں آج ان پہلوؤں پر بہت کم توجہ دے جا رہی ہے۔ ملک کو امن پسند رکھنے کیلئے آج اس دور میں اقدار پر مبنی تعلیم کی کافی اہمیت ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی 1986 کے مشاہدے کے مطابق "ہمارا رسمی تعلیمی نظام ہمارے تعلیمی تہذیبی روایات کی ایک اکائی ہے۔" آبادی میں بے تحاشہ اضافہ سے سماجی بے چینی اور کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ زندگی کے ہر موڑ پر جرم، تشدد، تضادات اور مشکلات کا بول بالا ہے۔ تنگ نظری اور تعطیلات کی وجہ سے مساوات کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ ہمارا ماحول، جغرافیائی ماحول اور حیوانات کا ماحول آلودگی کا شکار بنتا جا رہا ہے۔ نسل پرستی، فرقہ پرستی اور مذہب پرستی کے نام پر لوگوں میں فسادات ہو رہے ہیں۔ نیوکلیائی توانائی کی وجہ سے ساری دنیا کے امن کو خطرہ ہے ان تمام مسائل کا حل صرف تعلیم کو اقدار پر مبنی بنا کر ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

اقداری تعلیم کے مقاصد:

عام طور پر اقداری تعلیم کو مدرسوں میں فروغ دینے کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

☆۔ طلباء میں اخلاقی، جمالیاتی، تہذیبی اور روحانی شعور کو مناسب طور پر فروغ دینا۔
☆۔ طلباء کو جمہوریت، سیکولرازم، مساوات، سائنسی انداز فکر سے متعلق اقدار کو سمجھنے اور انھیں قبول کرنے کے قابل بنانا۔
☆۔ طلباء کے اندر وابستگی اور فکر مندی پیدا کرنا۔
☆۔ طلباء کو اقدار سے متعلق جینے کی مشق کے مواقع فراہم کرنا۔
☆۔ ماحولیاتی شعور اور ثقافتی اقداروں کے احترام کو فروغ دینا۔

اقداری تعلیم کے فروغ میں معلم کا رول:

معلم ہی طلباء میں اقدار کو فروغ دینے کا ذمہ دار ہوتا ہے، اس لئے معلم کو طلباء میں حسب ذیل اقدار کو فروغ دینا چاہئے۔

۔ اسکول میں محبت، اعتماد اور تحفظ کا ماحول پیدا کرنا۔
۔ کمرہ جماعت میں اقداری تعلیم کو ٹھوس واقعات کے ذریعہ پیش کرنا۔
۔ اقداری تعلیم کے مختلف اقسام کو ثقافتی مشاغل سے مربوط کرنا۔
۔ ہر مضمون اقداری تعلیم کا وسیلہ ہے دوران تدریس جب بھی موقع ملے ان اقدار کی وضاحت کرنا۔
۔ معلم کو خود اپنی شخصیت کو مثالی حیثیت سے پیش کرنا چاہیے۔
معلم کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے۔

اقداری تعلیم کے فروغ میں معلم کا رول:

معلم ہی طلباء میں اقدار کو فروغ دینے کا ذمہ دار ہوتا ہے، اس لئے معلم کو طلباء میں حسب ذیل اقدار کو فروغ دینا چاہئے۔

☆۔ اسکول میں محبت، اعتماد اور تحفظ کا ماحول پیدا کرنا۔
☆۔ کمرہ جماعت میں اقداری تعلیم کو ٹھوس واقعات کے ذریعہ پیش کرنا۔
☆۔ اقداری تعلیم کے مختلف اقسام کو ثقافتی مشاغل سے مربوط کرنا۔
☆۔ ہر مضمون اقداری تعلیم کا وسیلہ ہے دوران تدریس جب بھی موقع ملے ان اقدار کی وضاحت کرنا۔
☆۔ معلم کو خود اپنی شخصیت کو مثالی حیثیت سے پیش کرنا چاہیے۔
☆۔ معلم کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے۔
☆۔ بچوں میں استدلال، غور و فکر کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔

Scanned by CamScanner

دس نکاتی عناصر (10 CORE ELEMENTS)

قومی تعلیمی پالیسی نے حسب ذیل دس نکاتی عناصر کو طلباء میں اقداری تعلیم کے طور پر فروغ کیلئے زور دیا۔

1۔ ہندوستان کی جدوجہد آزادی کی تاریخ۔

2۔ دستوری ذمہ داریاں۔

3۔ قومی شناخت کی تربیت۔

4۔ ہندوستان کا مشترکہ قومی ورثہ۔

5۔ مساوات، جمہوریت اور سوشلزم۔

6۔ مساوات جنس۔

7۔ ماحول کا تحفظ۔

8۔ سماجی بندشوں کا خاتمہ۔

9۔ چھوٹے خاندان کے اصول کی پابندی۔

10۔ سائنسی مزاج کی تعلیم۔

مدرسہ میں موجود ریکارڈس ورجسٹرس

مدرسہ میں مختلف اقسام کے ریکارڈس ورجسٹرس موجود ہوتے ہیں۔حکومت نے G.O.MS.NO.38/2001 Dated:03/2001 کے تحت ایک مدرسہ میں چند ریکارڈس ورجسٹرس کو لازمی قرار دیا ہے۔جن کی فہرست مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ داخلہ رجسٹر (Admission Register)

2۔ طلباء کی حاضری کا رجسٹر (Pupil's Attendance Register)

3۔ اساتذہ کی حاضری کا رجسٹر (Teacher's Attendance Registed)

4۔ تنخواہ کا رجسٹر (Paybill Register)

5۔ مالیہ رجسٹر (Cash Book Register)

6۔ ذخیرہ رجسٹر (Stock Register)

7۔ مراسلاتی رجسٹر (Inward and Outward Registe)

8۔ امتحانی نتائج کار (Exam Result Register)

9۔ لاگ رجسٹر (Log Register)

10۔ کتاب الرائے (Academic Guideline Register)

11۔ ملاقاتی رجسٹر (Visitor's Register)

12۔ سرویس رجسٹر (Service Register)

13۔ اطلاعاتی رجسٹر (Notice Register)

14۔ اساتذہ کی اجلاس رجسٹر (Teachers Review Meeting Registe)

15۔ سالانہ منصوبہ رجسٹر (Annual Plan Register)

1۔ داخلہ رجسٹر (Admission Register)

داخلہ رجسٹر مدرسہ میں پائے جانے والا سب سے اہم رجسٹر ہے۔اس رجسٹر میں مدرسہ میں داخلہ لینے والے ہر طالب علم کی تفصیلات درج ہوتی ہے۔مدرسہ سے نکلتے وقت اس رجسٹر کی مدد سے طالب علم کو ٹرانسفر سرٹیفکیٹ (T.C) دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس رجسٹر کو داخلہ وخارجہ رجسٹر (Admission and Withdrawl Register) کہتے ہیں۔اس رجسٹر کی نگرانی صدر مدرس ذمہ داری ہوتی ہے۔

2۔ طلباء کی حاضری کا رجسٹر (Pupil's Attendance Register)

طلباء کی حاضری کے رجسٹر میں روزانہ طلباء کی حاضری لی جاتی ہے اس رجسٹر کی مدد سے طلباء کی موجودگی کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔اس رجسٹر میں ماہانہ حاضری کا فیصد نکال کر حاضری کے اوسط کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔

3۔ اساتذہ کی حاضری کا رجسٹر (Teacher's Attendance Register)

اس رجسٹر میں اساتذہ داخل ہوتے ہی دستخط کر کے اپنی موجودگی کا ثبوت دیتے ہیں۔اس کے علاوہ اس رجسٹر میں حادثاتی رخصت (C.L) کا اندراج بھی کیا جاتا ہے۔اس رجسٹر کی مدد سے اساتذہ کے حاضر ایام کا حساب کر کے تنخواہ دی جاتی ہے۔

4۔ تنخواہ کا رجسٹر (Paybill Register)

اس رجسٹر میں اسکول کے عملہ کی تنخواہوں کی ادائیگی کا اندراج کیا جاتا ہے اس کے علاوہ دیگر تفصیلات جیسے Basic

Scanned by CamScanner

Pay,D.A.,H.R.A., کے علاوہ CPSG,PF,PT,GIS,TSGLI وغیرہ کا بھی اندراج کیا جاتا ہے۔

5۔مالیہ رجسٹر(Cash Book Register)

اس رجسٹر میں اسکول کو آنے والی آمدنی وگرانٹ کا اندراج کیا جاتا ہے اوراس کے علاوہ اس میں اس آمدنی وگرانٹ سے ہونے والے تمام اخراجات کا حساب بھی لکھا جاتا ہے اس میں اخراجات کی تاریخ وبل نمبر کے ساتھ اندراجات کئے جاتے ہیں اور سالانہ اس رجسٹر کی آڈٹ(Audit) بھی کی جاتی ہے۔

6۔ذخیرہ رجسٹر(Stock Register)

اس رجسٹر میں مدرسے میں موجود تمام اشیاء، آلات، فرنیچر، کتابوں، کھیل کی اشیاء، سائنس کی اشیاء، رجسٹرس وغیرہ کا اندراج کیا جاتا ہے۔اس میں خریدی گئی اشیاء کا اندراج بل کے ساتھ اس رجسٹر میں کیا جاتا ہے۔

7۔مراسلاتی رجسٹر(Inward and Outward Register)

اس رجسٹر میں دو حصے ہوتے ہیں مدرسے کو آنے والے تمام ڈاک، لیٹرس، پروسیڈنگ کا اندراج مدخلہ رجسٹر(Inward Register) میں کیا جاتا ہے اور اسکول سے جانے والے یا جاری کئے جانے والے تمام ڈاک، لیٹرس، پروسیڈنگ کا اندراج مخرجہ رجسٹر(Outward Register) میں کیا جاتا ہے۔

8۔امتحانی نتائج کار(Exam Result Register)

اس رجسٹر میں طلباء کے تمام امتحانی جیسے ششماہی، سالانہ، ٹسٹ وغیرہ کے نتائج کا اندراج کیا جاتا ہے جس سے ان کی تعلیمی ترقی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔اس رجسٹر میں سالانہ حاضری کا فیصد بھی درج کیا جاتا ہے۔

9۔لاگ رجسٹر(Log Register)

اس رجسٹر میں مدرسے کے تاریخی واقعات اور خوشگوار لمحات کا اندراج ترتیب وار کیا جاتا ہے جس سے مدرسے کی اہمیت وقابلیت ظاہر ہوتی ہے۔جیسے مدرسے میں انجام دئے جانے والے تاریخی جلسہ، پروگرامس، میٹنگ وغیرہ۔

10۔کتاب الرائے(Academic Guideline Register)

اس رجسٹر میں مدرسے میں معائنہ ونگرانی کے لئے آنے والے تمام تعلیمی عہدیداران جیسے منڈل ایجوکیشن آفیسر، ڈسٹرک ایجوکیشن آفیسر، ریسورس پرسنس وغیرہ کی اسکول کے تعلق سے تعلیمی ترقی کے تعلق سے جو رائے ہوتی ہے اس کا اندراج کیا جاتا ہے اور ان کے مفید مشورے بھی درج کئے جاتے ہیں۔

11۔ملاقاتی رجسٹر(Visitor's Register)

اس رجسٹر میں اسکول میں آنے والے اہم اشخاص کی ملاقات کا اندراج کیا جاتا ہے اکثر نگرانی ومعائنہ کے لئے آنے

والے عہدیداران بھی اس رجسٹر میں اپنی ملاقات کا اندراج کرتے ہیں۔

12۔سروس رجسٹر(Service Register)

ہر معلم کے پاس یہ رجسٹر ہوتا ہے اس رجسٹر میں معلم کی تمام تفصیلات درج ہوتی ہے اس رجسٹر میں معلم کی تعلیمی قابلیت کے تمام اسناد کی تفصیلات درج ہوتی ہے۔اور پہلی مرتبہ نوکری میں داخل ہونے والے اسکول کی تفصیلات سے لیکر موجودہ اسکول تک تمام تبادلہ کی تفصیلات درج ہوتی ہے اس رجسٹر میں سالانہ ملنے والی ترقی (A.G.I) کا اندراج ہوتا ہے۔اس کے علاوہ اس رجسٹر میں کمائی رخصت(E.L) کا اندراج بھی کیا جاتا ہے۔

13۔اطلاعاتی رجسٹر(Notice Register)

اس رجسٹر میں طلباء واساتذہ کے لئے اہم اطلاعات کا اندراج کیا جاتا ہے۔تعطیلات، امتحانات کے نظام الاوقات، اسکول کے پروگرام وغیرہ کے بارے میں صدر مدرس کے ذریعہ اساتذہ وطلباء کو جو اطلاعات دی جاتی ہیں ان کا اندراج اس رجسٹر میں کیا جاتا ہے۔اساتذہ ان اطلاعات کا مطالعہ کر کے دستخط کرتے ہیں۔

14۔اساتذہ کی اجلاس رجسٹر(Teachers Review Meeting Register)

اس رجسٹر میں ہر ماہ میں ایک مرتبہ صدر مدرس واساتذہ کی میٹنگ کا اندراج کیا جاتا ہے اس رجسٹر میں سابقہ ماہ میں انجام دی جانے والی تعلیمی سرگرمیوں اور آئندہ ماہ میں انجام دی جانے والی تعلیمی سرگرمیوں کا ایجنڈہ بھی درج کیا جاتا ہے۔

15۔سالانہ منصوبہ رجسٹر(Annual Plan Register)

اس رجسٹر میں اسکول کے نصاب کا سالانہ منصوبہ درج کیا جاتا ہے سال بھر میں ماہانہ مضمون واری نصابی، ہم نصابی، زائد نصابی سرگرمیوں کا اندراج کیا جاتا ہے۔ ہر ماہ میں ان سرگرمیوں کو مکمل کیا گیا ہے یا نہیں اس کو بھی اندراج کیا جاتا ہے اساتذہ ان سرگرمیوں کو مکمل کرنے کی صورت میں دستخط کے ذریعہ ثبوت دیتے ہیں۔

موجودہ مدارس میں پائے جانے والے رجسٹرس وریکارڈس۔

1۔3R's رجسٹر

اس رجسٹر میں حکومت کی جانب سے چلائی جانے والے 3R's پروگرام کی تفصیلات کو درج کیا جاتا ہے۔اس رجسٹر میں 3R's کا نظام الاوقات، لائحہ عمل اور 3R's کے لئے منتخب کئے گئے طلباء کی تفصیلات درج کی جاتی ہے اور ان کی ترقی کا اندراج بھی اس رجسٹر میں کیا جاتا ہے۔

2۔LEP رجسٹر

اس رجسٹر کو اکتسابی ترقی کا ریکارڈ Learning Enhancement Programme Record

Scanned by CamScanner

بھی کہتے ہیں اس ریکارڈ میں تشکیلی جانچ (Formative Assessment) اور مجموعی جانچ (Summative Assessment) کے نشانات اور گریڈ کا اندراج کیا جاتا ہے۔ اس ریکارڈ میں طلباء کا گریڈ، جماعت کا گریڈ، اور اسکول کا گریڈ بھی درج کیا جاتا ہے۔

3-C.C.E رجسٹر

اس رجسٹر کو مسلسل جامع جانچ رجسٹر (Continuous Comprehensive Evaluation Record) کہتے ہیں۔ اس رجسٹر میں تشکیلی جانچ کے آلات جیسے طلباء کی شراکت داری، تحریری نکات، پراجکٹ کام، اور سلپ ٹسٹ کے نشانات و گریڈ کا اندراج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مجموعی جانچ کے آلات کے طور پر مضمون واری استعدادوں کے نشانات و گریڈ کا اندراج بھی کیا جاتا ہے۔

4-JBAR رجسٹر

اس رجسٹر کو جواہر بالا آروگیہ رکھشا (Jawahr Bala Arogya Raksha) ریکارڈ بھی کہتے ہیں۔ اس ریکارڈ میں طلباء کی تمام صحت سے متعلق تفصیلات درج ہوتی ہے اس کے علاوہ اسکول میں ڈاکٹرس کے ذریعہ انجام دئے گئے طبی تشخیص کی تفصیلات بھی درج ہوتی ہے۔

5-C.L رجسٹر

اس رجسٹر کو حادثاتی رخصت کا رجسٹر (Casual Leave Register) بھی کہتے ہیں اس رجسٹر میں مدرسہ میں موجود اساتذہ کے ذریعہ لئے جانے والے تمام رخصت کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ مرد اساتذہ کے لئے ایک سال میں 22 حادثاتی رخصت اور خواتین اساتذہ کے لئے سال میں 27 رخصت منظور کئے جاتے ہیں۔

6-M.D.M رجسٹر

اس رجسٹر کو دوپہر کے کھانے کا رجسٹر (Mid Day Meals) بھی کہتے ہیں۔ اس رجسٹر میں دوپہر کے کھانے کی تمام تفصیلات درج ہوتی ہے اس کے مزید ذیلی رجسٹر بھی ہوتے ہیں جیسے چاول کے ذخیرہ رجسٹر (Rice Stock)، روزانہ کے کھانے کا رجسٹر (Daily Meals Taken)، بل کا رجسٹر (MDM Bill)، چاول جاری رجسٹر (R.O.Register)، ذائقہ کا رجسٹر (Tested and Roasted Register) وغیرہ۔

7-I.R.I رجسٹر

اس رجسٹر ریڈیو اسباق کا رجسٹر (Interacrtive Radio Instruction) بھی کہتے ہیں اس میں ریڈیو کے ذریعہ نشر کئے جانے والے اور سنے جانے والے تمام اسباق کی تفصیلات ہوتی ہے۔ کونسے دن کونسا پروگرام نشر کیا گیا کتنے طلباء

نے اس سے مستفید ہوئے اس کی تفصیلات اس میں درج کی جاتی ہے۔

8-S.M.C رجسٹر

اس رجسٹر کو انتظامیہ رجسٹر برائے مدرسہ (School Management Committee) بھی کہتے ہیں۔ اس رجسٹر میں اسکول کی انتظامیہ کمیٹی کے اراکین کی ماہانہ اجلاس کی تفصیلات درج کی جاتی ہے مدرسہ کے تعلق سے اور اس کی ترقی کے تعلق سے انجام دئے جانے والے تمام نکات کی تفصیلات اس رجسٹر میں درج کی جاتی ہے۔

9-V.E.R رجسٹر

اس رجسٹر کو دیہاتی تعلیمی رجسٹر (Village Education Register) بھی کہتے ہیں اس رجسٹر میں مدرسہ کے اطراف و اکناف کے علاقہ کے تمام افراد کی تعلیمی قابلیت و دیگر تفصیلات درج کی جاتی ہے۔ جس سے میں مدرسہ جانے والے، ترک مدرسہ، خواندہ، ناخواندہ بچوں و افراد کی تفصیلات عمرواری درج کی جاتی ہے۔

10-Portfolio ریکارڈ

پورٹ فولیو ایک ایسا ریکارڈ ہوتا ہے جس میں طلباء کی تمام خصوصیات کی تفصیلات کا ریکارڈ موجود ہوتا ہے اس ریکارڈ کے اوپر طالب علم کی تفصیلات اور فوٹو ہوتی ہے اور اندر تمام سرگرمیاں جیسے مصوری، ڈرائنگ، کہانیاں، خطاطی امتحانات کی پرچہ جات وغیرہ۔

11-Anecdotal ریکارڈ

انیکڈوٹل ریکارڈ ایک ایسا ریکارڈ ہوتا ہے جس میں ایسے طلباء جو مخصوص خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں ان کی تفصیلات درج ہوتی ہیں۔ ایسی خصوصیات جو طالب علم کو دوسرے طالب علم سے علاحدہ کرتی ہے یعنی گانا تو سب گاتے ہیں لیکن سریلی آواز کے حامل چند بچے ہی ہوتے ہیں اسی طرح ڈرائنگ، کھیل کود، تقریری، اشعار کا ذخیرہ، الفاظ کا ذخیرہ وغیرہ۔

12-Cummulative ریکارڈ

مجموعی ریکارڈ (Cummulative Record) میں طالب علم کی ہمہ گیر ترقی کا اندراج ہوتا ہے یعنی اس میں اس کی تعلیمی ترقی کے ساتھ ساتھ جسمانی ترقی، سماجی ترقی، ذہنی ترقی، اخلاقی ترقی وغیرہ کا اندراج ہوتا ہے آج کل سرکاری مدارس میں ترقی کے کارڈ (Progress Card) کے بجائے مجموعی ریکارڈ (Cummulative Record) ہی دئے جا رہے ہیں۔

13-Iron and Folic Acid ریکارڈ

طلباء میں خون کی کمی کو دور کرنے اور انیمیا جیسی بیماری سے بچانے کے لئے مدارس میں آئرن اور فولک ایسڈ کی

Scanned by CamScanner

خوراک دی جارہی ہے ان دی جانے والی گولیوں کا ریکارڈ اور طلباء کا ریکارڈ اس رجسٹر میں درج کیا جاتا ہے۔

14۔ Albendozole ریکارڈ

طلباء کو کرم (Worm) سے ہونے والی بیماریوں سے بچانے کے لئے آلبینڈوزول (Albendozole) گولیوں کی خوراک سال میں دو مرتبہ دی جاتی ہے۔ اسکول میں کتنے بچوں کو یہ خوراک دی گئی ہے اور کتنے بچے باقی ہے اس کا ریکارڈ اس رجسٹر میں درج کیا جاتا ہے۔

15۔ Haritha Haram ریکارڈ

حکومت تلنگانہ کی جانب سے چلائے جارہے ہر۔تھا ہرم پروگرام کو ہر اسکول میں کامیاب بنایا جارہا ہے۔ اسکول میں ہر۔تھا ہرم پروگرام کے ذریعہ کتنے درخت لگائے گئے اور کن طلباء نے ان کی ذمہ داری قبول کی ہر۔تھا ہرم فوج (Haritha Haram Brigade) وغیرہ کی تفصیلات اس رجسٹر میں درج کی جاتی ہے۔

---ختم شدہ---

III۔ موجودہ ہندوستان میں تعلیمی افکار

مشمولی تعلیم (INCLUSIVE EDUCATION)

ایسے بچے جن کی صلاحیت، فطرت، ضروریات، تحصیلی صلاحیت اور جسمانی حالت عام بچوں سے الگ یا مخصوص ہوتی ہے۔ انہیں "مخصوص ضروریات کے حامل (Children With Special Need) کہتے ہیں۔ اور ان بچوں کو دی جانے والی تعلیم کو مشمولی تعلیم (Inslusive Education) کہتے ہیں۔ دور جدید میں ہر فرد کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔ اگر حصول تعلیم کا مقصد معلومات کی جانکاری ہی ہے تو یہ معلومات ہمیں حواس خمسہ کے ذریعہ ہی حاصل ہوتی ہیں۔ جن بچوں میں کچھ جسمانی کمزوریاں پائی جاتی ہیں ان کو بھی تعلیم سے آراستہ کروانا مشمولی تعلیم کا مقصد ہے۔ یہ مخصوص ضروریات کے حامل بچے بھی دیگر بچوں کی طرح اپنا بچپن مدرسہ ہی میں گزاریں اور ذہنی و جسمانی معذوری کے باعث کوئی بھی بچہ مدرسہ سے دور نہ رہے۔

مخصوص مدارس

☆۔ بصری کمزوری/اندھاپن، سمعی کمزوری یا ذہنی طور پر بچوں کا یکجا کر کے خصوصی مدارس میں مخصوص معلمین کے ذریعے تعلیم دی جاتی ہے۔

☆۔ 1784ء میں اس قسم کا مدرسہ سب سے پہلے پیرس (فرانس) میں قائم کیا گیا۔

☆۔ ہندوستان میں اس قسم کا مدرسہ سب سے پہلے 1887 میں امرتسر میں قائم کیا گیا۔

☆۔ بچوں کو اس طرح کے مخصوص مدارس میں تربیت دینے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ بچے عام بچوں کی طرح اپنے بچپن کی خوشیوں سے محروم رہے اور تعلیم حاصل کرنے سے بھی قاصر رہے۔ لہذا یہ بچے بعد از حصول تعلیم کئی ایک سماجی مسائل سے دوچار رہے۔

عالمی سطح پر کی گئی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ مخصوص مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے عام بچوں کے ساتھ مل کر تعلیم حاصل کرنے والوں کے مقابلہ میں سائی اعتبار سے کئی معاملات میں پچھڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ لہذا ایسے مخصوص بچوں کے لئے بھی عام بچوں کے ساتھ مشمولی تعلیم (Inclusive Education) کے مواقع فراہم کرنا بے حد ضروری ہے۔ جسمانی اعتبار سے کچھ بچوں میں سمعی، بصری، ذہنی معذوری پائی جاتی ہے جس کیوجہ سے عام بچوں سے ان کا تال میل نہیں ہوتا۔ اس لئے بچوں کو مخصوص ضروریات کے حامل بچے کہا جاتا ہے۔ ان بچوں کے لئے مناسب اکتسابی ماحول فراہم کرنے کی غرض سے مشمولی تعلیم کا نظم کیا جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

مخصوص ضروریات کے حامل بچوں اقسام

1۔بصری کمزوری (Low/Defective Vision)
2۔اندھاپن (Totally Blind)
3۔سمعی کمزوری (Hearing Impaired)
4۔بات کرنے سے قاصر (Speech Impaired)
5۔استخوانی معذوری (Ortho Impaired)
6۔ذہنی معذوری (Mentally Retardation)
7۔سیر یبرل پالسی (Cerebral Palsy)
8۔مجموعی معذوری (Multiple Disability)
9۔اکتسابی نقائص (Learning Disability)
10۔آٹزم (Autisic Spectrum Disorder Autism)

مخصوص ضروریات کے حامل (ذہنی معذور) طلباء کے تعلق سے اوہام (Myths) وحقائق (Facts)

اوہام (Myths)	حقائق (Facts)
یہ توارثی طور پر واقع ہوتا ہے۔	یہ توارثی طور پر واقع نہیں ہوتا ہے۔
وٹامن، ادویات، آپریشن کے ذریعہ ذہنی معذوری کو دور کیا جاسکتا ہے۔	مشاورت (Counselling)، تعلیم (Education) کے ذریعہ ہی ذہنی معذوری کو کم کیا جاسکتا ہے
قریبی خونی رشتہ کے درمیان شادی اور معذور بچوں کے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے۔	قریبی خونی رشتوں میں شادیوں کی وجہ سے معذور بچوں کے پیدا ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔
شادی اس مسئلہ کا بہترین حل ہے	شادی کے ذریعہ معذری جیسے مسئلہ کو حل نہیں کیا جاسکتا ہے۔
ذہنی معذور بچوں کو تعلیم دینا ممکن نہیں ہے۔	تعلیم کے ذریعہ ہی معذوری کے مسئلہ کا حل اس بات کو تجربات کے ذریعہ ثابت کیا گیا۔
مخصوص مدارس میں ہی انہیں تعلیم دی جاسکتی ہے۔	مشمولی تعلیم کے ذریعہ انہیں عام مدارس میں بھی تعلیم دی جاسکتی ہے۔

مخصوص ضروریات کے حامل بچوں کی نشاندہی اور درجہ بندی

ذہنی معذور پن کی نشاندہی

(الف)۔

☆۔نام لے کر بلانے پر جواب نہ دینا۔
☆۔عمر کے مطابق ذہنی پختگی کا نہ ہونا۔
☆۔نہانا، کنگھی کرنا، کپڑے تبدیل کرنا جیسے چھوٹے کام کا بذات خود نہ کرنا۔
☆۔اپنی عمر کے مطابق بیٹھنے اٹھنے یا بات کرنے کی صحیح صلاحیت کا نہ ہونا۔
☆۔سیکھی ہوئی باتوں کو فوری بھول جانا، سیکھنے کے لئے بار بار دہرانا۔
☆۔عام بچوں کے مقابلے کسی چیز کو سیکھنے میں زیادہ وقت لینا۔
☆۔کسی کام میں زیادہ دیر تک توجہ کو مرکوز نہ کر پانا۔
☆۔اکثر منہ سے رال ٹپکنا۔
☆۔دھڑ، سر، ہاتھ، پیر اور ہونٹوں کی بناوٹ کا غیر معمولی پایا جانا۔
☆۔رہتے رہتے جذباتی ہو جانا اور تشدد پر اتر آنا۔
☆۔اشیاء یا چیزوں کو پکڑنے میں دقت محسوس کرنا۔
☆۔کبھی آواز کا بھرّا جانا یا کبھی دوران گفتگو آواز کا پست ہو جانا۔
☆۔جماعت کے اکتسابی مشاغل میں عدم دلچسپی۔

ذہنی معذور بچوں کی درجہ بندی

بچوں کی ذہنی مقیاس (I.Q) کے مطابق ذہنی معذوری پن کی درجہ بندی اس طرح کی جاسکتی ہے۔

سلسلہ نشان	حالت	ذہانت خارج قسمت (I.Q)	قسم
1	کم Mild	50-70	Educable
2	درمیانہ Moderate	35-49	Trainable
3	شدید Severe	20-34	Custodial
4	شدید ترین Profound	0-19	Custodial

Scanned by CamScanner

بہرہ پن سے متاثرہ بچوں کی نشاندہی

(ب)۔ سمعی نقائص، بہرہ پن سے متاثرہ بچوں کی نشاندہی نہ دینا۔

☆۔3-5 قدم کی دوری سے نام لے کر پکارنے پر جواب نہ دینا۔

☆۔سوال کا مناسب جواب نہ دینا۔

☆۔قریب ہونے کے باوجود بلند آواز میں بات کرنا۔

☆۔دوران گفتگو غیر ضروری آوازوں کو شامل کرنا یا ضروری الفاظ کو چھوڑ دینا۔

☆۔آوازوں کو نہ سمجھنا اور آواز کی سمت کو نہ پہچان پانا۔

☆۔بیرونی یا اندرونی کان میں کسی نقص کا پایا جانا۔

☆۔اکثر کان سے پیپ کا بہنا۔

☆۔کہے گئے لفظ کو صحیح تلفظ سے ادا نہ کرنا۔

☆۔کسی بات کو زبان سے ادا کرنے کے بجائے اشاروں کی مدد سے بتانے کی کوشش کرنا۔

☆۔اپنے کان کو آواز کی جانب موڑ کر سننا۔

☆۔املا نویسی کے دوران معلم کی ہدایات پر عمل نہ کرتے ہوئے بازو والے کی نقل کرنا۔

☆۔سوال کو بار بار دہرانے کے لئے کہنا۔

☆۔اکثر کان کا بند ہو جانا۔

☆۔معلم، ہمسر بچوں کی باتوں پر توجہ نہ دینا۔

سمعی نقائص کے حامل طلباء کی درجہ بندی

کان کے صحیح طور پر کام نہ کرنے یا پیدائشی کمزوریوں کے باعث ہونے والے سمعی نقص کو Congenital Hearing Loss کہا جاتا ہے۔ آواز کی حدت کی پیمائش decibel(dB) میں کی جاتی ہے۔ انسان عام طور پر 10 تا 102 حدت کی آواز سن سکتا ہے۔ ڈی سیبل کے لحاظ سے طلباء کے سمعی سطح کی درجہ بندی اس طرح کی گئی۔

Normal	10 - 5 dB
Minimal	16 - 25 dB
Mild	26 - 40 dB
Moderate	41 - 55 dB

Moderately severe	56 - 70 dB
Severe	71 - 90 dB
Profound	90 & Above dB

آواز کی حدت کی چند مثالیں

1۔گھانس کے پتوں کا ارتعاش	Leaves Moving	10dB
2۔کانا پھوسی	Whispering	20dB
3۔گھڑی کی آواز	Watch Ticking	30dB
4۔ریڈیو کی آواز	Radio Quiet	40dB
5۔عام گفتگو	Conversation	50dB

(ج)۔ بصری نقائص سے متاثر بچوں کی نشاندہی

☆۔آنکھ کی ساخت میں کسی نقص کا پایا جانا۔

☆۔پلکوں کو اکثر جھپکتے رہنا یا بغیر جھپکے رہنا۔

☆۔آنکھیں سرخ ہونا/ اکثر آنکھوں کو ملتے رہنا اور آنسو کا بہنا۔

☆۔کسی چیز کو دیکھنے کے لئے آنکھیں پھاڑ کر دیکھنا یا بہت قریب سے دیکھنے کی کوشش کرنا۔

☆۔ایک میٹر کی دوری سے ہاتھ کی انگلیوں کو گننے میں دقت محسوس کرنا۔

☆۔آنکھ کی پتلی کا سفید یا نیلا ہو جانا۔

☆۔تختہ سیاہ پر تحریر کی گئی عبارتوں کو دیکھ کر لکھنے کے بجائے، بازو کے بچوں کی نقل کرنا۔

☆۔پڑھنے کے دوران حروف/ الفاظ یا جملے ادھورے ادا کرنا۔

☆۔رنگوں کی شناخت نہ کر پانا۔

☆۔کسی ایک چیز کو دیکھنے پر وہ دو یا تین دکھائی دینا۔

☆۔چلتے وقت اشیاء سے ٹکرانا یا ڈگمگاتے ہوئے چلنا۔

Scanned by CamScanner

بصری نقائص کی درجہ بندی

مختلف فاصلوں سے مختلف جسامت والی اشیاء کو دیکھنے کی صلاحیت کو بصری صلاحیت Visual Acquity کہتے ہیں۔ عام بصری صلاحیت رکھنے والے افراد اپنی دونوں آنکھوں سے اپنے سامنے موجود منظر کو 180 درجہ زاویہ تک دیکھ سکتے ہیں۔ اس کو Field Vision کہا جاتا ہے۔

اقسام	Visual Acquity	Field Vision
عام بصارت Normal	6/6	180
کم دکھائی دینا Low Vision	6/18	<20
مکمل اندھاپن Total Blind	3/60	<10

(د)۔ سری برل پالسی (CP) سے متاثرہ بچوں کی شناخت

مرکزی عصبی نظام میں کسی نقص کی وجہ سے بچوں میں اٹھنے بیٹھنے، ٹھہرنے اور چلنے میں بچوں کو کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ یہ علامتیں ابتدائی عمر سے ہی دکھائی دیتی ہیں۔ ہر 300 بچوں میں کسی ایک کو Cerebral Palsy ہوسکتی ہے۔

☆۔ اکثر عضلات سکڑی ہوئی حالت میں ہوتے ہیں۔

☆۔ گردن میں ٹھہراؤ نہیں ہوتا۔

☆۔ اکثر منہ سے رال ٹپکتی ہے۔

☆۔ سر، ہاتھ پیر، اور سانس لینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

☆۔ کھانے پینے اور سانس لینے میں چانک لڑکھڑا جاتے ہیں۔

☆۔ چلنے کے دوران پیر لڑکھڑانے لگتے ہیں۔

☆۔ سننے دیکھنے بولنے اور لمس میں دقت محسوس کرتے ہیں۔

☆۔ کہنی اور گھٹنوں کے موڑنے میں تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

☆۔ عمر کے لحاظ سے ان کی جسمانی نشوونما کا نہ ہونا۔

☆۔ شدید غصہ میں آجانا، دانت چبانا اور اپنے آپ پر قابو نہ پاکر زخمی ہوجانا۔

☆۔ پیشاب، پاخانے کے اخراج پر کنٹرول نہ کرنا۔

سری برل پالسی سے متاثرہ بچوں کی درجہ بندی

اعضاء کے متاثر ہونے کے اعتبار سے Cerebral Palsy کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

بچوں کے ایک جانب کا حصہ متاثرہ ہونا	Hemiplegia
ایک عضو (ہاتھ یا پیر) کا متاثرہ ہونا	Monoplegia
ہاتھ سے زیادہ پیروں کا متاثر ہونا	Diaplegia
کوئی بھی تین اعضاء (جوارح) کا متاثر ہونا	Triplegia
چاروں جوارح کا متاثر ہونا۔	Quadriplegia

(ہ)۔ استخوانی معذوری بچوں کی شناخت

☆۔ جسم کے کسی حصے میں قابل غور نقص پایا جانا۔

☆۔ بیٹھنے، اٹھنے اور چلنے میں تکلیف محسوس کرنا۔

☆۔ عضلات کا اکثر سکڑی ہوئی حالت میں پایا جانا یا عضلات کے مابین ارتباط کی کمی

☆۔ اُٹھتے بیٹھتے اور دیگر کاموں میں دوسروں کی مدد لینا۔

☆۔ پنسل یا کتاب کو پکڑنے میں دقت محسوس کرنا۔

☆۔ کسی چیز کو اٹھانے یا رکھنے میں تکلیف محسوس کرنا۔

☆۔ پولیو یا کسی حادثہ کے باعث ہاتھ پیر کو کھودینا۔

☆۔ کمر کے توازن میں کمی

☆۔ لکھنے اور پڑھنے کے دوران اعضاء اور عضلات کے درمیان ارتباط کا نہ ہونا۔

☆۔ ہاتھ اور پیروں کا کمانی دار ہونا۔

اکتسابی معذوری Learning Disability

زبان کی مہارتیں جیسے سننا، بات کرنا، پڑھنا لکھنا اور عددی حساب کو سمجھنے اور استعمال کرنے میں جن بچوں کو ایک یا ایک سے زیادہ بنیادی ذہنی افعال میں وقت پیش آتی ہے انہیں اکتسابی معذور بچے Learning Disable کہا جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

اکتسابی معذوری کے لئے National Joint Committee for Learing Disability نے اس طرح بیان کیا ہے۔ اکتسابی معذورین دراصل "مختلف اقسام کے غیر محفوظ طریقوں کی وجہ سے سننا، بات کرنا، پڑھنا، لکھنا یا حساب سے متعلق صلاحیتوں کو یا سماجی مہارتوں کو حاصل کرنے میں بڑی رکاوٹوں کا پیش آنا یہ غیر محفوظ طریقے فرد کے اندرونی حصوں کو کمزور کرتے ہیں۔

اکتسابی معذور بچوں کے اقسام

1۔ پڑھنے کا مسئلہ Dyslexia
2۔ لکھنے کا مسئلہ Dysgraphia
3۔ ریاضی کا مسئلہ Dyscalculis
4۔ توجہ کی کمی Attention Difficit Hyperactive Disorder(ADHD)

1۔ پڑھنے کا مسئلہ (Dyslexia)

اس قسم کی معذوری میں فرد خاموش خوانی یا بلند خوانی کے ذریعہ پڑھتے وقت سمجھنے میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ پڑھنے کے مسئلہ سے مراد زبان میں استعمال کئے جانے والے الفاظ سے دشواری ہونا۔ ایسے بچے زبان کے الفاظ کو صحیح طور پر ادا کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔

2۔ لکھنے کا مسئلہ (Dysgraphia)

تحریر کے دوران چند دشوریاں یا مسائل سے مسلسل دوچار ہونے کو لکھنے کا مسئلہ Dysgraphia کہتے ہیں۔ اس مسئلہ سے دوچار بچے الفاظ اور اعداد کو لکھنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔

3۔ ریاضی کا مسئلہ (Dyscalculis)

مسلسل ہندسوں، اعداد اور علامتوں کی نشاندہی کرنے میں لکھنے میں اور ریاضی کے تصورات کا فہم حاصل کرنے میں، ریاضی کے مسائل کو حل کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ اسی کو ریاضی کا مسئلہ Dyscalculis کہتے ہیں۔

4۔ توجہ کی کمی Attention Difficit Hyperactive Disorder(ADHD)

بعض بچے کسی ایک کام پر دلجمعی کے ساتھ زیادہ دیر تک توجہ نہیں دے سکتے اسی کو توجہ کی کمی Attention Difficit Hyperactive Disorder(ADHD) کہتے ہیں۔ یعنی ایسے بچے جن کی توجہ ایک چیز پر زیادہ دیر تک مرکوز نہیں رہتی نہ ہی تختہ سیاہ پر اور نہ ہی کتاب پر جس سے یہ پڑھائی میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

ماحولیاتی مطالعہ (ENVIRONMENTAL EDUCATION)

ماحولیاتی نظام قدرت کا ایسا نظام ہے جس میں تمام جاندار (Biotic) اور غیر جاندار (Abiotic) کے درمیان تعلق کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جاندار (Biotic) اجزاء میں ہر قسم کے جاندار اور غیر جاندار (Abiotic) اشیاء میں زمین، پانی اور ہوا شامل ہے۔ کوئی بھی عضویہ خلا میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس کا انحصار دوسروں کی زندگی اور طبعی ماحول پر ہوتا ہے۔ عضویوں اور ان کے ماحول کے درمیان پائے جانے والے باہمی تعلقات کے مطالعہ کو ماحولیات کہتے ہیں۔ ماہر ماحولیات اے۔ پی اوڈم (P.Odum) نے اپنے پیش کردہ جدید نظریہ کی روشنی میں ماحولیات کی تعریف اس طرح کی ہے کہ یہ "فطرت کی ساخت اور فعل کا مطالعہ ہے۔" اس تعریف کے مطابق فطرت میں علاقے کے تمام جاندار اجسام شامل ہیں جن کا بے جان ماحول سے فعلیاتی تعلق ہے۔

لفظ ایکوسسٹم (Ecosystem) میں ایکو (Eco) کے معنی ماحول اور سسٹم (System) کے معنی متوازن تنظیمی نظام کے ہیں جو ایک مخلوط (Complex) نظام ہے۔ ماحولیات کی اصطلاح کو سب سے پہلے 1869 میں Emst Haeckel نے استعمال کیا اس کے مطابق" جاندار عضویئے اور بے جان ماحول کے درمیان مطالعہ کو ماحولیات (Ecology) کہتے ہیں۔ ماحولیات کی دو اہم شاخیں ہیں۔

1۔ Autecology:

ایک ہی انواع کے عضوئیوں کی آبادی اور ماحولیات کے درمیان کے مطالعہ کو Autecology کہتے ہیں۔

2۔ Synecology:

مختلف انواح کے عضوئیوں کی آبادی اور ماحول کے درمیان کے مطالعہ کو Synecology کہتے ہیں۔

ماحولیاتی مطالعہ کے مقاصد

☆۔ ماحول میں پائے جانے والے جاندار و غیر جاندار اجزاء کی اہمیت کو اجاگر کانا۔
☆۔ ماحول کا تحفظ کے لئے مناسب اقدامات انجام دینا۔
☆۔ قدرتی وسائل کا مناسب و موزوں استعمال کرنا۔
☆۔ ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانا۔

Scanned by CamScanner

☆۔اوزون کی پرت کی حفاظت کرنا۔

☆۔معدوم ہونے والے انواع کا تحفظ۔

قدرتی وسائل(Natural Resources)

قدرت میں پائے جانے والے ہوا، پانی، مٹی، جانور، پودے، نامیاتی اور غیر نامیاتی اشیاء کو قدرتی وسائل کہتے ہیں۔قدرتی وسائل کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔تجدیدی(Renewable)اور غیر تجدیدی(Non Renewable)۔تجدیدی وسائل وہ ہیں جو اپنے آپ تجدید کر سکتے ہیں جیسے پانی، مٹی اور زندہ عضویے وغیرہ۔ایسے وسائل جن کی تجدید نہیں ہو سکتی یا پھر تجدید کے لیے لمبا عرصہ لگتا ہے غیر تجدیدی وسائل کہلاتے ہیں۔جیسے کوئلہ، پیٹرولیم معدنیات وغیرہ۔

ہوا(Air)

ہوا ایک تجدیدی ذریعہ ہے۔ہوا مختلف گیسوں کا آمیزہ ہے جو زمین کے اطراف موجود ہے۔اس لئے زمین کو فضائی کرہ (Atmosphere) کہتے ہیں۔ ہوا کے اہم کیمیائی اجزائے ترکیبی میں نائیٹروجن (78.084%)، آکسیجن (20.946%)، کاربن ڈائی آکسائیڈ (0.033%) اور آرگان (0.934%) ان کے علاوہ بہت ہی قلیل مقدار میں نیان، ہیلیم، کرپٹان اور زینان گیس بھی موجود ہوتی ہیں۔فضائی کرہ کو چار اہم حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

a۔تغذئی کرہ(Troposhere):

سطح زمین سے 16 تا 18 کلومیٹر کی بلندی اور قطبین سے 8 تا 10 کلومیٹر کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔بادل اسی پرت میں موجود ہوتے ہیں۔

b۔ہم تپشی کرہ(Stratosphere):

سطح زمین سے 50 تا 55 کلومیٹر کی بلندی تک پائی جاتی ہے۔اس میں اوزون (Ozone) کی پرت پائی جاتی ہے۔اس پرت کی نچلی پرت پر ہوائی جہاز چلتے ہیں۔

c۔روانی کرہ(Ionosphere):

سطح زمین سے 500 کلومیٹر کی بلندی تک پائی جاتی ہے۔اس پرت میں آکسیجن اور نائیٹرک اکسائیڈ، رواں کی حالت میں پائے جاتے ہیں اور مواصلاتی نظام کی ریڈیائی لہریں اس پرت میں منعکس ہوتی ہیں۔

d۔بیرونی کرہ(Exosphere):

روانی کرہ سے اوپری پرت ہے۔اس پرت کے بعد سے خلاء شروع ہو جاتی ہے۔

پانی(Water)

زمین کا تقریباً 71% حصہ پانی سے گھرا ہوا ہے اس لئے زمین کو آبی کرہ (Hydrosphere) کہتے ہیں۔ حیوانات کے جسم کا 70 تا 90 فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔پانی عام طور پر دو قسم کا ہوتا ہے۔ایک سمندری پانی جو کھارا ہوتا ہے دوسرا تالابوں، جھیلوں اور دریاؤں کا پانی جو تازہ پانی ہوتا ہے۔پانی بخارات بن کر فضاء میں داخل ہوتا ہے اور بارش کی شکل میں دوبارہ زمین پر برستا ہے اس طرح پانی کے فضاء سے دوبارہ زمین اور زمین سے فضاء میں دوریت کرنے کو آبی دور (Hydrological Cycle) کہتے ہیں۔پانی ہر شئے کو اپنے اندر حل ہونے کی خاصیت رکھتا ہے اس لئے پانی کو آفاقی محلل (Universal Solvent) کہتے ہیں۔

زمین(Earth)

نظام شمسی میں حیات صرف زمین پر ہی موجود ہے ایک اندازہ کے مطابق زمین آج سے تقریباً 4.5 بلین سال پہلے وجود میں آئی۔زمین تین حصوں پر مشتمل ہے۔

فضائی کرہ(Atmosphere):

زمین کے اطراف موجود گیسوں کے غلاف کو فضائی کرہ کہتے ہیں۔

آبی کرہ(Hydrosphere):

زمین کا تقریباً 3/4 حصہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے اس کو آبی کرہ کہتے ہیں۔

زمینی کرہ(Lithosphere):

زمین کے ٹھوس حصے کو زمینی کرہ کہتے ہیں۔زمینی کرہ میں مٹی، پہاڑ، چٹانیں اور معدنیات وغیرہ شامل کیے جاتے ہیں۔

زمینی کرہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

i)۔اوپری پرت(Crust):

زمین کی سطح سے 30 کلومیٹر گہری پرت کو اوپری پرت (Crust) کہتے ہیں اور یہ ہلکے معدنیات، کیلشیم، سوڈیم، المونیم، سلیکیٹ پر مشتمل ہوتی ہے۔ زمین کی اوپری پرت مختلف عضویوں کا مسکن ہے۔زمین کے مطالعہ کو علم الارض (Pedology) کہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

ii)۔درمیانی پرت(Mantle):

یہ پرت2900 کلومیٹر گہرائی والی پرت ہوتی ہے اس حصہ میں لوہے اور میگنیشیم کی چٹانیں پائی جاتی ہیں۔زمین کی اس پرت میں1000 درجہ سلسیس درجہ حرارت پایا جاتا ہے۔

iii)۔اندرونی پرت(Core):

زمین کی مرکزی حصہ Core کہلاتا ہے۔یہ پرت5200 کلومیٹر تک پائی جاتی ہے اس پرت کے اوپری حصہ کی تپش4000 درجہ سلسیس ہوتی ہے جو پگھلے ہوئے لوہے اور نکل پر مشتمل ہوتی ہے۔اور زمین کے مرکز میں6300 درجہ سلسیس تک تپش پائی جاتی ہے۔

حیاتی عوامل(Biotic Factor)

حیاتی عوامل سے مراد ماحولیاتی نظام میں پائے جانے والے تمام زندہ عضوئیے ہوتے ہیں۔ماحولیاتی نظام میں توانائی کا حصول اور اس کے استعمال کی بناء پر زندہ عضوئیوں کو تین اہم تغذائی درجات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔پیدا کنندے(Producers):

ماحولیاتی نظام میں پائے جانے والے وہ زندہ عضوئیے جو سورج کی روشنی کی موجودگی میں پانی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مدد سے شعاعی ترکیب کے عمل کے ذریعہ غذا تیار کرتے ہیں پیدا کنندے کہلاتے ہیں۔سبز نباتات،نباتی جل چر وغیرہ پیدا کنندے(Producers) کہلاتے ہیں۔تمام پیدا کنندے اپنی غذا آپ تیار کرتے ہیں اس لئے انھیں خود تغذائی(Autotrophs) کہتے ہیں۔

2۔صارفین(Consumers):

ماحولیاتی نظام میں پائے جانے والے وہ عضوئیے جو پیدا کنندہ کو غذا کے طور پر استعمال کرتے ہیں صارفین (Consumers) کہلاتے ہیں۔صارفین کی تین قسمیں ہیں۔

i)۔ابتدائی صارفین(Primary Consumers):

وہ جاندار عضوئیے جو پیدا کنندوں کو غذا کے طور پر استعمال کرتے ہیں ابتدائی صارفین کہلاتے ہیں۔ابتدائی صارفین کو سبز خور(Herbivores) کہتے ہیں۔ہرن،گائے،خرگوش،وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

Scanned by CamScanner

ii)۔ثانوی صارفین(Secondary Consumers):

وہ جاندار جو ابتدائی صارفین کو غذا کے طور پر استعمال کرتے ہیں ثانوی صارفین کہلاتے ہیں۔ثانوی صارفین کو ابتدائی گوشت خور کہتے ہیں۔مینڈک،لومڑی،بھیڑیا،سانپ وغیرہ۔

iii)۔ثالثی صارفین(Tertiary Consumers):

ثانوی صارفین کو غذا کے طور پر استعمال کرنے والے جاندار کو ثالثی صارفین کہتے ہیں۔ثالثی صارفین کو ثانوی گوشت خور کہتے ہیں۔ببر،شیر،گدھ وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

3۔تحلیل کنندے(Decomposers)

وہ خردبینی اجسام جو مردہ اجسام پر حملہ کر کے انھیں تحلیل کرتے ہیں انھیں تحلیل کنندے کہتے ہیں۔بیکٹریا،فنجی وغیرہ تحلیل کنندوں کی مثالیں ہیں۔انھیں گندخور(Saprotrophs) کہتے ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی(Environmental Pollution)

ماحول میں مضر رساں اشیاء کا شامل ہونا ماحولیاتی آلودگی(Environmental Pollution) کہلاتا ہے جس سے جانداروں کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوتا ہے ماحولیاتی آلودگی کی قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

☆۔فضائی آلوگی (Air Pollution)

☆۔آبی آلودگی (Water Pollution)

☆۔زمینی آلودگی (Soil Pollution)

☆۔صوتی آلوگی (Sound Pollution)

☆۔سمندری آلوگی (Sea Pollution)

ماحولیاتی تحفظ کے لئے اقدامات

☆۔1972 میں ہندوستان میں National Council of Environmental Planning and Co-ordination نامی ادارہ قائم کیا گیا۔

☆۔1972 میں قومی جنگلاتی زندگی تحفظ ایکٹ Wild Life Act-1972 بنایا گیا۔

Scanned by CamScanner

☆ 1980ء میں ماحولیاتی تحفظ کے لئے تیواری کمیٹی قائم کی گئی۔

☆ 1985ء میں ماحولیاتی تحفظ کے لئے علاحدہ وزارت قائم کی گئی۔

☆ 1988ء میں قومی جنگلاتی پالیسی National Forest Policy قائم کی گئی۔

☆ 5/ جون کو "یوم ماحولیات" منایا جاتا ہے۔

☆ 16/ ستمبر کو "یوم اوزون" منایا جاتا ہے۔

☆ 3/ دسمبر کو "یوم انسداد آلودگی" منایا جاتا ہے۔

☆ 21/ مارچ کو "یوم عالمی جنگلات" منایا جاتا ہے۔

ماحولیاتی مطالعہ کے ذریعہ ماحولیاتی اقدار

حیاتی تنوع (Biodiversity)

اصطلاح حیاتی تنوع (Biodiversity) دراصل اصطلاح حیاتیاتی تنوع (Biological Diversity) کا مخفف ہے۔ تمام ذرائع جیسے زمینی سمندری ماحولیاتی نظام میں بسنے والے جاندار اجسام میں پائی جانے والی تغیر پذیری "حیاتی تنوع" کہلاتی ہے۔ ماحول میں کسی ایک انواع کا بے تحاشہ اضافہ یا کمی کو حیاتی تنوع کہتے ہیں۔ ماحولیاتی نظام میں ہر انواع کی اپنی اہمیت وقدر رہوتی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

پیداواری استعمالی قدر (Productive Value)

یہ تجارتی طور پر قابل استعمال قدر ہے جس میں ماحول کے حاصلات کو بازار میں فروخت کیا جاتا ہے۔ جیسے ہاتھی دانت، مشک، اون، لاک، ریشم وغیرہ۔ کئی صنعتیں حیاتی تنوع کی پیداوار پر منحصر ہوتی ہیں۔ جیسے کاغذ کی صنعت، چمڑے کی صنعت، ریشم کی صنعت وغیرہ۔

معاشرتی قدر (Social Value)

یہ اقدار عوام کی معاشرتی زندگی، رسم ورواج، مذہب اور نفسیاتی وروحانی پہلوؤں سے جڑے ہوئے ہیں۔ تلسی، پیپل، آم، کنول وغیرہ جیسے پودوں کو ہمارے ملک میں مقدس سمجھا جاتا ہے۔ اور انھیں پوجا میں استعمال کیا جاتا ہے۔ گائے، سانپ، بیل، مور جیسے حیوانات بھی رسم ورواج میں معاشرتی اہمیت رکھتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

اخلاقی قدر (Ethical Value)

اس کو بعض اوقات وجودی قدر (Existence Value) بھی کہتے ہیں۔ یہ اخلاقی مسائل پر مبنی ہیں۔ مثلاً ”تمام زندگیوں کا تحفظ کرنا چاہیے“ یہ جیو اور جینے دو کے تصور پر مبنی ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہی انسانی نسل زندہ رہے تو ہمیں چاہیے کہ کل حیاتی تنوع کی حفاظت کریں کیونکہ حیاتی تنوع قابل قدر ہے۔ اخلاقی قدر کے معنی ہیں کہ ہم کوئی نوع کو استعمال کریں یا نہ کریں لیکن ہماری یہ جان کاری کہ یہ نوع قدرت میں زندہ رہے ہمیں خوشی دیتی ہے۔ کئی انواع جیسے Passenger Pigeon یا Dodo اب زمین پر نہیں ہے۔

جمالیاتی قدار (Aesthetic Value)

حیاتی تنوع کی کئی جمالیاتی اقدار ہیں۔ سرسبز و شاداب جنگلات، باغ اور آبشار وغیرہ جمالیاتی قدر کا مزہ دیتے ہیں۔ اس قسم کی سیاحت کو ماحولیاتی سیاحت (Eco-Tourism) کہتے ہیں۔

ادویات (Drugs)

عالمی آبادی کا تقریباً حصہ ادویات کے لئے پودوں یا پودوں کے ملحقات پر انحصار کرتا ہے۔ جیسے پنسلیم پھپوند سے حاصل ہوتی ہے۔ ملیریا کے علاج کے لئے استعمال ہونے والی دوا کونین جو کہ سنکونہ درخت کی چھال سے حاصل ہوتی ہے اسی طرح کئی ادویات ہیں جو معالجاتی طور پر اہمیت رکھتے ہیں۔

خواندگی (Literacy)

دنیا میں خواندگی کا فیصد 84% ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں خواندگی کا فیصد 74.04% ہے۔ مرد حضرات میں خواندگی کا فیصد 82.14% ہے اور خواتین میں خواندگی کا فیصد 65.46% ہے۔ دونوں کے درمیان فرق 16.68% ہے اگر دیکھا جائے تو خواتین کا فیصد کم ہے۔ حکومت ہند اس فرق کو دور کرنے کے لئے کئی اقدامات کر رہی ہے۔ 8/ ستمبر کو عالمی یوم خواندگی منایا جاتا ہے۔

تحریک مکمل خواندگی (Total Literacy Compaign)

اس پروگرام کو 1978 میں شروع کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کا مقصد 65 ملین افراد کو خواندہ بنانا اور پڑھنا لکھنا سکھانا تھا۔ اس اسکیم کے تحت ایک ملین کے قریب ناخواندہ افراد کو خواندہ بنانے کیلئے 40 ہزار رہنما کار Instructor، معائنہ کار Supervisors اور چار ہزار پراجکٹ آفیسرس کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ شروع میں قومی تعلیم بالغان (National Adult Education) پروگرام میں حصہ لینے والی 55 یونیورسٹیز اور 600 کالجوں کو یونیورسٹی گرانٹ کمیشن (U.G.C) نے مالی امداد فراہم کی۔ اس کے تحت ملک میں سات ہزار تعلیم بالغان کے مراکز قائم کئے گئے۔

مابعد خواندگی پروگرام (Post Literacy Programme)

تعلیم بالغان کے ذریعہ غیر تعلیم یافتہ افراد کو تعلیم سے سرفراز کرانے کے مقصد سے حکومت ہند نے 1982 میں اس مابعد خواندگی پروگرام کو شروع کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد مکمل خواندگی کے فیصد کو حاصل کرنا تھا اس مقصد کیلئے حکومت ہند نے 1988 میں مابعد خواندگی پروگرام کے تحت 83 ہزار عوامی تربیتی ادارے قائم کئے گئے۔

مابعد خواندگی پروگرام کے مقاصد:-

☆۔ سماج کو ثقافتی ادارے کے طور پر چلانا۔
☆۔ عوام کو اقل ترین تعلیمی سہولیات کی فراہمی۔
☆۔ کھیل کود کے ذریعہ تعلیم کو فروغ دیانا۔
☆۔ ذہنی نشونما کیلئے بحث و مباحثہ اور مقابلے رکھنا۔
☆۔ دیہی عوام کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو فروغ دینا۔
☆۔ ہر مرکز میں کتب خانہ کا قیام کرنا۔
☆۔ قومی یکجہتی اور اتحاد کو فروغ دینا۔

ساکشر بھارت ابھیان (Saakshar Bharat Abhiyan)

ساکشر بھارت ابھیان کو 8/ ستمبر 2009 کو شروع کیا گیا۔ اس پروگرام کو 15 سال سے زائد عمر والے افراد میں خواندگی کے فیصد کو بڑھانے کے لئے شروع کیا گیا۔ اس پروگرام کے تحت 2012 تک خواندگی کے فیصد کو 80% تک بڑھانے کے مقصد سے شروع کیا گیا۔ اس پروگرام تحت خواتین کی تعلیم کو بڑی اہمیت دی گئی۔ قومی خواندگی مشن کے تحت اس پرورگرام کو تمام ملک میں عمل کیا گیا۔

ساکشر بھارت ابھیان مقاصد:

☆۔ تعلیم بالغان کو فروغ دینا۔
☆۔ لڑکیوں و خواتین کی تعلیم کو اہمیت دینا۔
☆۔ بالغ خاص طور پر خواتین میں پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو فروغ دینا۔
☆۔ طبعی و پیشہ وارانہ فروغ کے لئے مواقع فراہم کرنا۔
☆۔ آرٹ، سائنس کھیل کود کو فروغ دینا۔

Scanned by CamScanner

قومی پروگرام برائے تعلیم نسواں تحتانوی سطح

(National Programme for Education of Girls at Elementary Level)

NPEGEL کو لڑکیوں میں خواندگی وترقی کے لئے شروع کیا گیا۔ سرواشکھشا ابھیان کے تحت اس پروگرام کو جولائی 2003 میں شروع کیا گیا۔ ایسے علاقے جہاں پر لڑکیوں کی خواندگی کا فیصد قومی خواندگی سے کم ہے اس علاقہ کو تعلیمی پسماندہ علاقہ (Educationally Backward Block) تصور کر کے اس پروگرام کے تحت 35254 ماڈل کلسٹر اسکول کو شروع کیا گیا۔ جہاں پر ان لڑکیوں کو تمام سہولیات سے لیس تعلیم کو فراہم کیا گیا۔

NPEGEL کے مقاصد

☆۔ جنسی امتیاز کا خاتمہ

☆۔ خواتین کے اندر خواندگی کے فیصد کو بڑھانا۔

☆۔ لڑکیوں کو پیشہ ورانہ تعلیم کو فروغ دینا۔

تعلیم بلوغت (Adolescence Education)

سن بلوغ انسانی زندگی کا اہم دور ہے۔ اس دور میں معصومیت کا خاتمہ اور بلوغت کی ابتداء ہوتی ہے۔ بچپن سے نوجوانی میں تبدیل ہونے والے دورانیہ کی 10 سے 19 سال عمر تک نشاندہی کی گئی ہے۔ اس عمر میں لڑکے لڑکیوں دونوں میں جسمانی تبدیلیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ یہ تبدیلیاں نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی بھی ہوتی ہیں۔ اس دور میں لڑکیوں میں جمانی نشو ونما تیزی سے ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جسمانی تبدیلیاں اور قد وقامت میں اضافہ کے اس دور میں انہیں مقوی غذا کا لینا اشد ضروری ہوتا ہے۔ مقوی غذا فراہم نہ ہونے پر خصوصی طور پر خون کی کمی ہوتی ہے۔ جو کہ انیمیا کہلاتی ہے۔ اگر حفظان صحت کا خاص خیال نہ رکھا جائے تو کئی طرح کی جنسی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔

زندگی کی مہارتیں (life Skills)

ہر انسان کی زندگی میں مختلف مسائل درپیش ہوتے ہیں ان تمام مسائل سے بخوبی نمٹنے کے لئے کئی مہارتوں کی

Scanned by CamScanner

ضرورت ہوتی ہے جنھیں زندگی کی مہارتیں (Life Skills) کہتے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ خود آگاہی کی مہارت (Self Awareness Skill)

تمام انسان ایک جیسے نہیں ہوتے ہر ایک فرد کی ایک خاصیت ہوتی ہے اپنی صلاحیتوں اور کمزوریوں سے ہر ایک کو واقف ہونا چاہیے اپنے آپ کو سمجھنا ہی خود آگاہی کی مہارت (Self Awareness Skill) کہلاتا ہے۔

2۔ فیصلہ کرنے کی مہارت (Decision Making Skill)

آزادی کے ساتھ غور کرتے ہوئے ضرورت پڑنے پر والدین، اساتذہ اور ماہرین سے مشاورت کرکے خود کو اور خاندان کو فائدہ پہنچانے والے فیصلے لینا ہی فیصلہ کرنے کی مہارت (Decision Making Skill) کہلاتا ہے۔

3۔ باہمی تعلقاتی مہارت (Interpersonal Skill)

انسانی رشتوں کو قائم رکھنے میں زبان، اطلاعات اور گفتگو ایک اہم وسیلہ ہے۔ دوسروں کی رائے کو غور سے سننا اور لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہوئے ہوشیاری سے بات کرنا باہمی تعلقاتی مہارت (Interpersonal Skill) کہلاتا ہے۔

4۔ مواصلاتی مہارت (Communication Skill)

مواصلاتی مہارت سے مراد اپنے خیالات اور احساسات کو بہتر انداز میں پورے یقین کے ساتھ پیش کرنا ہے۔ موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے گفتگو کرنے کی کوشش کرنا ہی مواصلاتی مہارت (Communication Skill) کہلاتا ہے۔

5۔ مہارت خوش خلقی (Skill of Empathy)

دوسروں کے سکھ دکھ کو اپنا سمجھنا ہی ہمدردی کہلاتا ہے خدمت کے جذبہ کو اختیار کرنا، دوسروں کی ترقی پر خوش ہونا اور انھیں مبارک باد دینا ہی مہارت خوش خلقی (Skill of Empathy) کہلاتا ہے۔

جذباتی قابو کی مہارت (Coping with Emotion's Skill)

عنفوان شباب کے دور سے گزرنے والے بچے غصہ، ڈر، بے قراری، رنج و غم جیسے کئی مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔ ان مسائل کا حل تلاش کرکے جذبات پر قابو پانے کیلئے کھیل کود، عبادت وغیرہ کو فروغ دینا ہی جذباتی قابو کی مہارت (Coping with Emotion's Skill) کہلاتا ہے۔

7۔ ہمسروں کے ساتھ برتاؤ کی مہارت (Handling Peer Pressure Skill)

بچے اپنے ہم عمر ساتھیوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارتے ہیں کبھی کبھی دوست احباب انھیں چند بری عادتوں کو اختیار کرنے کیلئے اکساتے اور دباؤ ڈالتے ہیں ان حالات میں نرمی کیساتھ واضح طور پر "نہیں" کہنے کی عادت کو فروغ دینا چاہیے۔

Scanned by CamScanner

اقداری پر مبنی تعلیم (VALUE ORIENTED EDUCATION)

تعلیم ایک منظم سماجی نظام کی تشکیل میں اخلاقی، روحانی اور جمالیاتی اقدار کو فروغ دینے میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے قومی تعلیمی پالیسی 1986 نے سماجی و اخلاقی اقدار کو فروغ دینے کیلئے نصاب کو از سر نو ترتیب دینے پر زور دیا تا کہ تعلیم کو ایک طاقتور وسیلہ بنا کر طلباء میں سماجی، اخلاقی جمالیاتی اور روحانی اقدار کو فروغ دیا جا سکے۔ ان اقدار کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے تعلیم اس پستی تک پہنچ چکا ہے کہ یہ صرف معلومات کی ترسیل کا نظام بن کر رہ گیا ہے۔

اقدار اصل معنیٰ میں سیکھنے والوں کے خیالات، احساسات، اعمال، عادات و اطوار میں خوشگوار تبدیلی کا نام ہے۔ تعلیم کے مختلف منازل و مقاصد ہیں جیسے انسانی ذرائع کا فروغ، انسانی تحقیقات سے وابستگی، سماجی انصاف، حب الوطنی، سائنسی مزاج، ذہنی و ضمیری آزادی، سوشلزم، سیکولرازم اور جمہوریت پسندی وغیرہ۔ یہ سب کچھ ہماری خوشگوار زندگی سے متعلق تعلیمی اظہار ہے۔ ان مقاصد کے حصول میں ہمارے تہذیبی سرمایہ سے تعمیری، تجرباتی، معلوماتی، ہنرمندی اور رویئوں کے انتخاب میں انسانی فطرت کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔

اقداری تعلیم کی ضرورت:

اگر تعلیم کو اقدار سے متعلق نہ بنایا جائے تو تعلیم کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ یہ اپنے آپ میں ایک حقیقت ہے کہ اچھی تعلیم انسانی شخصیت میں ذہنی، جسمانی، سماجی، اخلاقی اور روحانی اقدار کو فروغ دینے کا ایک سلسلہ ہے۔ تعلیم آج پستی کی اس منزل پر ہے جہاں یہ صرف معلومات کی ترسیل کا ایک نظام ہے جسکا مقصد صرف امتحان کامیاب کرنا ہے۔ لہذا جب ہم اقدار پر مبنی تعلیم کی بات کرتے ہیں تو ہمارا ذہن انسانی شخصیت کی سماجی اخلاقی، جمالیاتی اور روحانی نشونما کی طرف جاتا ہے کیونکہ تعلیم میں آج ان پہلوؤں پر بہت کم توجہ دے جا رہی ہے۔ ملک کو امن پسند رکھنے کیلئے آج اس دور میں اقدار پر مبنی تعلیم کی کافی اہمیت ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی 1986 کے مشاہدے کے مطابق "ہمارا رسمی تعلیمی نظام ہمارے تعلیمی تہذیبی روایات کی ایک اکائی ہے۔" آبادی میں بے تحاشہ اضافہ سے سماجی بے چینی اور کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ زندگی کے ہر موڑ پر جرم، تشدد، تضادات اور مشکلات کا بول بالا ہے۔ تنگ نظری اور تعطیلات کی وجہ سے مساوات کی راہ میں روکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ ہمارا ماحول، جغرافیائی ماحول اور حیوانات کا ماحول آلودگی کا شکار بنتا جا رہا ہے۔ نسل پرستی، فرقہ پرستی اور مذہب پرستی کے نام پر لوگوں میں

Scanned by CamScanner

فسادات ہو رہے ہیں۔ نیوکلیائی توانائی کی وجہ سے ساری دنیا کے امن کو خطرہ ہے ان تمام مسائل کا حل صرف تعلیم کو اقدار پر مبنی بنا کر ہی ممکن ہوسکتا ہے۔

اقداری تعلیم کے مقاصد:

عام طور پر اقداری تعلیم کو مدرسوں میں فروغ دینے کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

☆۔طلباء میں اخلاقی، جمالیاتی، تہذیبی اور روحانی شعور کو مناسب طور پر فروغ دینا۔

☆۔طلباء کو جمہوریت، سیکولرازم، مساوات، سائنسی اندازفکر سے متعلق اقدار کو سمجھنے اور انھیں قبول کرنے کے قابل بنانا۔

☆۔طلباء کے اندر وابستگی اور فکرمندی پیدا کرنا۔

☆۔طلباء کو اقدار سے متعلق جینے کی مشق کے مواقع فراہم کرنا۔

☆۔ماحولیاتی شعور اور ثقافتی اقداروں کے احترام کو فروغ دینا۔

اقداری تعلیم کے فروغ میں معلم کا رول:

معلم ہی طلباء میں اقدار کو فروغ دینے کا ذمہ دار ہوتا ہے، اس لئے معلم کو طلباء میں حسب ذیل اقدار کو فروغ دینا چاہئے۔

☆۔اسکول میں محبت، اعتماد اور تحفظ کا ماحول پیدا کرنا۔

☆۔کمرہ جماعت میں اقداری تعلیم کو ٹھوس واقعات کے ذریعہ پیش کرنا۔

☆۔اقداری تعلیم کے مختلف اقسام کو ثقافتی مشاغل سے مربوط کرنا۔

☆۔ہر مضمون اقداری تعلیم کا وسیلہ ہے دوران تدریس جب بھی موقع ملے ان اقدار کی وضاحت کرنا۔

☆۔معلم کو خود اپنی شخصیت کو مثالی حیثیت سے پیش کرنا چاہیے۔

☆۔معلم کے قول وفعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔

☆۔بچوں میں استدلال، غور وفکر کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔

---ختم شدہ---

Scanned by CamScanner